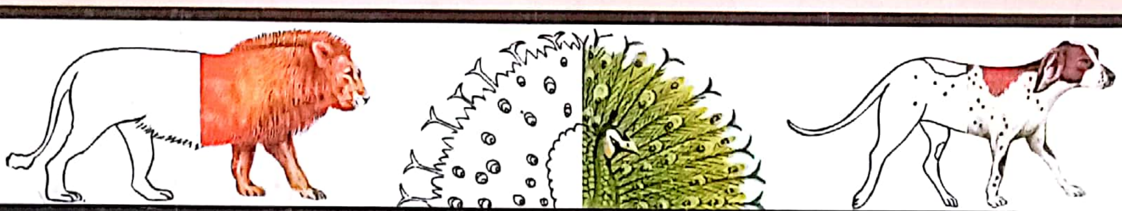
بچوں کی پہلی لائبریری

دوست جانور





بچوں کی پہلی لائبریری

دوست جانور



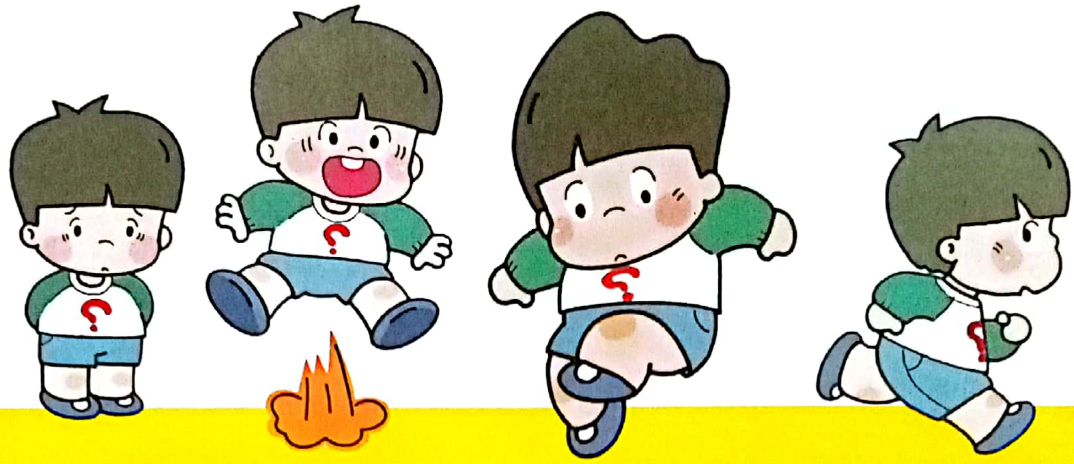
ٹائم لائف ایشیا

فہرست

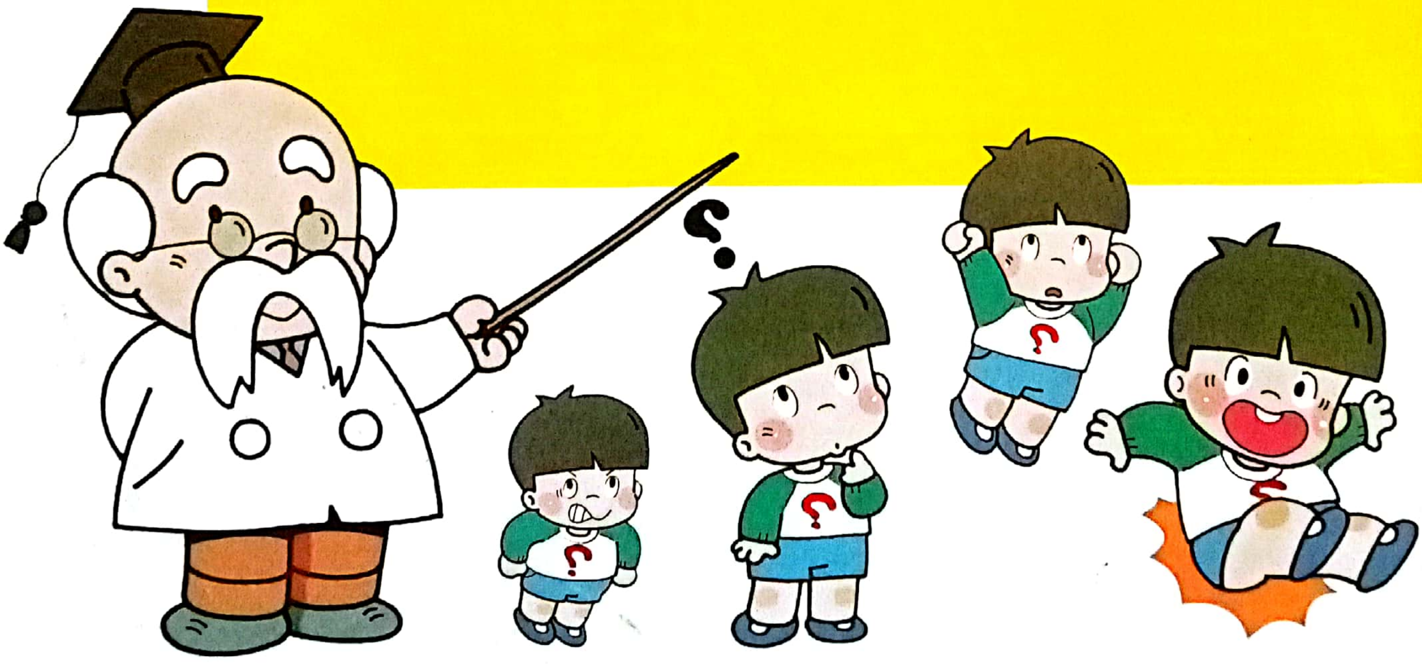






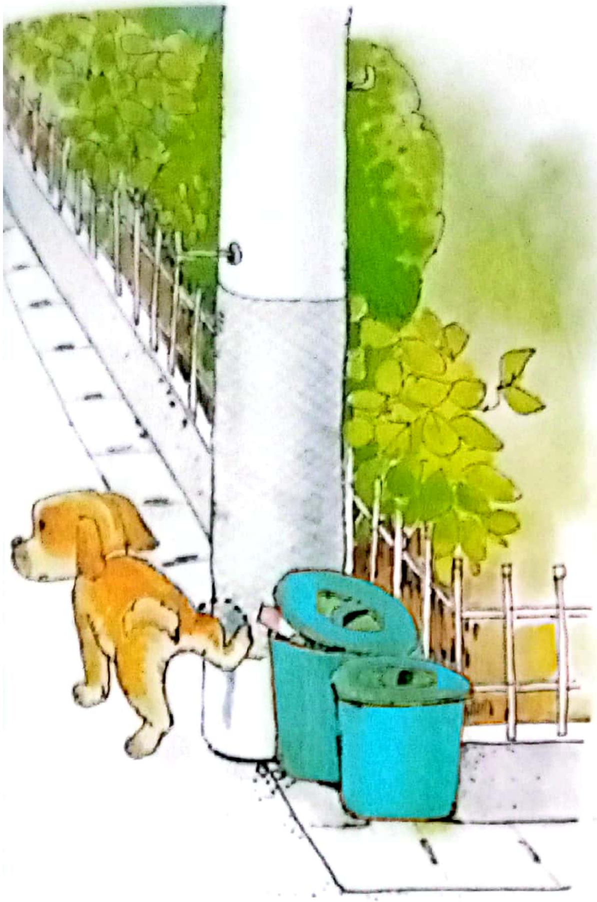


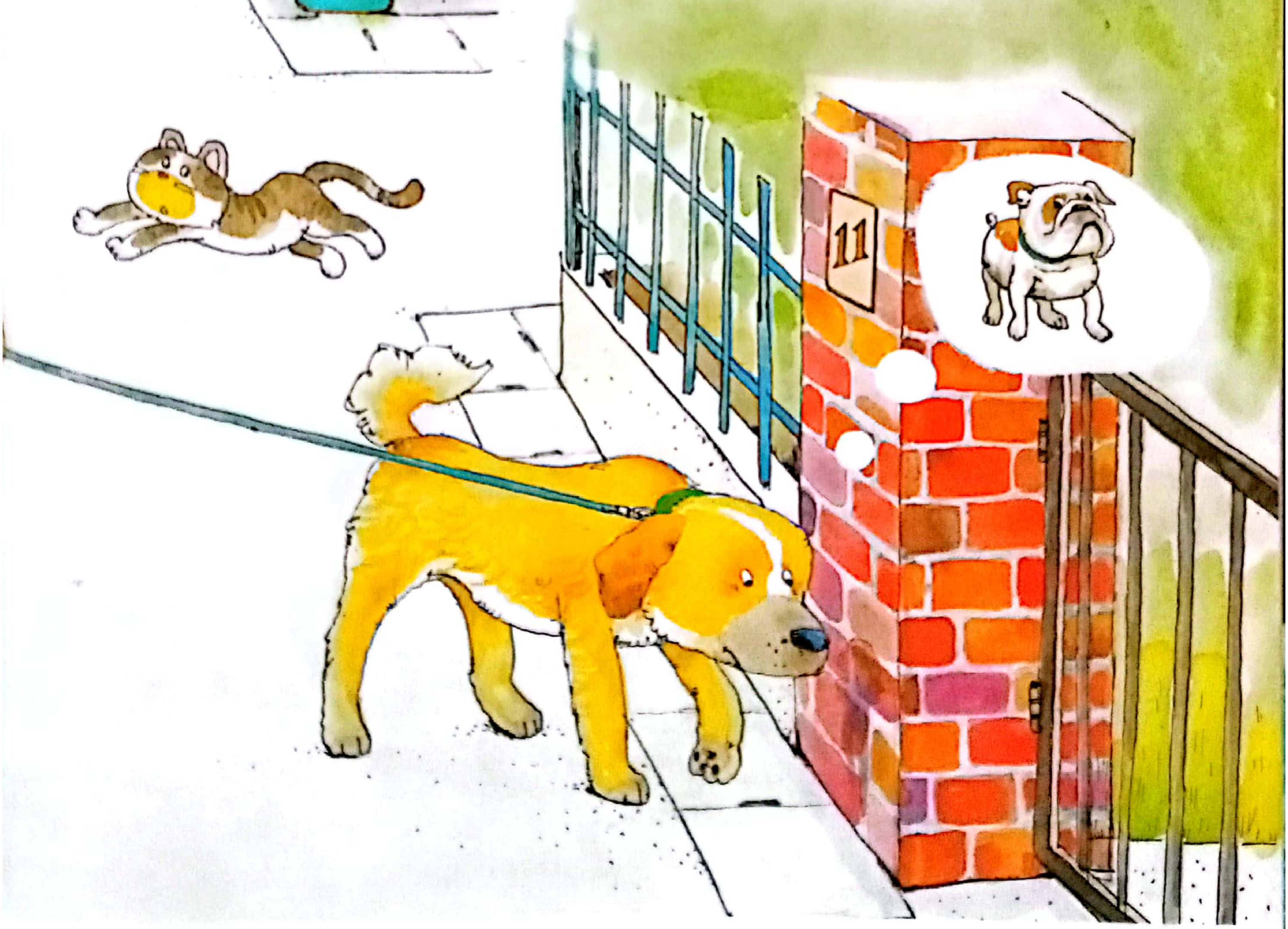




کتے ہر طرف سونگھتے کیوں پھرتے ہیں؟

جواب: جب آپ اپنے کتے کو باہر ٹہلانے لے جاتے ہیں تو وہ دیواروں اور ٹیلی فون کے کھمبوں کے نچلے حصوں جیسی جگہوں کے ارد گرد سونگھنے کی کوشش کرتا ہے۔ یہ وہ بودار جگہیں ہوتی ہیں جہاں دوسرے کتے پیشاب کر چکے ہوتے ہیں۔ ایک کتا جو بو چھوڑ جاتا ہے اسے باس کہتے ہیں۔ یہ باس آپ کے کتے کو پیغام دیتی ہے کہ یہاں پہلے ایک کتا آچکا ہے اور اس نے اپنے علاقے کی نشان دہی کر دی ہے۔ اس باس سے آپ کے کتے کو یہ بھی معلوم ہو جاتا ہے کہ یہاں آنے والا کوئی کتا تھا یا کتیا۔ جب آپ کا کتا یہ باس سونگھ لیتا ہے تو وہ یہاں پیشاب کر کے اپنا بھی پیغام چھوڑ جاتا ہے۔



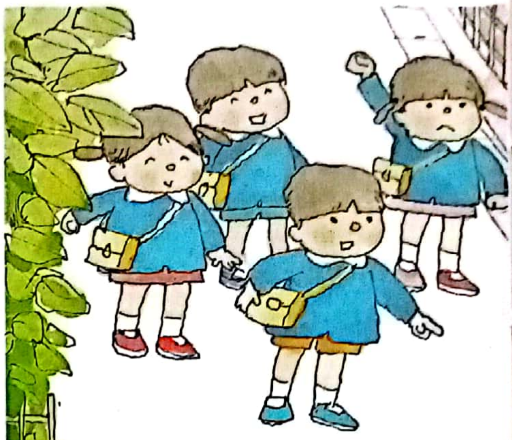


دوسرے جانور اپنے علاقوں کی حد بندی کس طرح کرتے ہیں؟



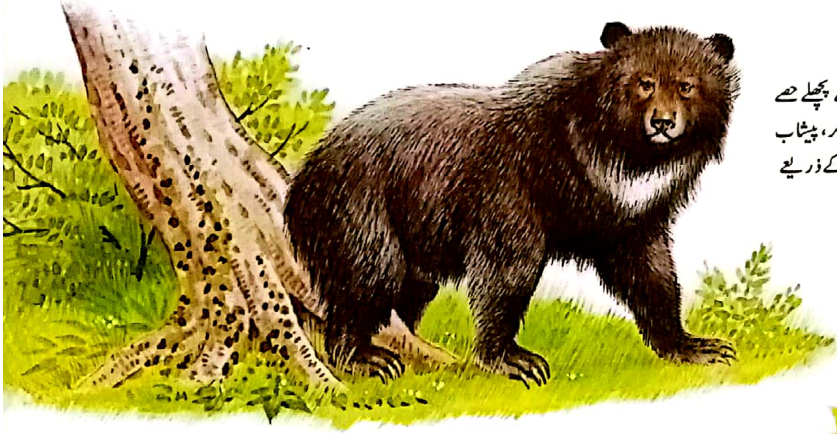
جاپانی پہاڑی بکری کی آنکھوں کے نیچے ایسے غدود ہوتے ہیں جن سے بودار سیال مادہ باہر نکلتا ہے۔ یہ بکری اس مادے کو جھاڑیوں اور چٹانوں کے کناروں پر مل دیتی ہے۔







ایک ریچھ اپنے جسم کے پچھلے حصے کو کسی درخت سے رگڑ کر، پیشاب کر کے یا پھر اپنی گندگی کے ذریعے باس چھوڑ کر جاتا ہے۔



ایک اودبلاؤ otter جس دریا میں رہتا ہے اس کے کنارے موجود سوکھے درختوں یا چٹانوں پر اپنی گندگی چھوڑ جاتا ہے جس سے اس کے علاقے کی نشان دہی ہوتی ہے۔



• والدین اور اساتذہ کے لیے

جانوروں میں بو سونگھنے کی حس بڑی اہمیت رکھتی ہے۔ باس کے ذریعے کسی جانور کو دوسرے جانوروں کے بارے میں بہت سی معلومات حاصل ہوتی ہیں۔ مثال کے طور پر اسے یہاں آنے والے جانور کی جنس اور نوع کے بارے میں معلوم ہو جاتا ہے۔ اپنی باس چھوڑ کر ایک جانور اپنے علاقے کی نشان دہی کر دیتا ہے اور اپنی نوع کے دوسرے جانوروں کو بتا دیتا ہے کہ وہ اس سے دور رہیں۔ بہت سے جانور یا جانوروں کے گروہ اپنے مخصوص علاقے رکھتے ہیں جسے وہ صرف اپنی افزائش نسل یا حصول خوراک کے لیے استعمال کرنا چاہتے ہیں۔ وہ اپنی آوازوں کے ذریعے یا اپنی گندگی چھوڑ کر دوسرے جانوروں کو متنبہ کرتے ہیں کہ وہ ان کے علاقے سے دور رہیں۔

کتے اپنی دُم کیوں ہلاتے ہیں؟

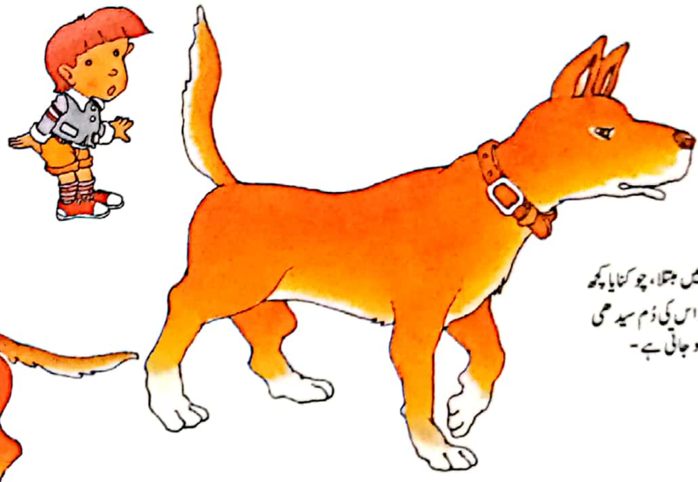
جواب: کتے اپنی دم ہلا کر آپ کو یہ بتاتے ہیں کہ وہ کیا محسوس کر رہے ہیں۔ایک کتا جب خوش ہوتا ہے تو اپنی دم ہلا کر اس کا اظہار کرتا ہے جس طرح آپ تالی بجا کر اپنی خوشی کا اظہار کرتے ہیں۔کتے اپنے دیگر محسوسات کا اظہار بھی دم ہلا کر کرتے ہیں۔اگر کسی کتے کی دم بالکل سیدھی اور تنی ہوئی ہو تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ کتا ناراض یا چوکس ہے۔اگر کتے کی دم ٹانگوں میں دبی ہو تو اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ کتا بہت ڈرا ہوا اور خوف زدہ ہے۔



جب کتا خوش ہوتا ہے تو وہ اپنی دُم ہلاتا ہے۔



کتا جب بہت زیادہ غصے میں ہوتا ہے تو اس کی دُم بالکل سیدھی تن جاتی ہے۔



کتا اگر شک میں مبتلا، چوکنا یا کچھ ناراض ہو تو اس کی دُم سیدھی اوپر کھڑی ہو جاتی ہے۔

کتا اس طرح لیٹ کر اور بل کھا کر یہ ظاہر کرتا ہے کہ اسے معلوم ہے کہ آپ اس کے مالک ہیں۔



اگر کتا خوفزدہ ہو تو وہ اپنی دُم پچھلی ٹانگوں کے درمیان دبا لیتا ہے۔



دوسرے جانور اپنا غصہ یا خوشی کس طرح ظاہر کرتے ہیں؟



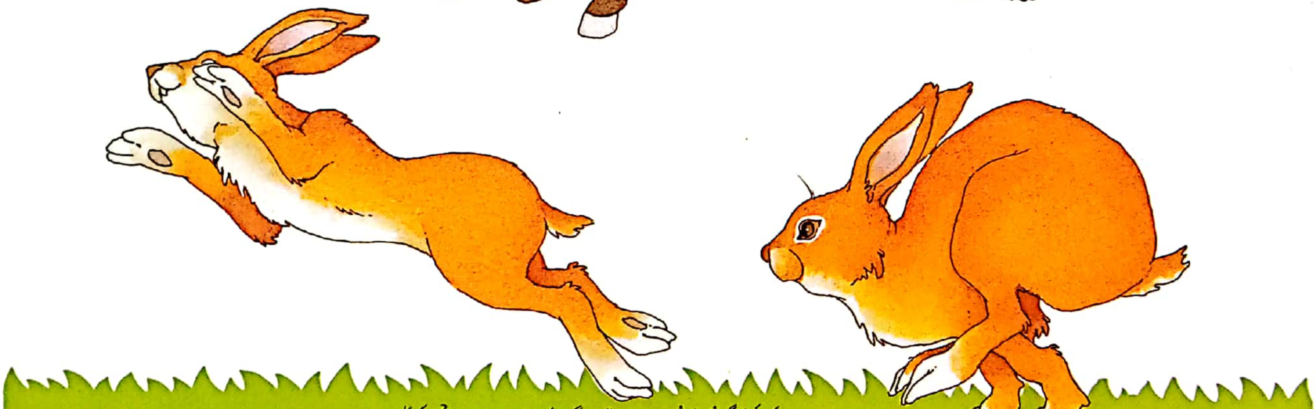
اگر کوئی بلی ناراض یا خوفزدہ ہو تو وہ اپنی پیٹھ کو کمان کی طرح موڑ لیتی ہے تاکہ وہ اپنے آپ کو زیادہ بڑا ظاہر کر سکے۔



جب کوئی گھوڑا ناراض ہوتا ہے تو وہ اپنے کان پیچھے کی طرف کر لیتا ہے اور دانت دکھانے کے لیے ہونٹوں کو سکیڑ لیتا ہے۔ لیکن جب وہ خوش ہوتا ہے تو اپنی دُم کو فضا میں بلند کر لیتا ہے۔

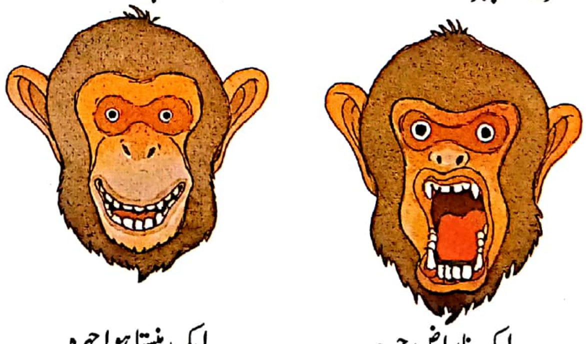


بلی جب خوش ہوتی ہے تو خرخراہٹ کی آواز نکالتی ہے۔



جب کوئی خرگوش خوش ہوتا ہے تو چھلانگ لگاتے ہوئے اپنے جسم کو بل دیتا ہے۔

چمپینزی کا چہرہ اس کے احساسات کو ظاہر کرتا ہے



ایک ناراض چہرہ

ایک ہنستا ہوا چہرہ

• والدین اور اساتذہ کے لیے

جانور اپنے احساسات کا اظہار کئی طریقوں سے کرتے ہیں۔ بہت سے جانور اپنی دم اور چہرے سے اپنے محسوسات کو ظاہر کرتے ہیں۔ کتا اگر دم ہلا رہا ہو تو اس سے اس کی خوشی ظاہر ہوتی ہے۔ بلی کی اکڑی ہوئی دم اس کا غصہ ظاہر کرتی ہے۔ اگر کوئی جانور غراتا ہے یا اپنے دانت نکالتا ہے تو اس سے عموماً اس کا غصہ یا یہ ارادہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ حملہ آور ہونے والا ہے۔ جانور اپنی آوازوں سے بھی جذبات اور احساسات ظاہر کرتے ہیں۔ بلی کی خرخراہٹ سے اس کی خوشی اور چلانے سے کتے کا غصہ ظاہر ہوتا ہے۔

کتّے اجنبیوں پر کیوں بھونکتے ہیں؟

جواب: بہت دنوں کی بات ہے جب کتّے غول کی شکل میں رہا کرتے تھے- کسی اجنبی جانور کے آجانے کی صورت میں ایک کتّا اسے خوفزدہ کرنے کے لیے بھونکنا شروع کر دیتا تھا- اس کے بھونکنے سے غول میں شامل دوسرے کتّے بھی ہوشیار ہو کر حملہ کرنے کے لیے تیار ہو جاتے تھے- آپ کا کتّا آپ کو اپنے غول کا ساتھی سمجھتا ہے- اگر کوئی اجنبی آپ کے یا آپ کے گھر کے قریب آجاتا ہے تو وہ بھونک کر اسے قریب آنے سے باز رکھتا ہے-



کتا اجنبیوں سے اپنے علاقے کی حفاظت کرتا ہے- وہ کسی اجنبی کو اپنے علاقے میں نہیں آنے دیتا-



زنجیر میں بندھا ہوا کتا بہت کم علاقے کو اپنا علاقہ سمجھتا ہے اس لیے وہ بڑی شدت سے اس کی حفاظت کرتا ہے- یہی وجہ ہے کہ زنجیر میں بندھا ہوا کتا اجنبیوں پر بہت اونچی آواز میں بھونکتا ہے-

کتے کس وقت بھونکتے ہیں؟

■ جب وہ چھوٹے ہوتے ہیں



کتوں کے بچے چونکہ سیکھنے کے عمل میں ہوتے ہیں اس لیے بہت محتاط رہتے ہیں۔وہ ہر اس چیز کو ڈرانے کے لیے بھونکنے لگتے ہیں جو ان کی سمجھ میں نہیں آتی۔

■ جب وہ بھوکے ہوتے ہیں



اگر آپ کتے کے برتن میں خوراک ڈالنا بھول جائیں تو وہ بھونکنے لگتا ہے۔

■ محض آپ کو بلانے کے لیے



کتا آپ کو یہ بتانے کے لیے بھی بھونکتا ہے کہ اسے کسی چیز کی ضرورت ہے۔

■ جب وہ خوش ہوتے ہیں



جب کتے کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ اسے ٹہلانے لے جا رہے ہیں تو اس موقع پر وہ خوشی میں زور سے بھونکتا ہے۔

■ جب وہ دوسرے کتوں سے باتیں کرنا چاہتے ہیں



اپنے پڑوس کے دوسرے کتوں سے باتیں کرنے کے لیے کتا رات کے وقت آسمان کی طرف منہ کر کے چیخنا شروع کر دیتا ہے۔

• والدین اور اساتذہ کے لیے

دوسرے کئی جانوروں کی طرح کتے بھی جس خاندان کے ساتھ رہتے ہیں، اس کے گھر کو اپنا اور اپنے باقی 'غول' کا علاقہ سمجھتے ہیں۔وہ بڑے جارحانہ رویے سے اپنے علاقے کا دفاع کرتے ہیں۔ لیکن عام طور پر وہ اپنے علاقے میں داخل ہونے والے اجنبی پر محض بھونکتے یا غراتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ زیادہ تر لوگ اپنے گھروں کی حفاظت اور بن بلائے لوگوں کے خطرے سے آگاہ کرنے کے لیے کتے پالتے ہیں۔ کتے اور کئی دوسری وجوہ سے بھی بھونکتے ہیں۔ مثال کے طور پر جب وہ بالخصوص چھوٹے ہوتے ہیں تو ٹہلنے کے لیے جاتے یا کھانا کھانے کے وقت جوش میں آکر بھونکتے ہیں۔

کیا کتّے اور بِلّیاں خواب دیکھتے ہیں؟

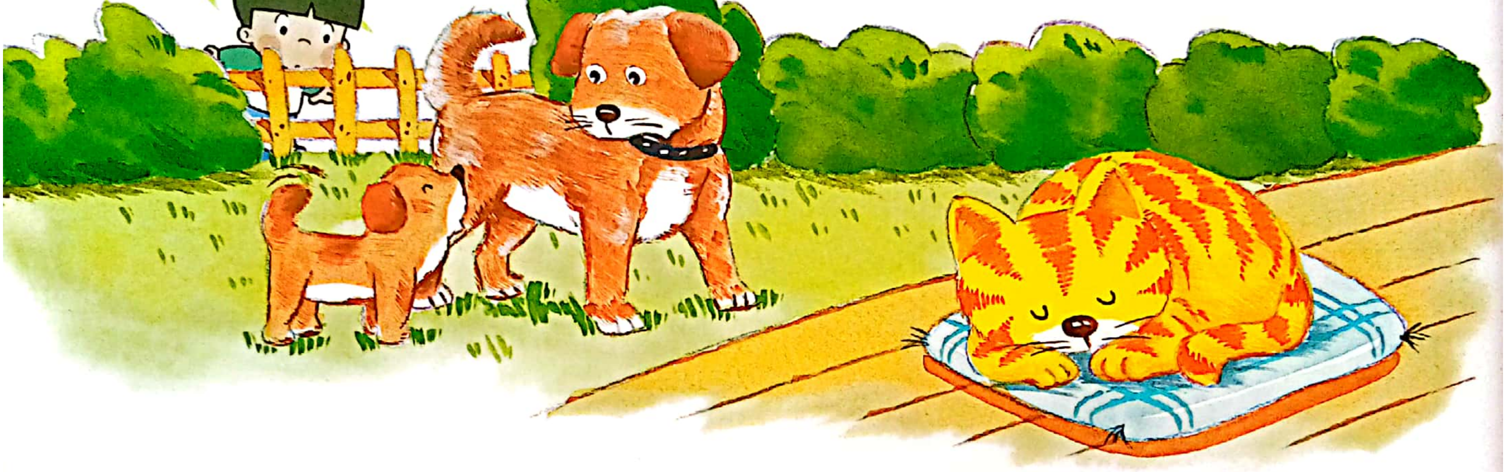
جواب: ہاں، کتے اور بلیاں بھی ہماری طرح خواب دیکھتے ہیں۔ اکثر کوئی کتا نیند میں رونے یا چیخنے لگتا ہے۔ کبھی کبھی یہ بھی ہوتا ہے کہ وہ اپنی دم ہلانے لگتا ہے یا اس کی ٹانگیں اس طرح حرکت کرتی ہیں جیسے وہ بھاگ رہا ہو۔ اس کا مطلب یہ ہو سکتا ہے کہ کتا کوئی خواب دیکھ رہا ہے اور شاید خواب میں کسی سے لڑ رہا ہے یا کھیل رہا ہے۔

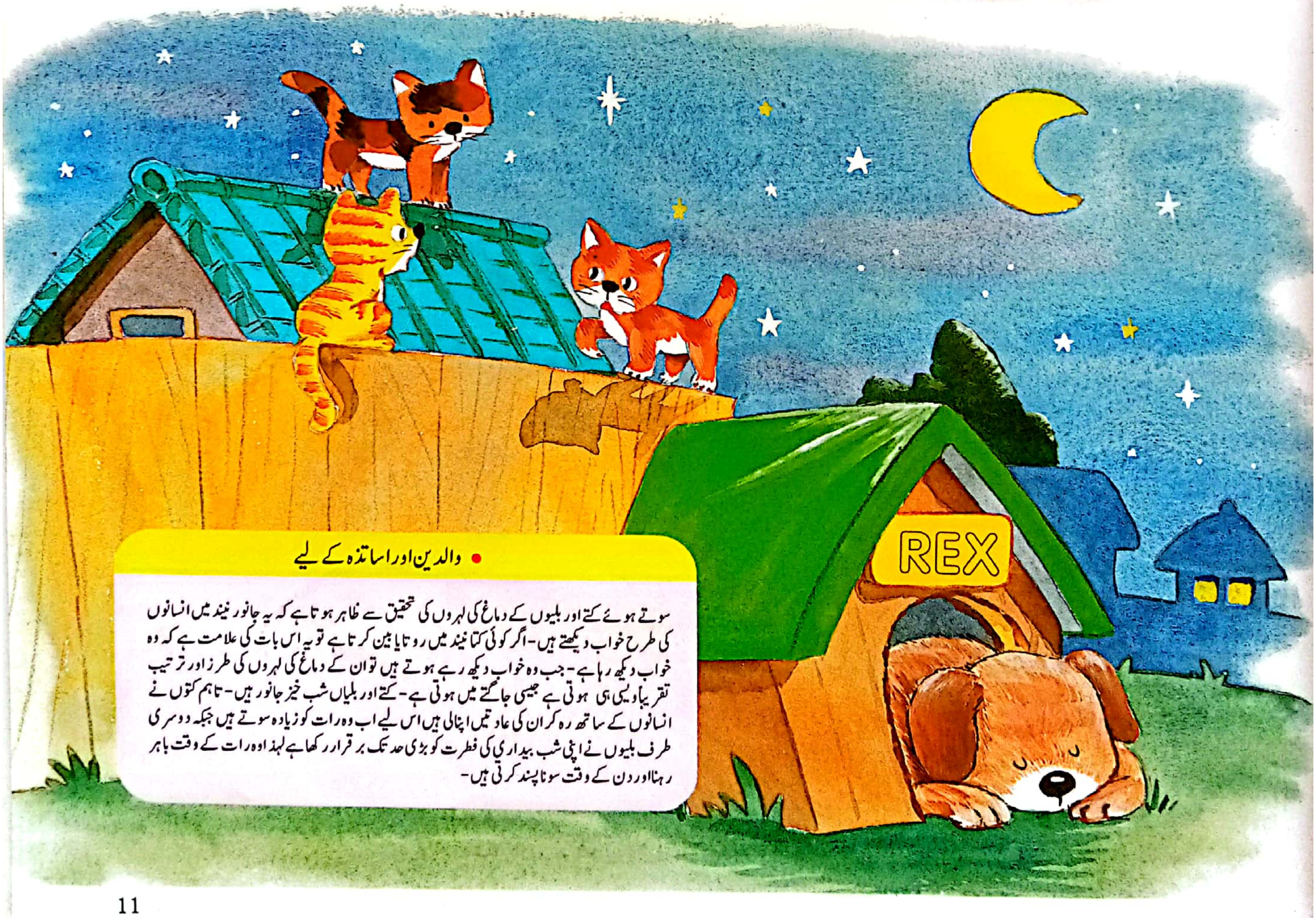


کتّے اور بلّیاں کب سوتی ہیں؟

پالتو کتے بہت زیادہ سوتے ہیں- لیکن اگر انہیں کوئی اجنبی آواز سنائی دے جائے تو وہ فوراً اچھل کر کھڑے ہو جاتے ہیں- بلیاں دن کے وقت سونا پسند کرتی ہیں- رات کے وقت وہ باہر نکل کر اِدھر اُدھر گھومتی ہیں اور مختلف جگہوں کا کھوج لگاتی ہیں-







والدین اور اساتذہ کے لیے

سوتے ہوئے کتے اور بلیوں کے دماغ کی لہروں کی تحقیق سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ جانور نیند میں انسانوں کی طرح خواب دیکھتے ہیں- اگر کوئی کتا نیند میں روتا یا بین کرتا ہے تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ وہ خواب دیکھ رہا ہے- جب وہ خواب دیکھ رہے ہوتے ہیں تو ان کے دماغ کی لہروں کی طرز اور ترتیب تقریباً ویسی ہی ہوتی ہے جیسی جاگتے میں ہوتی ہے- کتے اور بلیاں شب خیز جانور ہیں- تاہم کتوں نے انسانوں کے ساتھ رہ کر ان کی عادتیں اپنالی ہیں اس لیے اب وہ رات کو زیادہ سوتے ہیں جبکہ دوسری طرف بلیوں نے اپنی شب بیداری کی فطرت کو بڑی حد تک برقرار رکھا ہے لہذا وہ رات کے وقت باہر رہنا اور دن کے وقت سونا پسند کرتی ہیں-



بلّیوں کے پنجے نوکیلے کیوں ہوتے ہیں؟

جواب: چوہوں کو پکڑنے اور درختوں پر چڑھنے کے لیے بلیوں کو تیز پنجوں کی ضرورت ہوتی ہے۔استعمال کی وجہ سے ان کے پنجے کند اور فرسودہ ہو جاتے ہیں اس لیے بلیاں اپنے پنجے مختلف چیزوں پر رگڑ کر تیز کرتی ہیں۔ آپ کی انگلیوں کے ناخنوں کی طرح بلیوں کے پنجوں میں نئے ناخن سدا نکلتے رہتے ہیں۔اس طرح استعمال اور تیز کرنے کی وجہ سے جو ناخن ختم ہو جاتے ہیں ان کی جگہ یہ نئے ناخن لے لیتے ہیں۔



جواب: 2 پالتو بلی گھر میں آپ کے والدین کے بہترین فرنیچر پر اپنے پنجوں کے نشان ڈال دیتی ہے۔ یہ آپ کے باغیچے کے درختوں پر بھی اپنے پنجوں کو تیز کرتی ہے۔ ان پنجوں کے نشانوں کے ذریعے وہ اپنے علاقے کی نشان دہی بھی کرتی ہے۔

جب بلیاں ابھی جنگلی تھیں تو وہ اپنے ٹھکانے کی نشان دہی کے لیے درختوں کو کھرچتی تھیں۔

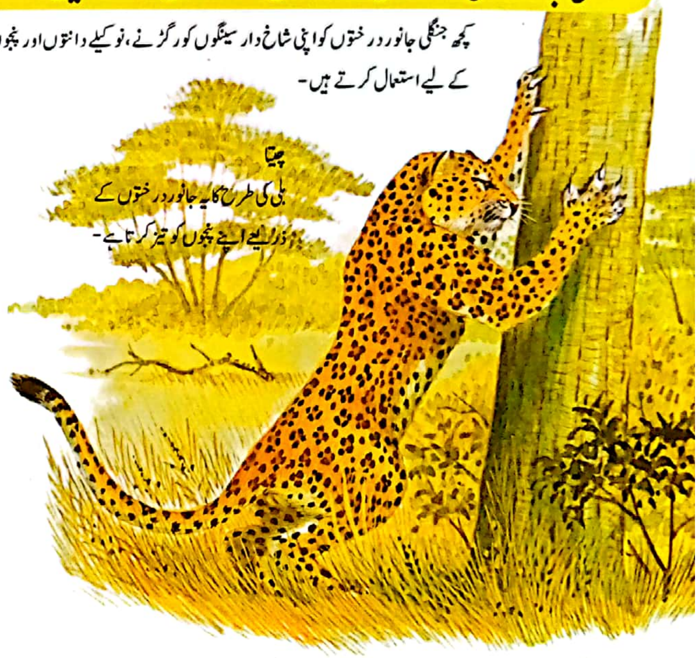


جنگلی جانور بھی درختوں کے تنوں کو استعمال کرتے ہیں

کچھ جنگلی جانور درختوں کو اپنی شاخ دار سینگوں کو رگڑنے، نوکیلے دانتوں اور پنجوں کو تیز کرنے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔



ہرن
نر ہرن کے سینگ شاخ دار ہوتے ہیں۔ وہ اپنے سینگوں کو درختوں سے رگڑ کر اس پر جمی ہوئی نرم تہوں کو صاف کرتے ہیں۔



چیتا
بلی کی طرح کا یہ جانور درختوں کے ذریعے اپنے پنجوں کو تیز کرتا ہے۔



جنگلی جانور
جنگلی جانور کے منہ کے آگے نوکدار دانت نکلے ہوتے ہیں۔
وہ ان دانتوں کو درختوں سے رگڑ کر تیز کرتا ہے۔

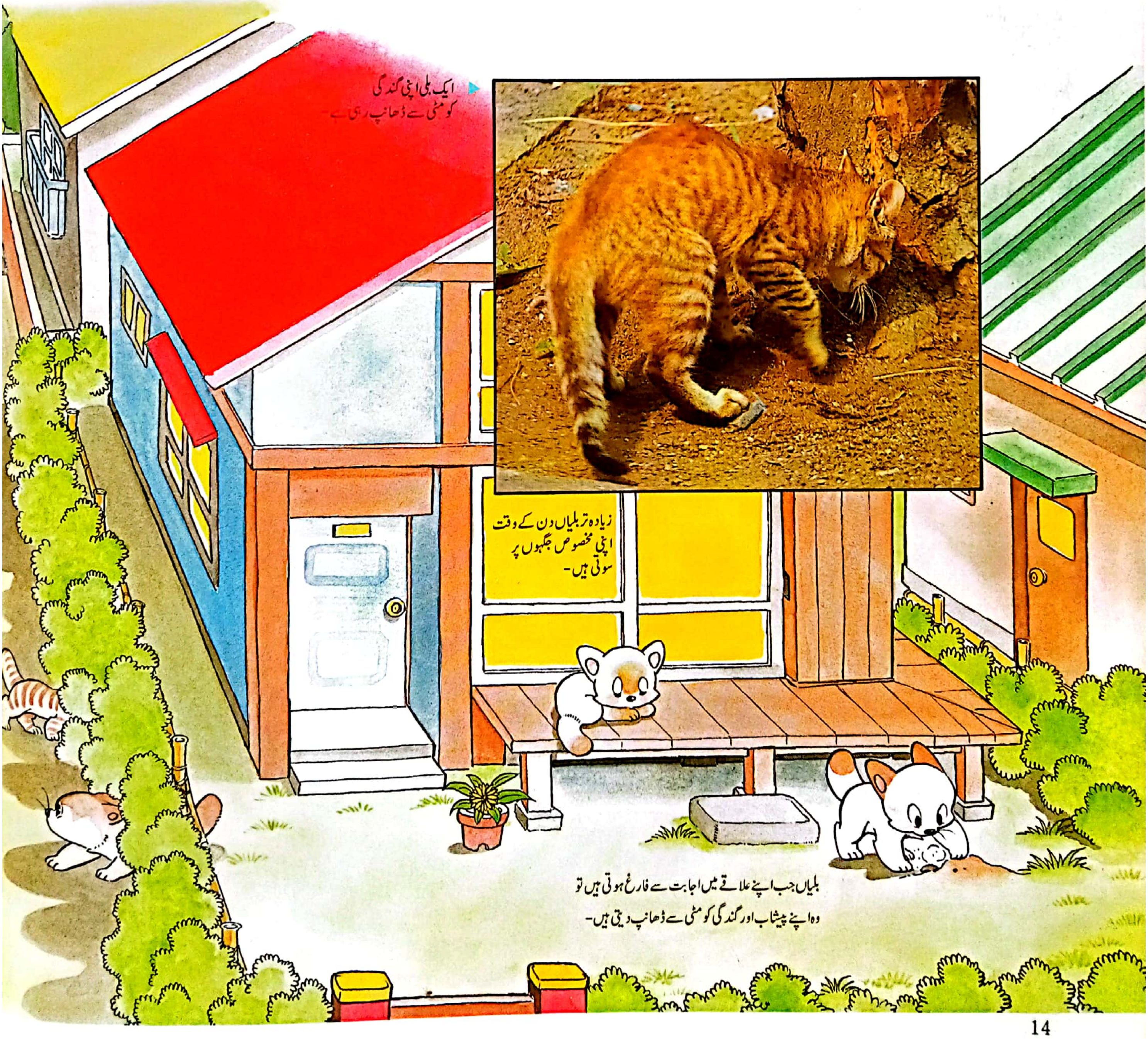
• والدین اور اساتذہ کے لیے

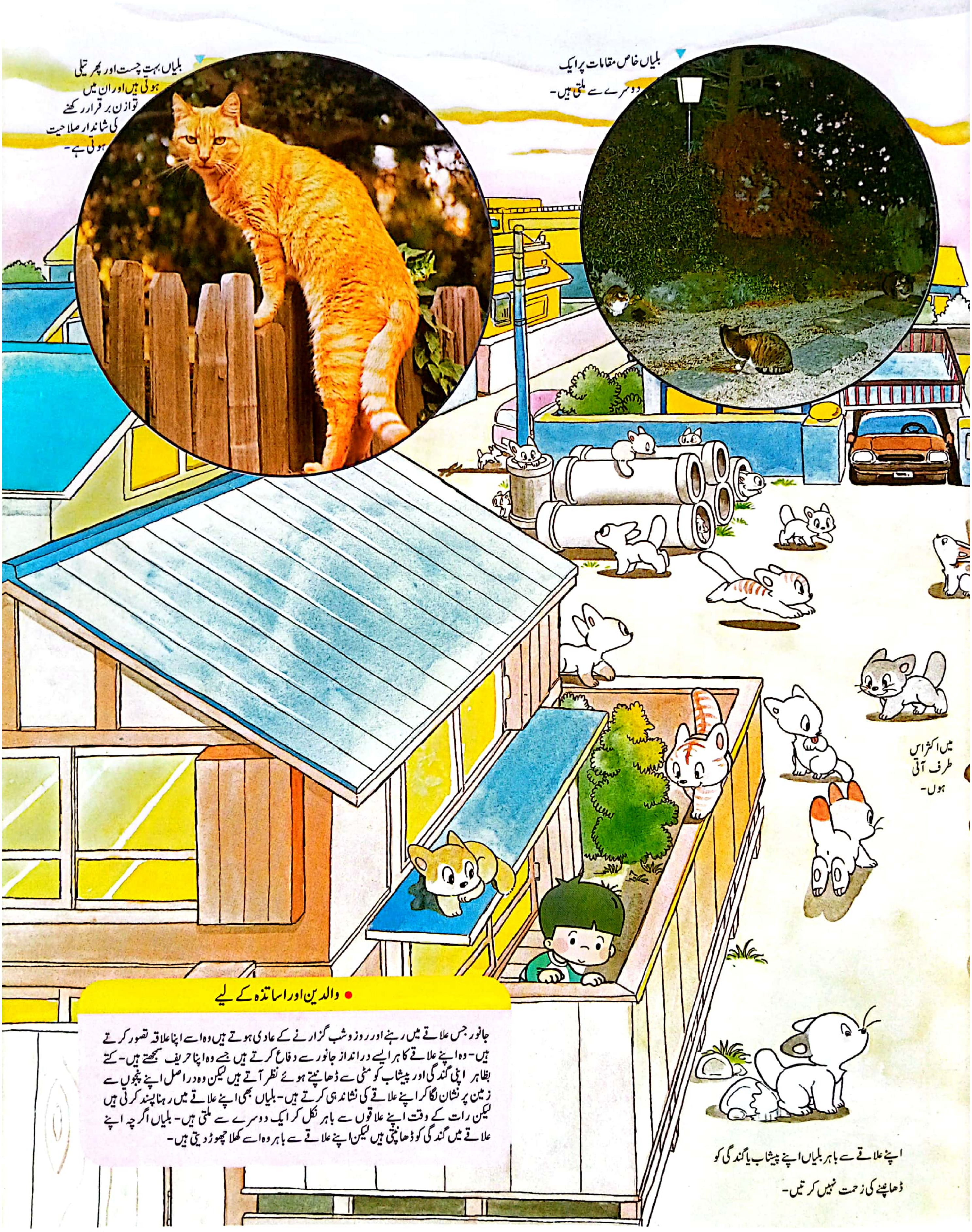
بلی اپنے پنجے انگلیوں کے اندر کھینچ سکتی اور باہر نکال سکتی ہے۔ کتے اپنے پنجوں کو پیچھے نہیں کھینچ سکتے۔ کتے اور بلیوں کے پنجے ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں کیونکہ ان کے اجداد کے شکار کرنے کا انداز بھی مختلف تھا۔ کتے اپنے شکار کو تعاقب کر کے پکڑتے تھے۔ ان کے آگے کو نکلے ہوئے پنجے شکار کے تعاقب کے دوران ان کو پھسلنے سے روکتے تھے۔ بلیوں کو کانٹے یا آنکڑے کی طرح کے پنجوں کی ضرورت تھی تاکہ وہ اپنے شکار کو ایک مرتبہ پکڑ لینے کے بعد اس پر اپنی گرفت قائم رکھ سکیں۔ ان کے پنجے اس وقت تک سیدھے رہتے ہیں جب تک ان کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس خصوصیت کی وجہ سے بلی کے پنجے اور ناخن فرسودہ نہیں ہوتے۔ بلی کا پاؤں نیچے سے نرم ہوتا ہے۔ وہ دبے پاؤں اپنے شکار کے پاس پہنچ کر اسے دبوچ لیتی ہے۔ پنجوں کو حسب ضرورت آگے نکالنے یا پیچھے کھینچ لینے کی صلاحیت شکار پکڑنے میں مددگار ثابت ہوتی ہے۔

بلّیاں اپنی گندگی کو مٹی میں کیوں چھپاتی ہیں؟



جواب: بلیاں بہت صاف جانور ہوتی ہیں- وہ جہاں رہتی ہیں اس علاقے کو صاف رکھنا پسند کرتی ہیں- اسی لیے وہ اپنے پیشاب اور گندگی کو مٹی سے ڈھانپ دیتی ہیں- وہ یہ کام اپنے علاقے سے باہر نہیں کرتیں کیونکہ ان کی چھوڑی ہوئی باس سے دوسری بلیوں کو معلوم ہو جائے گا کہ وہ ان کے علاقے میں آئی تھیں-





بلیاں بہت چست اور پھرتیلی ہوتی ہیں اور ان میں توازن برقرار رکھنے کی شاندار صلاحیت ہوتی ہے۔

بلیاں خاص مقامات پر ایک دوسرے سے ملتی ہیں۔

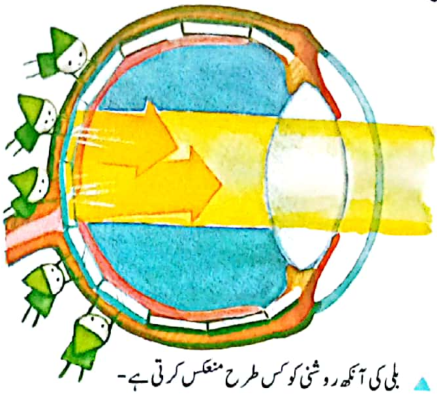
اپنے علاقے سے باہر بلیاں اپنے پیشاب یا گندگی کو ڈھانپنے کی زحمت نہیں کرتیں۔

• والدین اور اساتذہ کے لیے

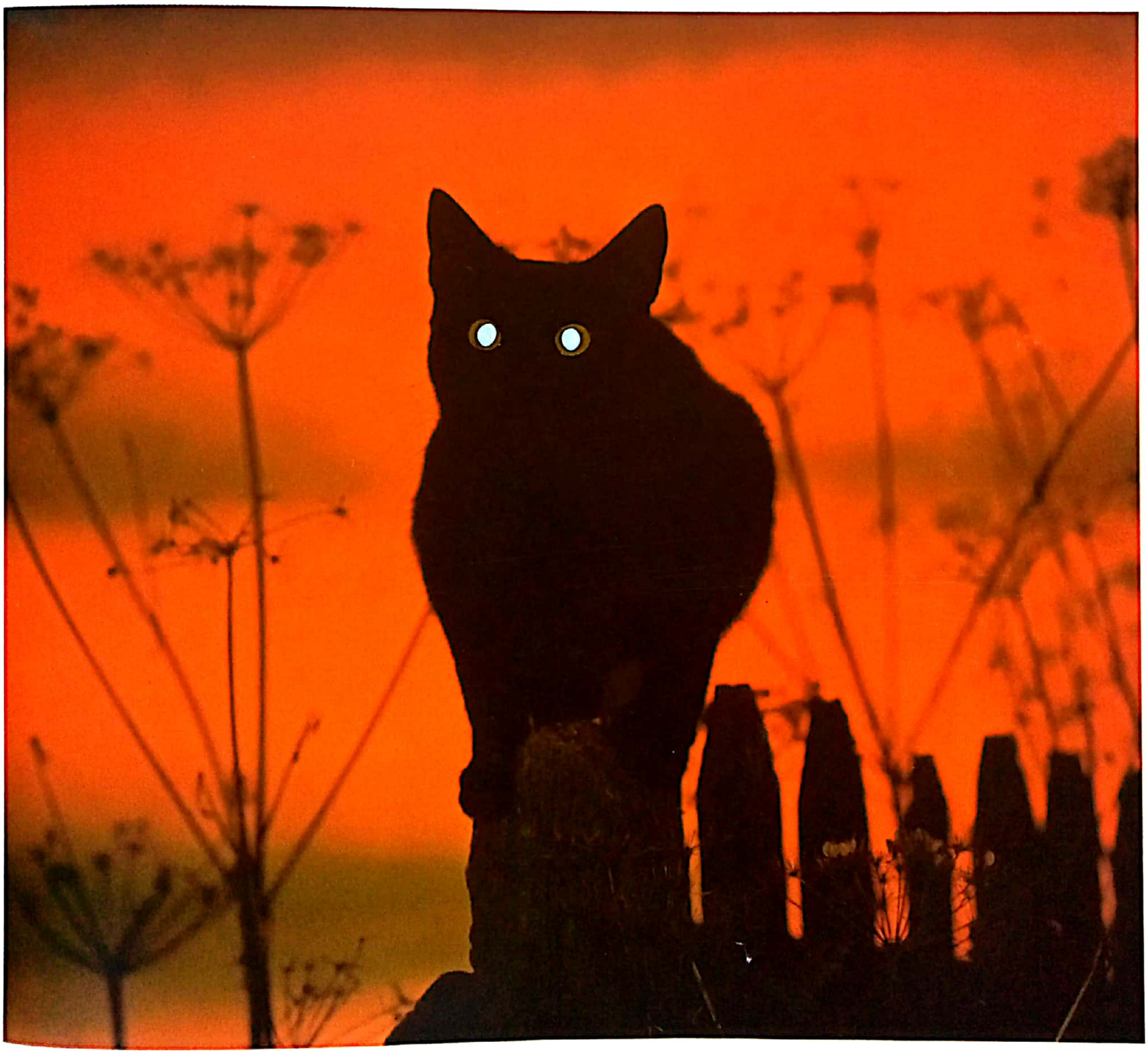
جانور جس علاقے میں رہنے اور روز و شب گزارنے کے عادی ہوتے ہیں وہ اسے اپنا علاقہ تصور کرتے ہیں۔ وہ اپنے علاقے کا ہر ایسے دراندازجانور سے دفاع کرتے ہیں جسے وہ اپنا حریف سمجھتے ہیں۔ کتے بظاہر اپنی گندگی اور پیشاب کو مٹی سے ڈھانپتے ہوئے نظر آتے ہیں لیکن وہ دراصل اپنے پنجوں سے زمین پر نشان لگا کر اپنے علاقے کی نشاندہی کرتے ہیں۔ بلیاں بھی اپنے علاقے میں رہنا پسند کرتی ہیں لیکن رات کے وقت اپنے علاقوں سے باہر نکل کر ایک دوسرے سے ملتی ہیں۔ بلیاں اگرچہ اپنے علاقے میں گندگی کو ڈھانپتی ہیں لیکن اپنے علاقے سے باہر وہ اسے کھلا چھوڑ دیتی ہیں۔

بِلّیوں کی آنکھیں اندھیرے میں کیوں چمکتی ہیں؟

جواب: بلیاں رات کو چوہوں کا شکار کرتی ہیں اس لیے ان کی آنکھیں کم روشنی میں بہت اچھی طرح دیکھنے کی صلاحیت رکھتی ہیں- ان کی آنکھوں کے ڈھیلے کے پیچھے ایک خاص حصہ ہوتا ہے جو شیشے کی طرح کام کرتا ہے- یہ آنکھ میں آنے والی خفیف ترین روشنی تک کو منعکس کر دیتا ہے جس سے بلی کو دیکھنے میں مدد ملتی ہے- جب اندھیرے میں بلی آپ کی طرف دیکھتی ہے تو منعکس ہونے والی روشنی آپ کو بلی کی آنکھوں میں چمکتی ہوئی نظر آتی ہے-



بلی کی آنکھ روشنی کو کس طرح منعکس کرتی ہے-



کچھ اور جانور جن کی آنکھیں اندھیرے میں چمکتی ہیں

ایسے زیادہ تر جانور رات کو شکار کرتے ہیں



مارٹن رات کو بھی درختوں پر چڑھنے کی صلاحیت رکھتا ہے-وہ گلہریوں اور چمگادڑوں کو کھاتا ہے-

الو کی بڑی اور گول آنکھیں رات کو خوب چمکتی ہیں-وہ رات میں دیکھنے کی بہترین صلاحیت رکھتا ہے-الو کی سننے کی حس بھی بہت تیز ہوتی ہے-یہ دونوں صلاحیتیں اسے خوراک کے لیے چھوٹے جانوروں کو تلاش کرنے میں مدد دیتی ہیں-

کچھ سانپ دن کے وقت سوتے ہیں اور رات کو شکار کرنے کے لیے باہر نکلتے ہیں-رات کے وقت وہ بہت اچھی طرح دیکھ سکتے ہیں-

لومڑیاں جب اندھیرے میں شکار کے لیے نکلتی ہیں تو ان کی آنکھیں خوب روشن ہوتی ہیں-

والدین اور اساتذہ کے لیے

بلیوں کی آنکھیں بھی رات کو شکار کرنے والے جانوروں کی طرح رات کی کم روشنی میں دیکھنے کی خصوصی صلاحیت رکھتی ہیں-ان کی آنکھوں کی پشت پر شیشے کی طرح کے ایسے حصے ہوتے ہیں جو روشنی کی شعاعوں کو بصارت وصول کرنے والے حصے کی طرف واپس منعکس کر دیتے ہیں جس سے انہیں روشنی کو دوبارہ جذب کرنے کا موقع مل جاتا ہے-روشنی کے اس انعکاس کی وجہ سے ہمیں ان کی آنکھیں چمکتی نظر آتی ہیں-مزید یہ کہ روشنی میں بلیوں کی آنکھوں کی پتلیاں تنگ ہو کر شگاف جیسی باریک ہو جاتی ہیں لیکن اندھیرے میں یہ پتلیاں زیادہ پھیل جاتی ہیں جس کی وجہ سے آنکھوں میں زیادہ روشنی داخل ہو جاتی ہے-مکمل اندھیرے میں بلی کی آنکھیں روشن نظر نہیں آتیں کیونکہ اس وقت اس کی آنکھوں میں منعکس ہونے کے لیے روشنی موجود نہیں ہوتی-

بِلّیاں کیوں خُرخُراتی ہیں؟

جواب: بلیاں خُرخُر کی آواز نکال کر آپ کو بتاتی ہیں کہ انہیں سہلایا جائے-جب انہیں سہلایااور تھپتھپایا جاتا ہے تو وہ مزید خُرخُر کی آوازیں نکال کر اپنی خوشی اور اطمینان کا اظہار کرتی ہیں-وہ ایسا کرنا اپنے بچپن میں سیکھتی ہیں کیونکہ ان کی باریک خُرخُراہٹ سن کر ہی ان کی مائیں انہیں دودھ پلاتی تھیں اور تربیت دیتی تھیں-زچہ بلیاں بھی خُرخُراتی ہیں تاکہ ان کے نومولود بچے جنہیں نظر نہیں آتا، یہ جان سکیں کہ وہ کہاں ہیں-



بڑی بلیاں اپنے مالکوں کے ساتھ کھیلنا پسند کرتی ہیں اور وہ اسی طرح خرخراتی ہیں جیسا انہوں نے اپنی ماں سے سیکھا ہوتا ہے-





بلی کے بچے چاہتے ہیں کہ ماں ان کے رووں کی صفائی کرے-



بلی کے بچے جب بھوکے ہوتے ہیں تو خرخراتے ہیں تاکہ ماں انہیں دودھ پلائے-

دوسرے جانور اپنے بچوں کی نگہداشت کیسے کرتے ہیں؟

دوسرے جانوروں کے بچے بھی مختلف طریقوں سے اپنی ماؤں کے ساتھ کھیلنے کی خواہش کا اظہار کرتے ہیں۔ وہ اپنی ماں کے رووں کو چاٹ کر یا ان کے سامنے لوٹ کر یہ چاہتے ہیں کہ وہ ان کے ساتھ کھیلے۔



کتے آپ کے ہاتھوں اور چہرے کو چاٹ کر چاہتے ہیں کہ ان سے لاڈ پیار کیا جائے۔



▲ بھورے ریچھ کے بچے اپنی ماں کے ساتھ دو تین سال کی عمر تک رہتے ہیں۔



▲ لومڑی کا بچہ بھٹ کے سامنے اپنی ماں کے ساتھ کھیل رہا ہے۔



▲ بندر کا بچہ اپنی ماں کے پاس بیٹھا دودھ پی رہا ہے۔

• والدین اور اساتذہ کے لیے

بلیاں اس وقت خرخراتی ہیں جب وہ مطمئن اور خوش ہوتی ہیں۔ ان کے بلونگڑے بچے خرخرانا اس وقت سیکھتے ہیں جب وہ اپنی ماں کا دودھ پینا شروع کرتے ہیں۔ اس طرح وہ اپنی ماں کو مائل کرتے ہیں کہ وہ انہیں دودھ پلائے اور ان کی تربیت کرے۔ بلی اس وقت خرخراتی ہے جب اس کے بچوں نے ابھی آنکھ بھی نہیں کھولی ہوتی تاکہ وہ اسے تلاش کر سکیں۔ ہو سکتا ہے کہ بلیوں میں گھریلو ماحول میں رہنے کی وجہ سے یہ خصلت پیدا ہوئی ہو۔ اس کے باوجود یہ بات بھی اپنی جگہ سچ ہے کہ بلیاں اپنے مالکوں کے سامنے اپنی خوشی کا اظہار کرنے کے لیے خرخراتی ہیں۔

خرگوش کے کان لمبے کیوں ہوتے ہیں؟

جواب: بہت سے بڑے جانور خرگوش کو شکار کرنا پسند کرتے ہیں۔اس لیے ضروری ہے کہ خرگوش کی سننے کی صلاحیت اچھی ہو تاکہ وہ پکڑے جانے سے پہلے فرار ہونے میں کامیاب ہو سکے۔اس کے لمبے اور کھوکھلے کان کھڑے ہو جاتے ہیں اور ہوا میں سفر کرنے والی انتہائی ہلکی آواز کو بھی سن لیتے ہیں۔



خرگوش کے لمبے کان آواز سننے کے لیے کھڑے ہیں۔



کر کے دیکھیں

اپنے ہاتھوں کو کانوں کے پیچھے رکھ کر دیکھیے۔کیا اب آپ آوازوں کو زیادہ بہتر طریقے سے سُن سکتے ہیں؟ زیادہ بڑا اور کھوکھلا دائرہ اس آواز کو سننے میں مددگار ثابت ہوتا ہے جو ہوا کے ذریعے آپ کی طرف سفر کرتی ہے۔آپ کے کان کے پنکھ اگرچہ آپ کے ہاتھوں کے دائرے سے چھوٹے ہیں لیکن یہ چھوٹے پنکھ بھی یہی کام کرتے ہیں۔وہ آواز جمع کر کے آپ کے کان میں پہنچاتے ہیں تاکہ آپ آواز کو بہتر انداز میں سُن سکیں۔

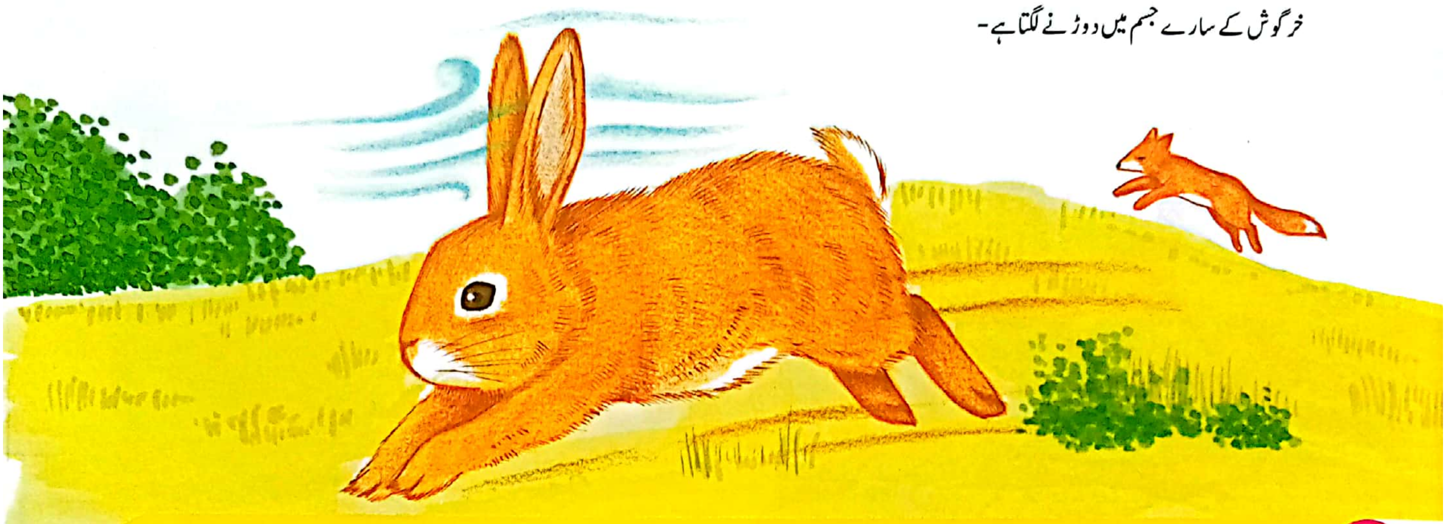


مختصر معلومات

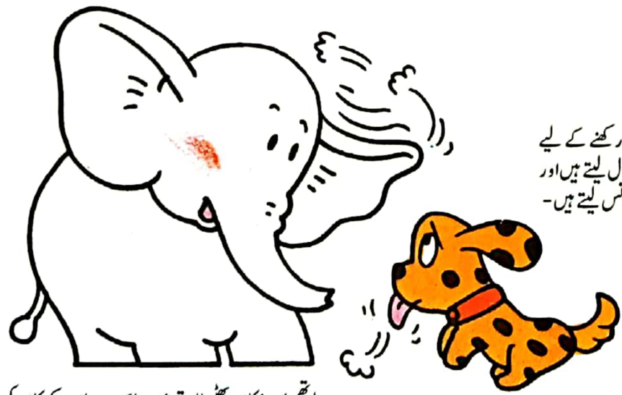
خرگوش کے کان دائیں، بائیں، آگے اور پیچھے حرکت کر سکتے ہیں۔اس طرح اسے ہر طرف سے آنے والی آواز کو سننے میں مدد ملتی ہے۔



جواب: 2 خرگوش کے لمبے کان ان کے جسم کو زیادہ گرم ہونے سے بھی محفوظ رکھنے میں مدد کرتے ہیں-انسانوں کے برعکس خرگوش پسینے کے ذریعے خود کو ٹھنڈا نہیں رکھ سکتے-اس کی بجائے جب وہ بہت تیز بھاگ رہے ہوتے ہیں تو اپنے کانوں کو سختی کے ساتھ اوپر کھڑا رکھتے ہیں-خرگوش کے کانوں میں خون کی بہت سی شریانیں ہوتی ہیں-جب وہ بھاگتے ہیں تو ہوا سے یہ گرمی باہر نکل جاتی ہے اور خون پھر ٹھنڈا ہو کر خرگوش کے سارے جسم میں دوڑنے لگتا ہے-

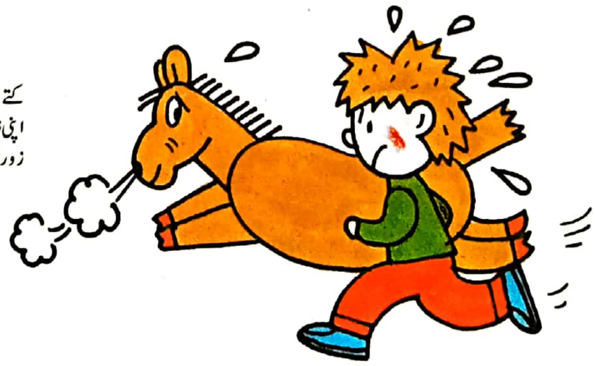


دوسرے جانور خود کو ٹھنڈا رکھنے کے لیے کیا کرتے ہیں؟



کتے خود کو ٹھنڈا رکھنے کے لیے اپنی زبان باہر نکال لیتے ہیں اور زور زور سے سانس لیتے ہیں-

ہاتھی اپنے کان پھڑپھڑاتے ہیں-اس سے ان کے کان کی خون کی شریانوں کو ہوا لگتی ہے اور ان کا جسم ٹھنڈا رہتا ہے-



انسان اور گھوڑے، دونوں کو پسینہ آتا ہے اس سے ان کا جسم ٹھنڈا رہتا ہے-

▼ ایک قطبی ریچھ تالاب میں تیر کر خود کو ٹھنڈک پہنچا رہا ہے-



• والدین اور اساتذہ کے لیے

دودھ پلانے والے دوسرے بہت سے جانوروں کی طرح، خرگوش کے کان آواز کی لہروں کو کان کے اندر پہنچانے کے علاوہ اور کام بھی کرتے ہیں-ان کے کان کا بیرونی حصہ نسبتاً باریک کھال اور ٹشو سے بنا ہوتا ہے اس لیے خون کی شریانیں سطح کے بہت قریب ہوتی ہیں-اسی وجہ سے ان کے کان اکثر گلابی نظر آتے ہیں اور ان کے درجہ حرارت کو درست رکھنے کا اہم کام کرتے ہیں-کان کے اطراف میں چلنے والی ہوا شریانوں کی گرمی کو ختم کرتی ہے اور ان کے خون کو ٹھنڈک پہنچاتی ہے-کچھ جانوروں کو انسانوں کی طرح پسینہ نہیں آتا لہٰذا وہ خود کو مختلف طریقوں سے ٹھنڈا رکھتے ہیں-

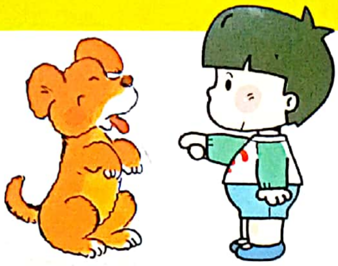
چمپینزی کرتب کیوں کر سکتے ہیں؟

جواب: چمپینزی دوسرے جانوروں کی نسبت بہت چالاک ہوتے ہیں- انسانوں کے بعد وہ سب سے زیادہ چست و چالاک ہیں- وہ لوگوں کو جو کچھ کرتا دیکھتے ہیں اس کی نقل اتارتے ہیں- چونکہ ان میں سیکھنے کی صلاحیت کافی بہتر ہوتی ہے اس لیے کچھ لوگ انہیں سائیکل چلانے یا اشاروں میں باتیں کرنے جیسے کرتب بھی سکھا دیتے ہیں-

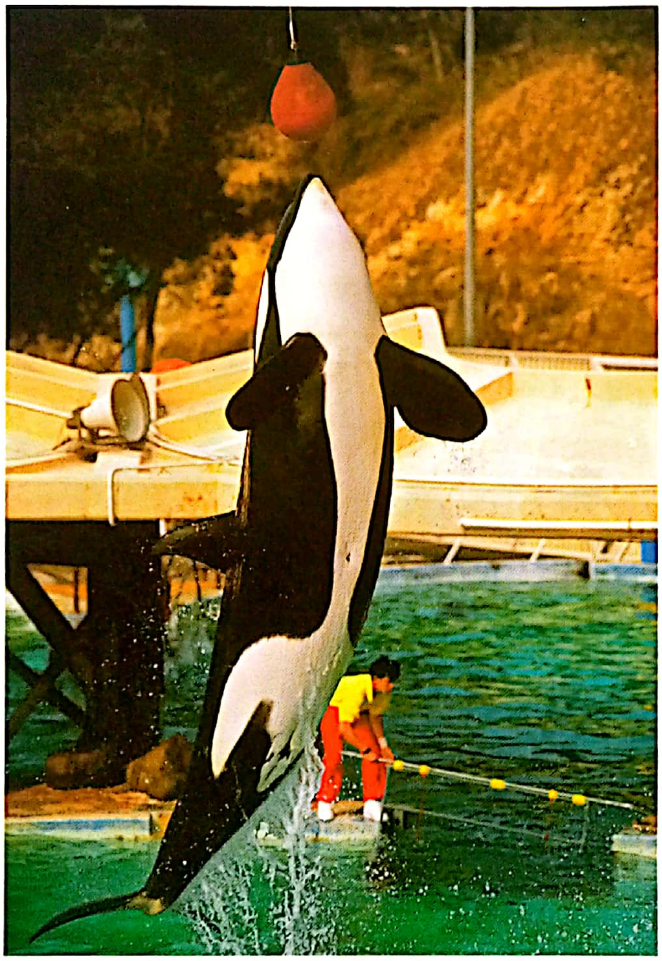




چند اور جانور جو کرتب دکھا سکتے ہیں



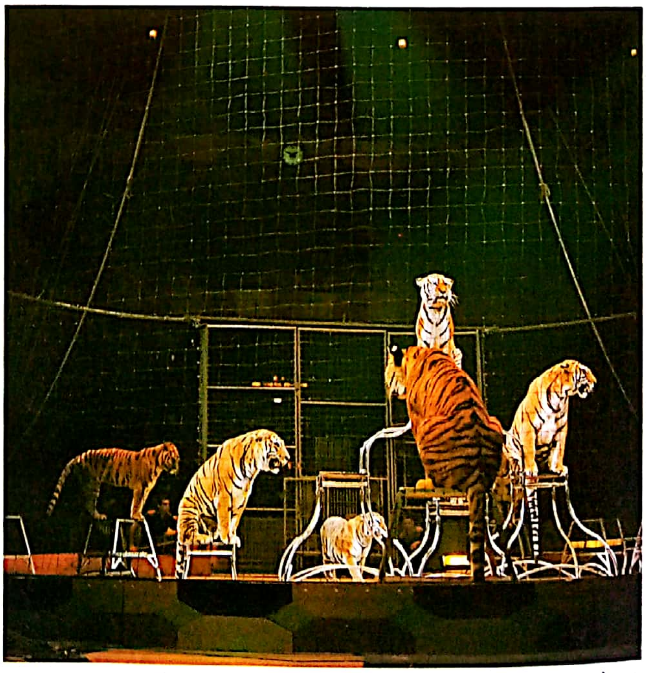
بہت سے جانوروں کو سدھا کر مختلف کرتب سکھائے جا سکتے ہیں۔ کچھ لوگ تفریح کی خاطر یہ کرتب دیکھنا پسند کرتے ہیں اور کبھی کبھی یہ سدھائے ہوئے جانور انسان کے کام میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔ کچھ جانوروں کو سدھانا یا سکھانا بہت مشکل ہوتا ہے کیونکہ وہ کرتب سیکھنا نہیں چاہتے۔



▲ مہلک وہیل: یہ تالاب میں بہت جلد کرتب سیکھ لیتی ہیں۔



▲ ہاتھی: ہاتھی بہت چالاک ہوتے ہیں اور انسانوں کے لیے کام کرتے ہیں۔

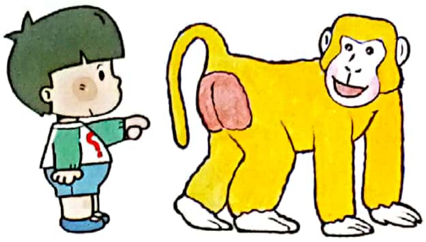


▲ شیر: سرکس کے شیر بھی بہت چالاک ہوتے ہیں لیکن انہیں سدھانا بہت مشکل ہوتا ہے۔

● والدین اور اساتذہ کے لیے

بندر، جس میں چمپینزی اور گوریلے شامل ہیں، جانوروں کی دنیا کی سب سے زیادہ ذہین مخلوق ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کا نہ صرف دماغ دوسرے جانوروں کے مقابلے میں بڑا ہوتا ہے بلکہ ان کے دماغ کا ذہانت سے متعلق حصہ حجم کے اعتبار سے انسانوں کے بعد سب سے بڑا ہوتا ہے۔ جنگل میں رہنے والے چمپینزی کسی کے سکھائے بغیر سادہ اوزاروں کو استعمال کرنا سیکھ لیتے ہیں۔ دوسرے جانور جو اگرچہ بندروں سے کم ذہین ہوتے ہیں لیکن انہیں بھی سدھایا جا سکتا ہے۔ بعض اوقات ان کی کچھ سیکھنے کی صلاحیت کا بہتر استعمال بھی کیا جا سکتا ہے۔ ایشیا میں ہاتھیوں کو سینکڑوں سال سے بھاری کاموں میں استعمال کیا جا رہا ہے۔

کچھ بندروں کا پچھلا حصّہ سُرخ کیوں ہوتا ہے؟



جواب: کچھ بندروں کے پچھلے حصے پر شوخ رنگ کی گدیاں ہوتی ہیں- یہ ان کے گروہ میں شامل دوسرے بندروں کے لیے اشارہ ہے کہ وہ ملاپ کے لیے تیار ہیں- وہ بندر جو زیادہ وقت درختوں پر گزارتے ہیں، ان کے جسم کا یہ حصہ زیادہ دبیز اور سخت ہوتا ہے- بندر اس کے سہارے درختوں کی شاخوں پر گھنٹوں آرام سے بیٹھ سکتے ہیں-

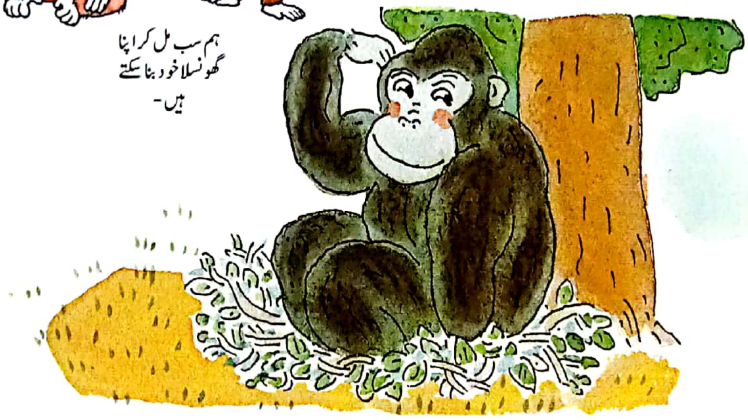


کچھ بندروں کا پچھلا حصہ سخت گدی کی طرح ہوتا ہے- وہ جب درخت کی بلندی پر بیٹھتے ہیں تو یہ حصہ ان کے لیے گدی کا کام کرتا ہے-

پچھلا حصّہ نرم بھی ہوتا ہے



کچھ بندر گھونسلوں میں سوتے ہیں-اس لیے ان کے پچھلے حصے کے تحفظ کے لیے سخت گدیوں کی ضرورت نہیں ہوتی-



▲ **گوریلے:** زمین پر پتوں اور ٹہنیوں سے اپنا گھونسلا بناتے ہیں-



▲ **بن مانس:** ان کے نرم گھونسلے درختوں کے اوپر ہوتے ہیں-



▲ **چمپینزی:** ان کے گھونسلے بھی محفوظ جگہوں پر ہوتے ہیں-



● **والدین اور اساتذہ کے لیے**

عام طور پر بندروں اور بن مانسوں کی کچھ اقسام کی ماداؤں کا پچھلا حصہ اس وقت رنگ دار نظر آتا ہے جب وہ اپنی نسل بڑھانے کے زمانے میں ہوتی ہیں- تاہم درختوں پر رہنے والے بندر اپنے پچھلے حصے کی نمائش نہیں کرتے کیونکہ وہ اپنا زیادہ وقت بیٹھ کر گزارتے ہیں-ان کے جسم کا پچھلا حصہ سخت اور گٹھی ہوئی گدی کی طرح ہوتا ہے جو انہیں شاخوں کی سطح سے محفوظ رکھتا ہے-

شیر کے بچّے کیا کھاتے ہیں؟



▲ شیر کے بچے اپنی ماں کا دودھ پی رہے ہیں۔

جواب: شیر کے بچے پیدا ہونے کے بعد اپنی ماں کا دودھ پیتے ہیں۔ ابھی وہ چھوٹے ہی ہوتے ہیں کہ ان کی ماں اپنے پکڑے ہوئے شکار میں سے کچھ خوراک انہیں دینے لگتی ہے۔ دو سے تین سال کی عمر میں وہ یہ سیکھ جاتے ہیں کہ انہیں کس طرح شکار کر کے اپنی خوراک خود حاصل کرنی چاہیے۔ ان کی ماں انہیں ایسا کرنا سکھاتی ہے۔



صحت مند رہنے کے لیے شیر کیا کھاتے ہیں؟



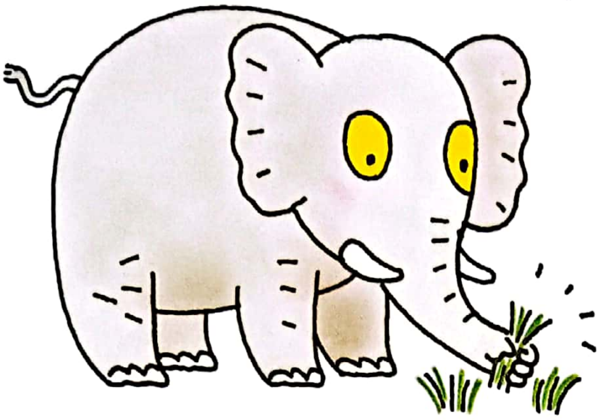
آپ سوچتے ہوں گے کہ شیر سوائے گوشت کے کچھ اور نہیں کھاتے ہوں گے، لیکن صرف گوشت ہی کھانے سے شیر کی صحت بر قرار نہیں رہ سکتی-اصل حقیقت یہ ہے کہ شیروں کی خوراک بہت اچھی ہوتی ہے-جب وہ سبزہ کھانے والے کسی جانور کا شکار کرتے ہیں تو وہ اس کا پیٹ اور انتڑیاں بھی کھاتے ہیں جن میں غیر ہضم شدہ پودے موجود ہوتے ہیں-شیر انہیں بھی کھالیتا ہے-اگر شیر خود کو پھر بھی صحت مند محسوس نہ کرے تو وہ بعض اوقات تھوڑی سی گھاس خود بھی چبالیتا ہے-



• والدین اور اساتذہ کے لیے

شیر کے بچے جیسے ہی ماں کا دودھ پینا چھوڑتے ہیں تو ہی وہ اپنی ماں کے پکڑے ہوئے شکار کا گوشت کھانا شروع کر دیتے ہیں-انسانوں کی طرح تمام جانوروں کو بھی صحت مند رہنے کے لیے متوازن خوراک کی ضرورت ہوتی ہے-گوشت خور شیر کے لیے اپنے شکار کے گوشت کی لحمیات ہی کافی نہیں ہوتیں-انہیں مقوی غذا اور پودوں کے ریشوں کی بھی ضرورت ہوتی ہے لیکن ان کا پیٹ اس طرح کی خوراک کو ہضم کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتا-اسی لیے شیروں کو جس اضافی غذائیت، حیاتین اور ریشوں کی ضرورت ہوتی ہے وہ شکار کیے ہوئے چرندوں کے پیٹ اور آنتوں کو کھا کر پورا کرتے ہیں جن میں گھاس نیم ہضم شدہ حالت میں موجود ہوتی ہے-

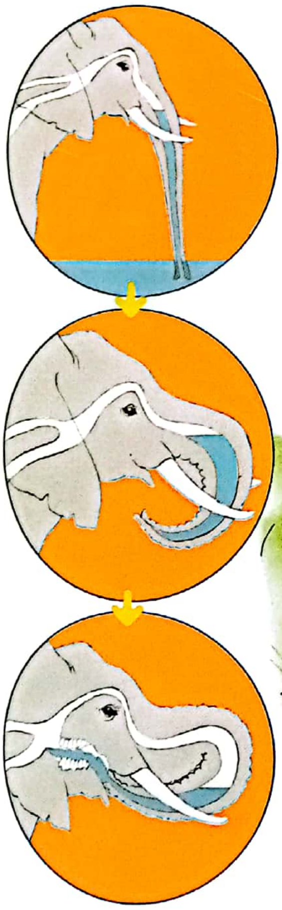
ہاتھی کی سُونڈ اِتنی لمبی کیوں ہوتی ہے؟

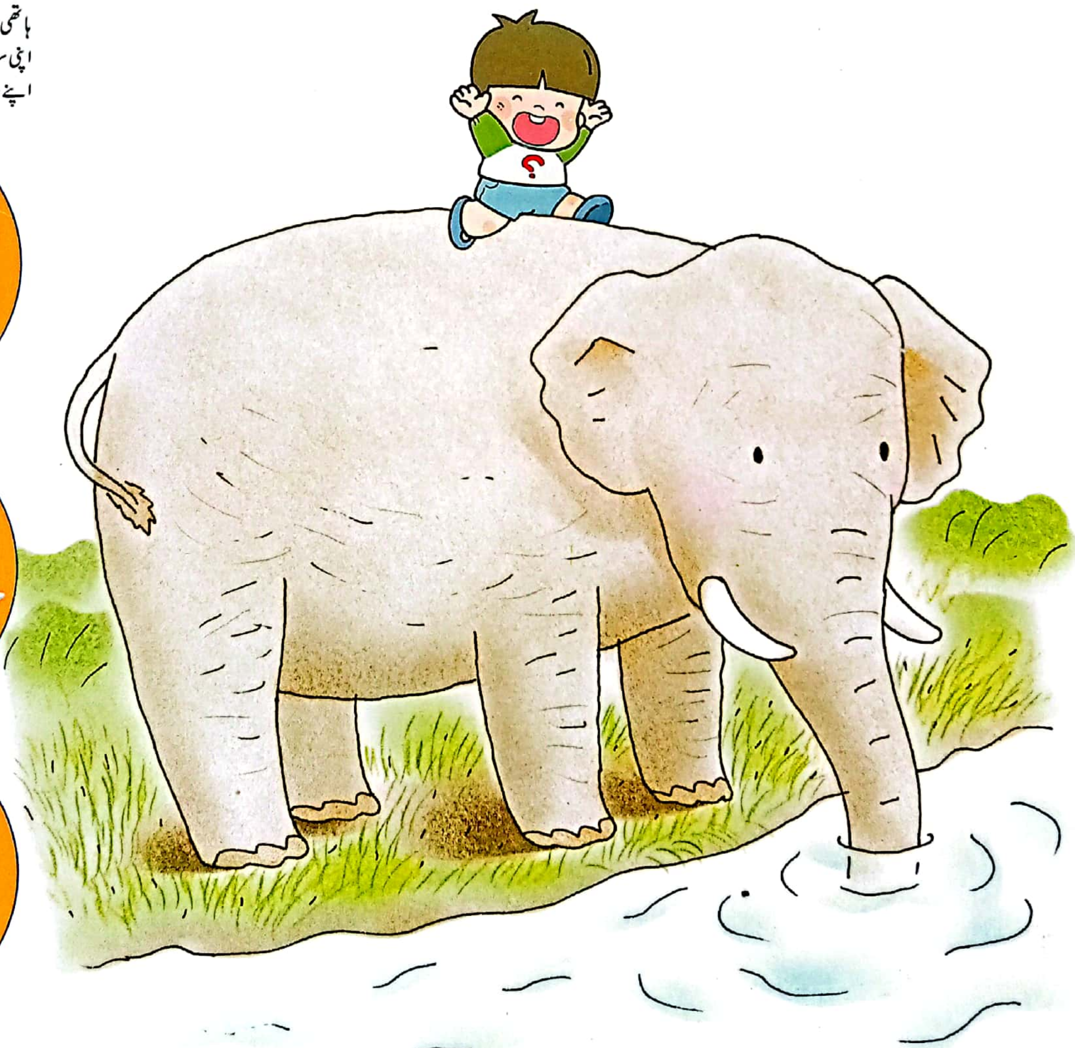


جواب: ہاتھیوں کی سونڈ اگرچہ لمبی ناک کی طرح ہوتی ہے لیکن وہ انہیں اس طرح بھی استعمال کرتے ہیں جیسے ہم اپنے ہاتھوں کو استعمال کرتے ہیں۔ اپنی سونڈ سے یہ کسی چیز کو بڑی احتیاط سے بھی چُھو سکتے ہیں اور زبردست قوت سے اسے حرکت بھی دے سکتے ہیں۔ سونڈ کا لمبا ہونا ہاتھی کے لیے بہت مفید ہے۔ ہاتھی کی سونڈ اوپر کی طرف بلندی تک بھی پہنچ سکتی ہے اور اس کے ذریعے ہاتھی زمین سے پتے اٹھا کر بھی کھا سکتا ہے۔ ہاتھی کی سونڈ پانی کھینچنے میں بھی استعمال ہوتی ہے۔

پانی پینا

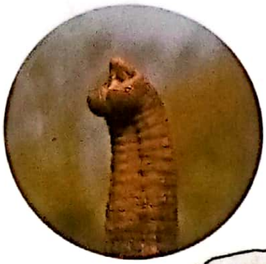
ہاتھی پانی پینے کے لیے سونڈ استعمال کرتے ہیں۔ وہ اپنی سونڈ کے ذریعے پانی اوپر کھینچتے ہیں اور پھر اسے اپنے منہ میں لے لیتے ہیں۔





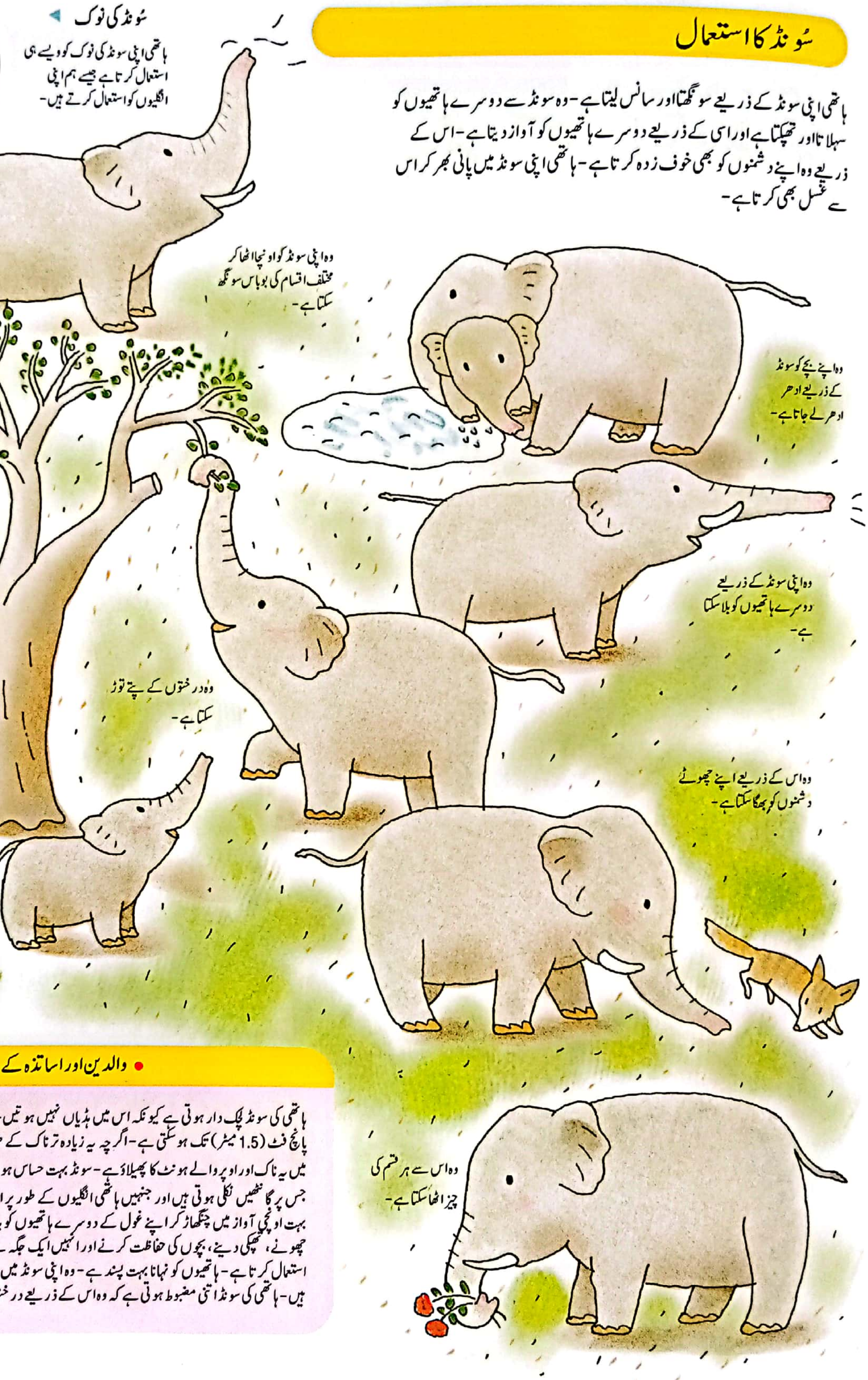
سُونڈ کا استعمال

ہاتھی اپنی سونڈ کے ذریعے سونگھتا اور سانس لیتا ہے۔ وہ سونڈ سے دوسرے ہاتھیوں کو سہلاتا اور تھپکتا ہے اور اسی کے ذریعے دوسرے ہاتھیوں کو آواز دیتا ہے۔ اس کے ذریعے وہ اپنے دشمنوں کو بھی خوف زدہ کرتا ہے۔ ہاتھی اپنی سونڈ میں پانی بھر کر اس سے غسل بھی کرتا ہے۔



سُونڈ کی نوک

ہاتھی اپنی سونڈ کی نوک کو ویسے ہی استعمال کرتا ہے جیسے ہم اپنی انگلیوں کو استعمال کرتے ہیں۔

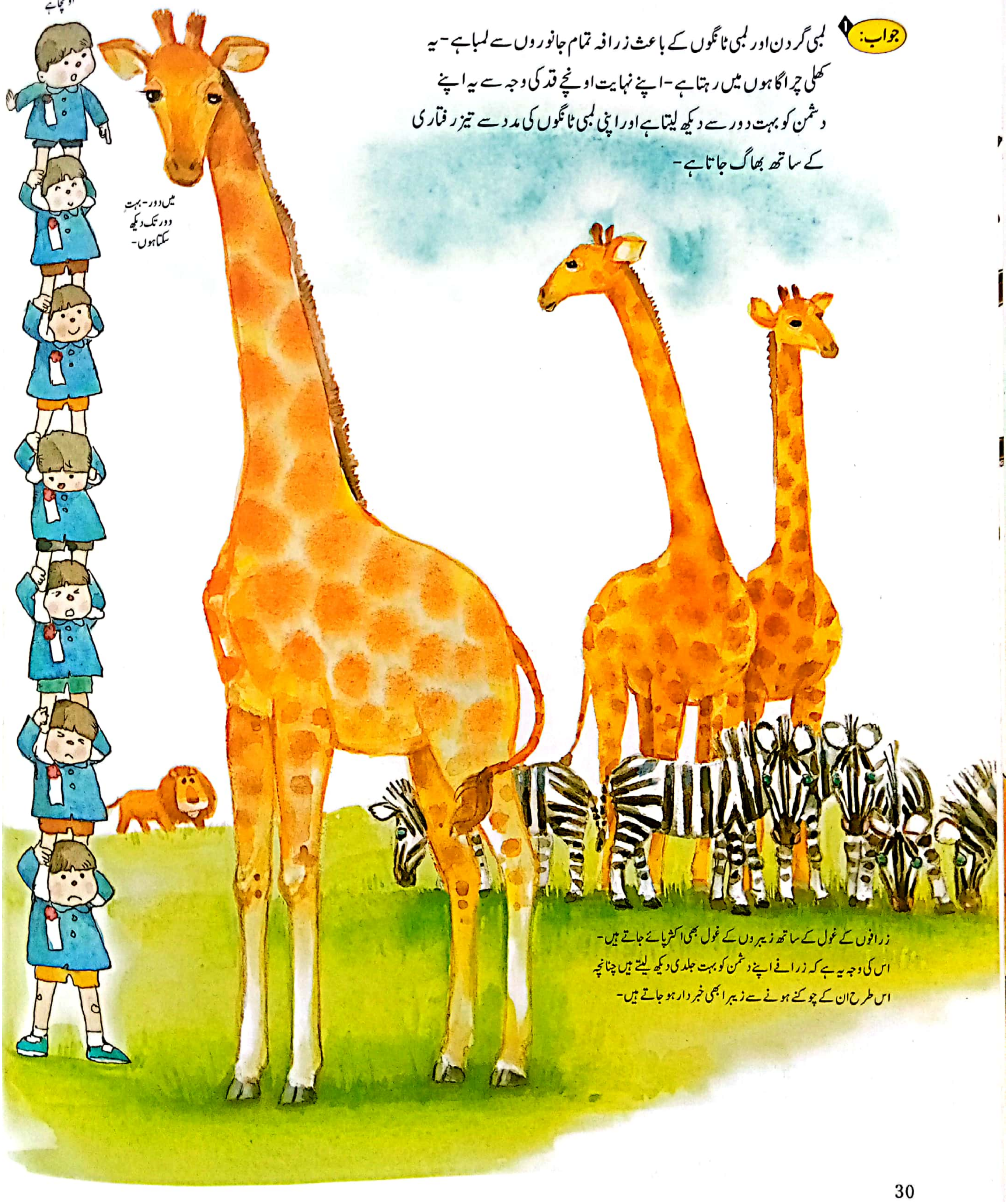


• والدین اور اساتذہ کے لیے

ہاتھی کی سونڈ لچک دار ہوتی ہے کیونکہ اس میں ہڈیاں نہیں ہوتیں۔ ایک بڑے ہاتھی کی سونڈ کی لمبائی پانچ فٹ (1.5 میٹر) تک ہو سکتی ہے۔ اگرچہ یہ زیادہ تر ناک کے طور پر استعمال ہوتی ہے لیکن اصل میں یہ ناک اور اوپر والے ہونٹ کا پھیلاؤ ہے۔ سونڈ بہت حساس ہوتی ہے، خاص طور پر اس کی پھننگ جس پر گا نٹھیں نکلی ہوتی ہیں اور جنہیں ہاتھی انگلیوں کے طور پر استعمال کرتا ہے۔ ہاتھی سونڈ سے بہت اونچی آواز میں چنگھاڑ کر اپنے غول کے دوسرے ہاتھیوں کو بلاتا ہے۔ وہ اسے اپنے ساتھیوں کو چھونے، تھپکی دینے، بچوں کی حفاظت کرنے اور انہیں ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانے کے لیے استعمال کرتا ہے۔ ہاتھیوں کو نہانا بہت پسند ہے۔ وہ اپنی سونڈ میں پانی بھر کر اسے اپنے جسم پر ڈالتے ہیں۔ ہاتھی کی سونڈ اتنی مضبوط ہوتی ہے کہ وہ اس کے ذریعے درختوں کو اکھاڑ لیتا ہے۔

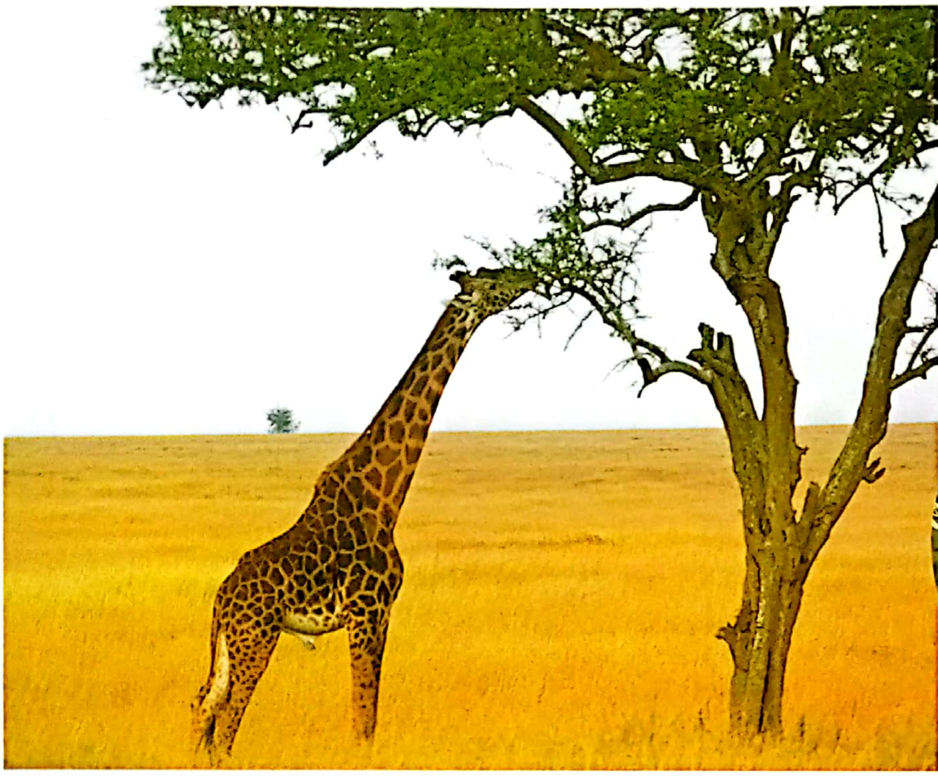
زرّافے اتنے اُونچے کیوں ہوتے ہیں؟

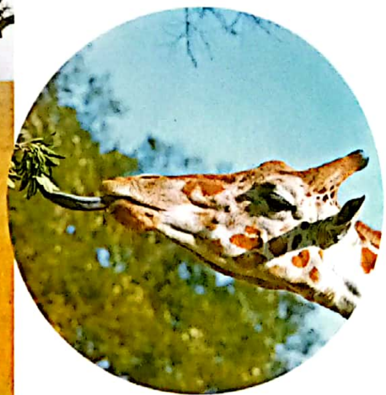
جواب: لمبی گردن اور لمبی ٹانگوں کے باعث زرافہ تمام جانوروں سے لمبا ہے-یہ کھلی چراگاہوں میں رہتا ہے-اپنے نہایت اونچے قد کی وجہ سے یہ اپنے دشمن کو بہت دور سے دیکھ لیتا ہے اور اپنی لمبی ٹانگوں کی مدد سے تیز رفتاری کے ساتھ بھاگ جاتا ہے-



زرافوں کے غول کے ساتھ زیبروں کے غول بھی اکثر پائے جاتے ہیں-
اس کی وجہ یہ ہے کہ زرافے اپنے دشمن کو بہت جلدی دیکھ لیتے ہیں چنانچہ
اس طرح ان کے چوکنے ہونے سے زیبرا بھی خبردار ہو جاتے ہیں-

جواب: ❷ اپنی لمبی گردن کی وجہ سے زرافہ اونچے درختوں کے پتے بھی کھا سکتا ہے۔ یہ اپنی لمبی زبان سے پتوں کو پکڑ کر توڑ لیتا ہے اور پھر انہیں کھا جاتا ہے۔

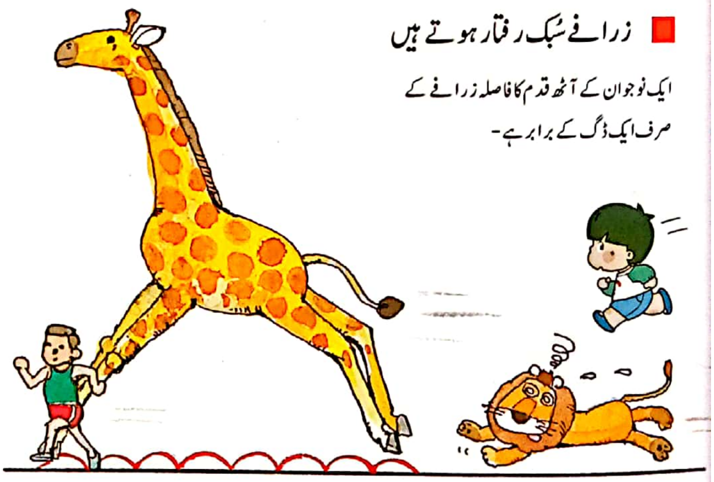




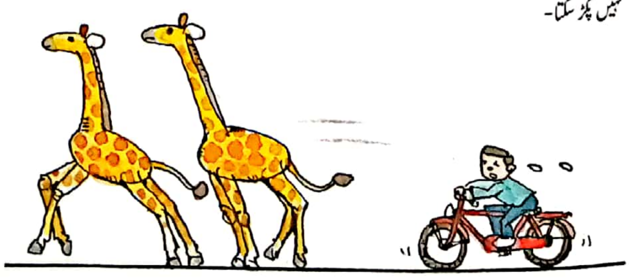
▲ اس کی زبان اونچے پتوں تک پہنچ جاتی ہے۔

■ زرافے سبک رفتار ہوتے ہیں

ایک نوجوان کے آٹھ قدم کا فاصلہ زرافے کے صرف ایک ڈگ کے برابر ہے۔



زرافہ جب کسی شیر سے جان بچا کر بھاگ رہا ہو تو اس کی رفتار اتنی تیز ہوتی ہے کہ ایک جوان انسان انتہائی تیز سائیکل چلا کر بھی اسے نہیں پکڑ سکتا۔



■ پانی پینا ایک مسئلہ ہے

لمبی ٹانگوں اور لمبی گردن کی وجہ سے زرافے کو پانی پینے میں بہت مشکل پیش آتی ہے۔





● والدین اور اساتذہ کے لیے

جوان زرافے 18 فٹ (5.5 میٹر) تک بلند ہو سکتے ہیں۔ جب وہ کسی دشمن سے بچنے کے لیے بھاگ رہے ہوں تو انتہائی لمبے ڈگ بھرتے ہیں۔ وہ تیس میل (45 کلو میٹر) فی گھنٹے کی رفتار سے بہت طویل فاصلے تک بھاگ سکتے ہیں۔ زرافے شاذ و نادر ہی شیر کا نوالہ بنتے ہیں۔ ان کے بارے میں یہ کہا جاتا ہے کہ وہ اپنی ٹانگوں اور کھروں سے شیر پر حملہ کر دیتے ہیں اور شیر کے جبڑوں کو توڑ دینے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

یہ سینگ کس کے ہیں؟



گینڈے کے سینگ

کچھ گینڈوں کا ایک جبکہ کچھ کے دو سینگ ہوتے ہیں-افریقہ کے دو سینگوں والے بعض گینڈے بہت بد مزاج ہوتے ہیں-وہ کسی بھی چیز پر حملہ آور ہو کر اسے ہوا میں اچھالنے کی کوشش کرتے ہیں-





جنگلی بھینسے کے سینگ

یہ جانور زیادہ وقت پانی میں گزارنا پسند کرتے ہیں تاکہ اپنے آپ کو ٹھنڈا رکھ سکیں۔





پہاڑی بکری کے سینگ

یہ چٹانوں اور اونچے پہاڑوں کی گگروں پر رہنا پسند کرتی ہے-





ہرن کے سینگ

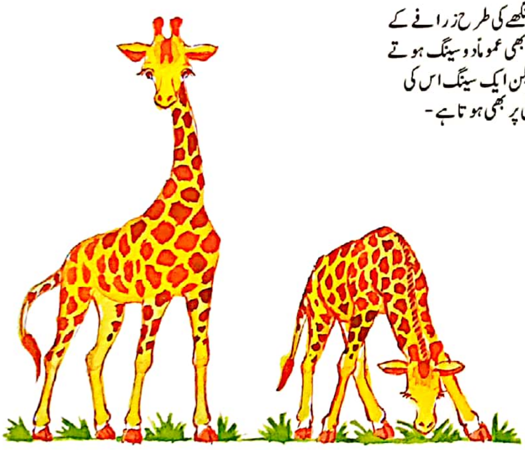
کئی شاخوں والے سینگ کے ہرن کو بارہ سنگھا بھی کہا جاتا ہے- یہ سینگ صرف نر ہرن کے ہوتے ہیں- ایسے کچھ ہرن شمالی امریکہ میں پائے جاتے ہیں- یہ پتے اور دلدلی گھاس کھاتے ہیں-

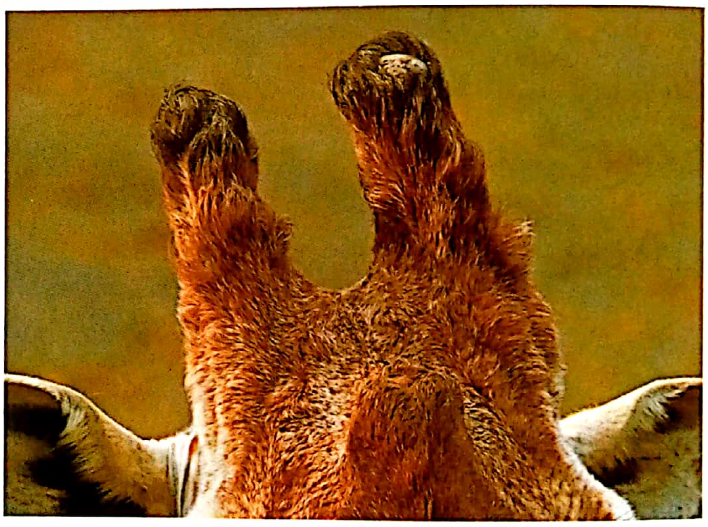




زرافے کے سینگ

بارہ سنگھے کی طرح زرافے کے سر پر بھی عموماً دو سینگ ہوتے ہیں لیکن ایک سینگ اس کی پیشانی پر بھی ہوتا ہے-





بڑے سینگوں والی بھیڑ

اس بھیڑ کا نام اس کی سینگوں کے حوالے سے رکھا گیا ہے- اس بھیڑ کے سینگ اس کی عمر کے ساتھ بڑے ہو جاتے ہیں- بڑے سینگوں والی یہ بھیڑ بہت بوڑھی ہے-





والدین اور اساتذہ کے لیے

اصلی سینگ ہڈی کے بنے ہوتے ہیں جس پر پروٹین کے مادے کی ایک سخت تہہ چڑھی ہوتی ہے- یہ سینگ ساری زندگی جانور کے سر سے نہیں جھڑتے- بھینسوں، بکریوں اور بھیڑوں کے سینگ اصلی ہوتے ہیں- ہرن کے خاندان کے جانور مثلاً بارہ سنگھے کے سینگ ہر سال جھڑنے کے بعد دوبارہ نکل آتے ہیں- جب یہ سینگ نئے نئے ہوتے ہیں تو ان کی ہڈی پر کھال کی طرح کا نرم اور ملائم مخملی مادہ چڑھا ہوتا ہے- گینڈے کے سینگ اس اعتبار سے مختلف ہوتے ہیں کہ وہ بالوں کے گچھے سے بنتے ہیں-

کینگرو کے بچّے تھیلی میں کیوں رہتے ہیں؟

جواب: کینگرو کے بچے پیدا ہوتے ہی رینگ کر اپنی ماں کے پیٹ سے جڑی ہوئی تھیلی میں چلے جاتے ہیں۔ماں کے پستان تھیلی کے اندر ہوتے ہیں جہاں رہ کر وہ دودھ پیتے اور بڑے ہوتے ہیں۔جب کینگرو کا بچہ ذرا بڑا ہو جاتا ہے تو وہ تھیلی سے باہر نکل آتا ہے۔لیکن اگر اسے کوئی خطرہ محسوس ہو تو وہ دوبارہ بھاگ کر تھیلی میں گھس جاتا ہے جہاں وہ اپنے آپ کو محفوظ اور گرم محسوس کرتا ہے۔





▲ **چھوٹی سی دودھ دانی**
کینگرو کا بچہ پیدا ہوتے ہی تھیلی میں اپنی ماں کے پستان سے دودھ پینے لگتا ہے۔



▲ ماں کا دودھ پی کر کینگرو کا بچہ بڑا ہوتا ہے۔



◄ چند مہینوں کے بعد کینگرو کا بچہ تھیلی سے باہر جھانکنے لگتا ہے۔اور پھر جب اس کی ماں آگے کی طرف جھکتی ہے تو وہ بھی گھاس کترنے لگتا ہے۔

تھیلی والے دوسرے جانور



▲ **خرسک** : آسٹریلیا کے جنگلوں میں رہنے والے خرسک -ماں اور بچہ-

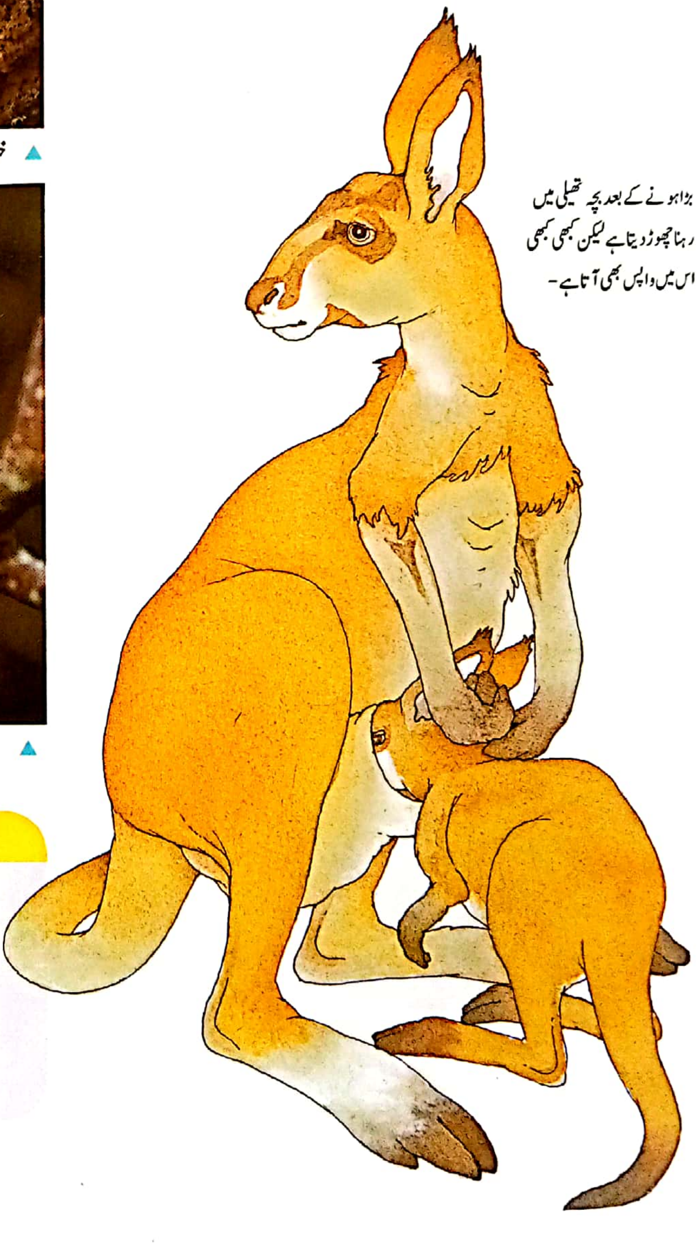


▲ **موش کیس دار**: یہ اپنی تھیلی میں پچیس بچوں کو رکھ سکتی ہے-

• والدین اور اساتذہ کے لیے

تھیلی والے تمام جانوروں کی طرح کینگرو کے بچے بھی وقت سے پہلے پیدا ہوتے ہیں اور اپنی ماں کی تھیلی میں جا کر بڑے ہوتے ہیں- پیدائش کے وقت کینگرو کی لمبائی صرف 0.8 انچ ہوتی ہے- یہ چھوٹا سا بچہ ماں کی تھیلی میں پہنچ کر خود کو پستان سے جوڑ لیتا ہے- اس طرح وہ آئندہ چند مہینوں کے دوران محفوظ اور گرم ماحول میں پروان چڑھتا ہے- مادہ خرسک اور مادہ کینگرو ایک وقت میں صرف ایک بچے کو تھیلی میں پروان چڑھا سکتی ہیں- جبکہ موش کیس دار بیک وقت 25 بچوں کو جنم دے سکتی ہے- جب ایک خرسک اپنی ماں کی تھیلی کو چھوڑ دیتا ہے تو وہ اس کی پشت پر ایک سے دو سال تک چمٹا رہتا ہے-





بڑا ہونے کے بعد بچہ تھیلی میں رہنا چھوڑ دیتا ہے لیکن کبھی کبھی اس میں واپس بھی آتا ہے-

پانڈے کیا کھانا پسند کرتے ہیں؟

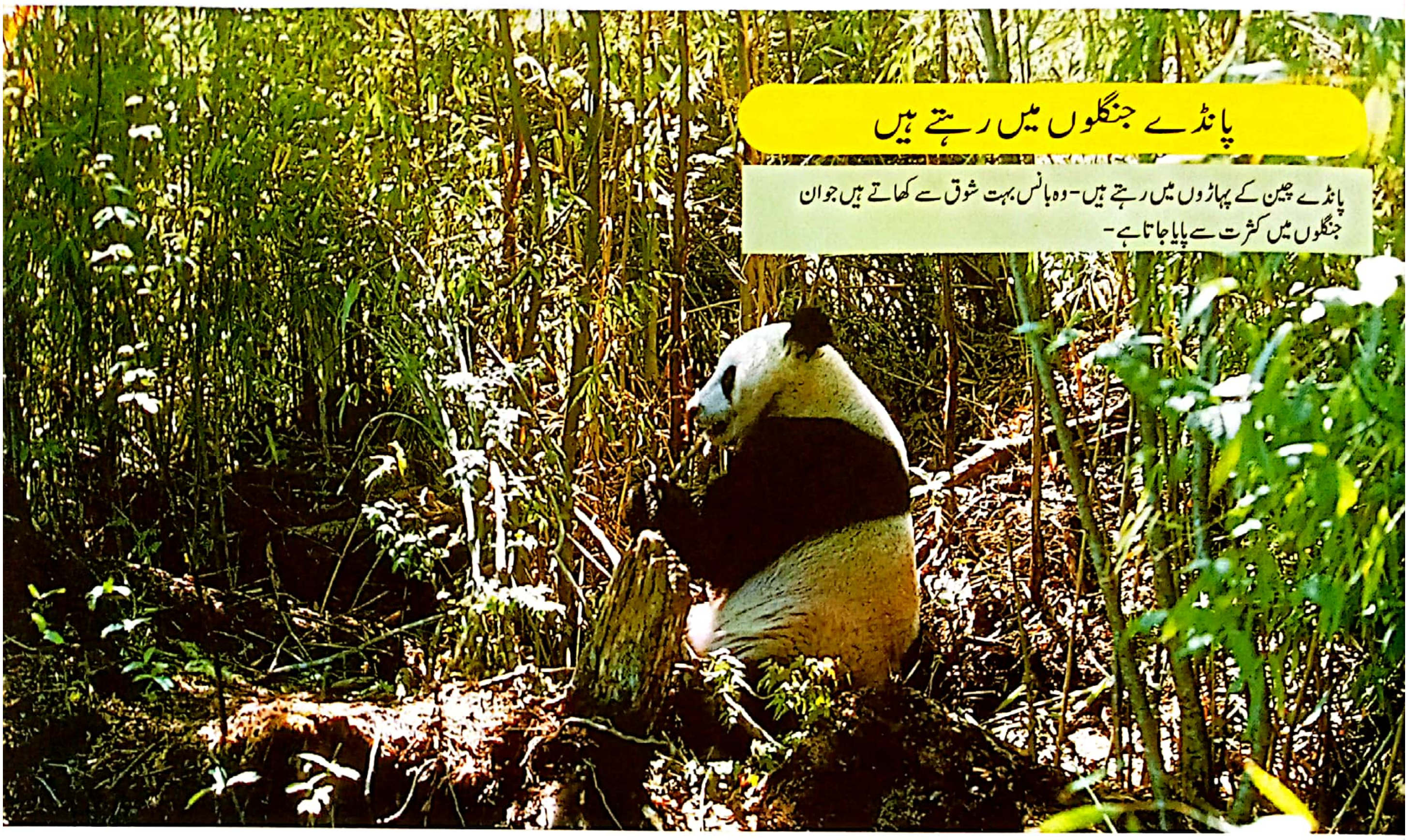


▲ پانڈے بانس کی ان ٹہنیوں کو بڑے شوق سے کھاتے ہیں۔

جواب: پانڈے بانس کے پودے اور تنے کھانا پسند کرتے ہیں۔ موسم بہار میں بانس میں نکلنے والی نئی ٹہنیاں انہیں بہت مرغوب ہوتی ہیں۔ پانڈے بانس اتنا زیادہ کھاتے ہیں کہ قدرت نے انہیں بانس کو پکڑ کر چبانے کے لیے خاص قسم کے پنجے عطا کیے ہیں۔ بعض اوقات پانڈے چھوٹے جانوروں کو بھی کھا لیتے ہیں۔



Scanned with CamScanner



پانڈے جنگلوں میں رہتے ہیں

پانڈے چین کے پہاڑوں میں رہتے ہیں- وہ بانس بہت شوق سے کھاتے ہیں جو ان جنگلوں میں کثرت سے پایا جاتا ہے-



پانڈے بانس کے پتے، ڈنٹھل اور ٹہنیاں کھاتے ہیں-



پانڈے درختوں پر چڑھنے میں بڑے ماہر ہوتے ہیں-



پانڈے تنہا رہنے کو ترجیح دیتے ہیں- سوائے اس مختصر وقت کے جو وہ اپنے نر یا مادہ کے ساتھ گزارتے ہیں-

وہ اپنا پچھلا حصہ درختوں سے رگڑ کر اپنی باس چھوڑتے ہیں- اس طرح وہ دوسرے پانڈوں کو بتاتے ہیں کہ یہ علاقہ ان کا ہے-



والدین اور اساتذہ کے لیے

چین کے پہاڑی علاقے کے جنگلوں میں ایک ہزار سے بھی کم پانڈے رہتے ہیں- ان کا قدرتی ماحول، جس میں بانس شامل ہے جسے وہ کھانا پسند کرتے ہیں، بڑی حد تک تباہ ہو چکا ہے- پانڈوں کا نظام ہضم چونکہ گوشت خوروں جیسا ہوتا ہے لہذا ان کے لیے بانس کی لکڑی کو ہضم کرنا اور اس سے غذائیت حاصل کرنا مشکل ہوتا ہے- اسی لیے پانڈے دن کے چودہ گھنٹے ڈھیر سا کھانا کھانے میں گزارتے ہیں-

بکریاں کاغذ کیوں کھاتی ہیں؟

جواب: بکریاں گھاس اور درختوں کے پتے کھاتی ہیں- کاغذ لکڑی سے بنتا ہے لہذا جب بکریاں کاغذ کو سونگھتی ہیں تو انہیں محسوس ہوتا ہے کہ یہ کھانے کی کوئی چیز ہے- کاغذ اگر چھپا ہوا ہو تو اس میں سیاہی اور دوسرے کیمیائی اجزا جذب ہوتے ہیں- اسی لیے بکری اگر ایسے کاغذ زیادہ مقدار میں کھالے تو اس کے پیٹ میں درد ہو سکتا ہے-





بکریوں کی کچھ اقسام



بکریاں چڑھنا پسند کرتی ہیں۔ وہ اکثر پہاڑیوں کی چوٹیوں پر نظر آتی ہیں۔



تمام بکریاں پودے کھاتی ہیں لیکن وہ کبھی کبھی دوسری چیزیں بھی کھالیتی ہیں جن میں کوڑا کرکٹ بھی شامل ہوتا ہے۔



▲ **جنگلی پہاڑی بکریاں:** یہ ریوڑ کی شکل میں ڈھلوان والے چٹانی علاقوں میں رہتی ہیں۔ پالتو بکریوں کا تعلق بھی غالبًا اسی قسم کی بکریوں سے ہے جنہیں انسانوں نے ہزاروں سال پہلے اپنی ضرورت کے مطابق سدھالیا تھا۔



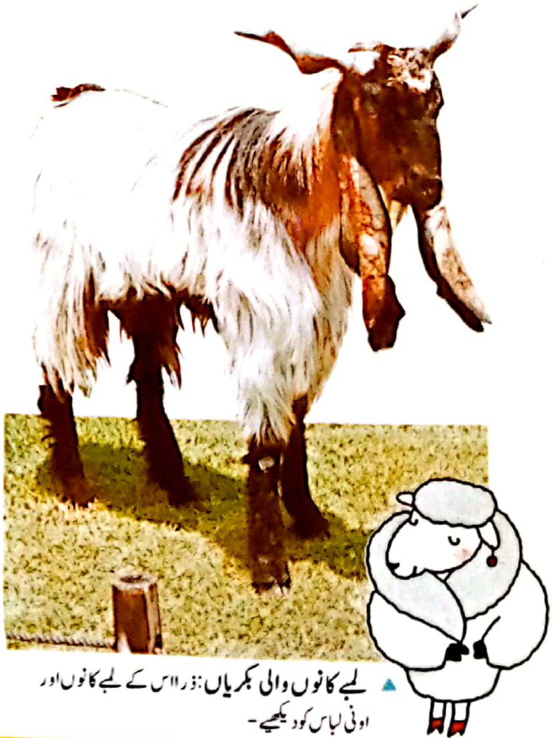
▲ **بونی بکریاں:** یہ قد میں چھوٹی ہوتی ہیں اور دودھ دیتی ہیں۔ یہ درختوں پر بھی چڑھ جاتی ہیں۔



◄ **دودھ دینے والی بکریاں:** ان کا دودھ خاص طور پر شیریں اور غذائیت بخش ہوتا ہے۔



◄ **الپائن بکریاں:** ان کے دودھ سے بہت عمدہ پنیر بنتا ہے۔



▲ **لمبے کانوں والی بکریاں:** ذرا اس کے لمبے کانوں اور اونی لباس کو دیکھیے۔

• والدین اور اساتذہ کے لیے

اگر بکریاں کاغذ کھاتی ہیں تو یہ کوئی عجیب بات نہیں ہے کیونکہ کاغذ کا گودا درختوں کے ریشے سے بنتا ہے۔ ان کا طاقتور نظامِ ہضم اسے ہضم کر لینے کے قابل ہوتا ہے۔ اکثر اوقات وہ دوسری قسم کا کوڑا کرکٹ بھی کھالیتی ہیں جس میں پھٹے پرانے کپڑے اور پلاسٹک شامل ہے۔

چوہے سخت چیزیں کیوں کُترتے ہیں؟

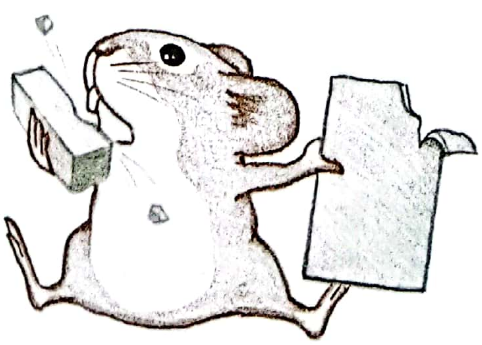


جواب: چوہے کے سامنے والے دانت بڑھنے سے کبھی نہیں رکتے۔ وہ سخت چیزوں کو کترتا ہے تاکہ اس کے دانت گھستے رہیں۔ چوہا اگر ایسا نہ کرے تو اس کے دانت بڑھ کر اتنے لمبے ہو جائیں گے کہ اس کے لیے اپنا منہ بند کرنا ممکن نہیں رہے گا۔

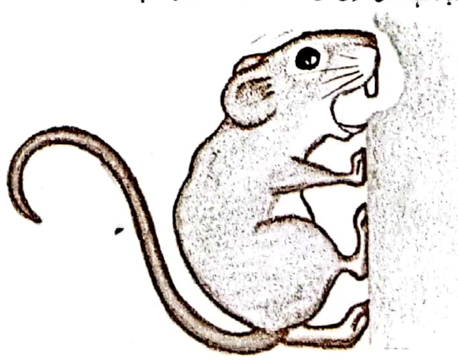


چوہے کے دانت اتنے مضبوط ہوتے ہیں کہ وہ کنکریٹ اور دھات سے بنی ہوئی چیزوں کو بھی کتر لیتا ہے۔

چوہا جب کسی چیز کو کتر رہا ہو تو اس کا اوپر والا دانت اس چیز کے اندر چلا جاتا ہے جسے وہ نیچے کی طرف زور سے دباتا ہے۔ اسی وقت وہ اپنا نچلا دانت اوپر کی طرف دباتا ہے۔ اس طرح اس کا دانت تھوڑا سا گھس جاتا ہے۔



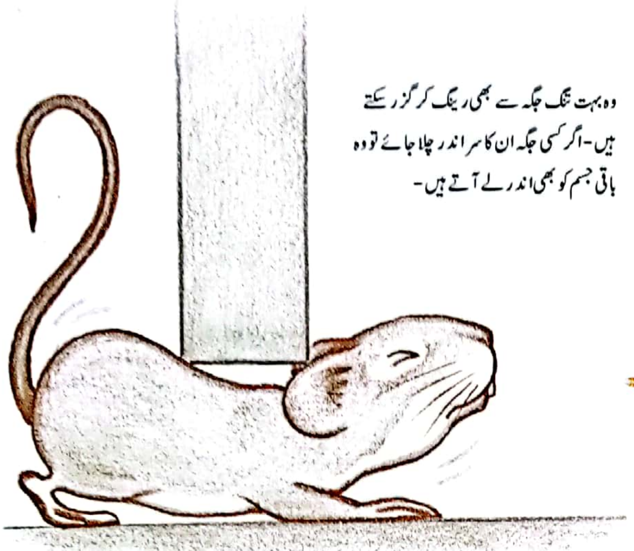


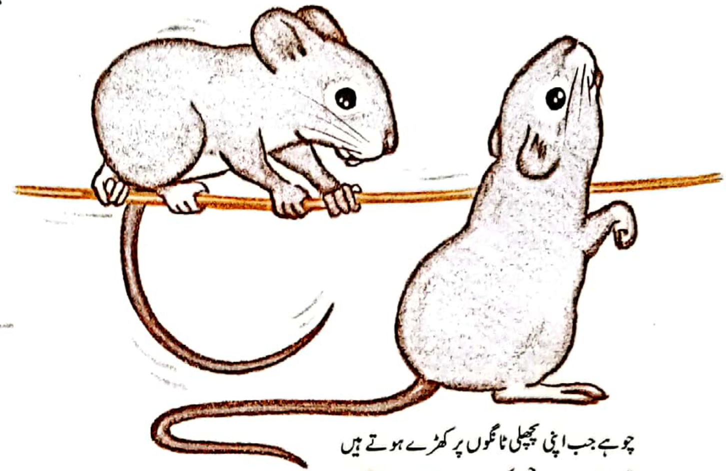


ایک چوہے کا جسم

اپنی لمبی دم کے ذریعے توازن برقرار رکھ کے چوہا رسی پر بھی چل سکتا ہے-

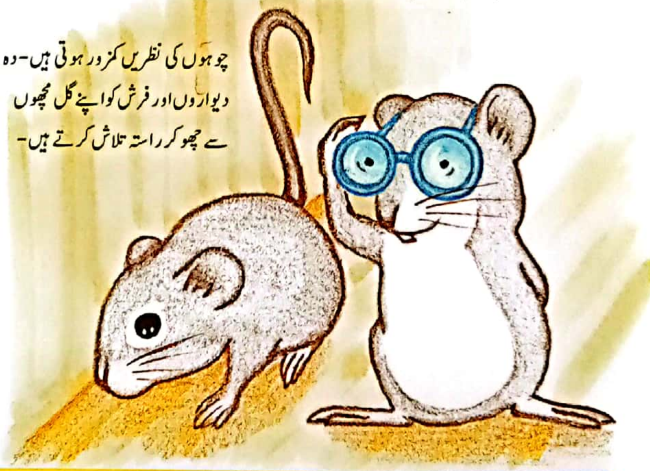
وہ بہت تنگ جگہ سے بھی رینگ کر گزر سکتے ہیں-اگر کسی جگہ ان کا سر اندر چلا جائے تو وہ باقی جسم کو بھی اندر لے آتے ہیں-



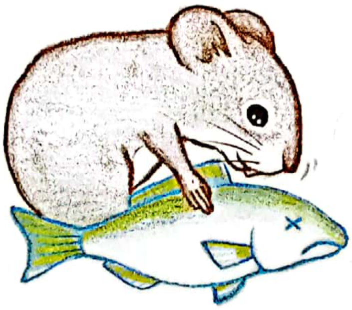


چوہے جب اپنی پچھلی ٹانگوں پر کھڑے ہوتے ہیں تو وہ اپنی دم سے جسم کو سہارا دیتے ہیں-

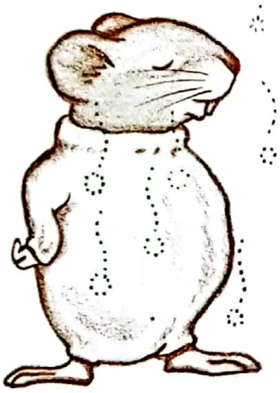
چوہوں کی نظریں کمزور ہوتی ہیں-وہ دیواروں اور فرش کو اپنے گل مچھوں سے چھو کر راستہ تلاش کرتے ہیں-



چوہے سڑا ہوا کھانا کھانے کے باوجود بیمار نہیں پڑتے-



سردی انہیں پریشان نہیں کرتی-



بڑے دانتوں والے دوسرے جانور

خرگوش



گلہری



گلہری کے بڑے دانت اخروٹ جیسی سخت چیزوں کو بھی کتر لیتے ہیں-خرگوش کے بڑے دانت گھاس کو کترتے ہیں-

والدین اور اساتذہ کے لیے

چوہے کے دانت بہت سخت اور تیز ہوتے ہیں-وہ ان دانتوں سے کنکریٹ کو کتر لیتا ہے اور المونیم کے بنے ہوئے ڈبوں میں سوراخ کر لیتا ہے-جنگلوں میں انہیں زندہ رہنے کے لیے بہت زیادہ خوراک کھانی پڑتی ہے لہذا ہر وقت وہ کوئی نہ کوئی چیز چباتے رہتے ہیں-جب وہ گھروں میں رہتے ہیں تو اپنے دانتوں کو لمبا ہونے سے روکنے کے لیے سخت چیزوں کو کترتے رہتے ہیں-چوہے اور گلہری دونوں، جانوروں کے جس خاندان سے تعلق رکھتے ہیں اسے جوندوں کا خاندان کہا جاتا ہے-اس خاندان کے تمام جانور کترتے ہیں کیونکہ ان کے دانت مسلسل بڑھتے رہتے ہیں-

چھچھوندر زمین کے اندر کیوں رہتی ہے؟

جواب: چھچھوندریں کینچوے، جھینگر اور کچی زمین میں رہنے والے دوسرے کیڑے مکوڑوں کے بچوں کو کھا کر زندہ رہتی ہیں۔ زمین کے اندر رہنے سے انہیں اپنی پسند کی تمام چیزیں بآسانی مل جاتی ہیں۔
چھچھوندریں قدیم زمانے سے زمین کے اندر رہتی چلی آئی ہیں، اس لیے ان کا جسم ان حالات میں رہنے کے لیے مکمل طور پر موزوں ہو چکا ہے۔ چھچھوندریں زمین کے اندر محفوظ رہتی ہیں کیونکہ ان کے بہت کم فطری دشمن زیر زمین رہتے ہیں۔



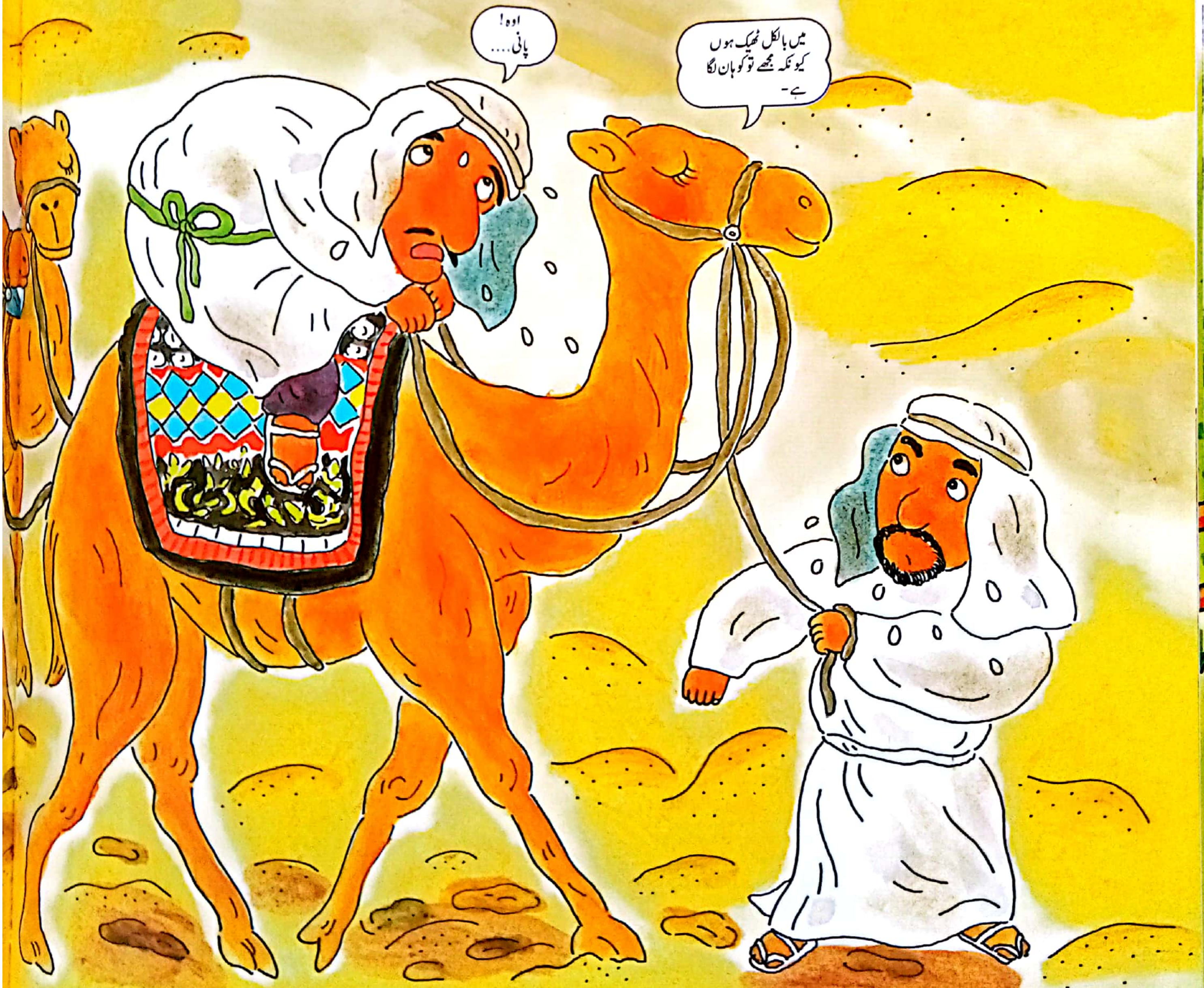


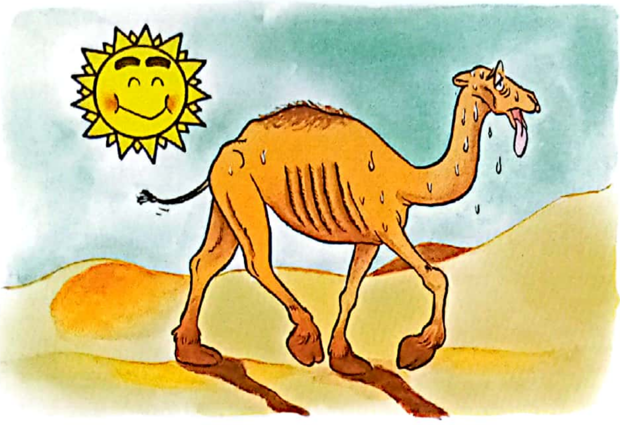
• والدین اور اساتذہ کے لیے

چھچھوندریں زمین کے اندر رہتی ہیں۔ عام خیال یہ ہے کہ اگر انہیں زیادہ عرصے تک سورج کی روشنی میں رکھا جائے تو وہ زندہ نہیں رہ سکتیں۔ لیکن یہ بات سچ نہیں ہے۔ انہیں اگر پکڑ لیا جائے اور تین گھنٹے سے زیادہ وقت تک خوراک نہ دی جائے تو وہ مر جاتی ہیں۔ شاید اسی وجہ سے یہ بات بھی فرض کر لی گئی ہے کہ انہیں اگر بہت زیادہ دیر تک روشنی میں رکھا جائے تو وہ مر جاتی ہیں۔ البتہ انہیں اگر کھلی فضا میں لمبے عرصے کے لیے چھوڑ دیا جائے تو وہ صدمے سے مر سکتی ہیں۔ ان کے جسم کے زیادہ حصے کا اگر مسلسل رابطہ زمین سے نہ رہے تو بھی یہ ہلاک ہو سکتی ہیں۔

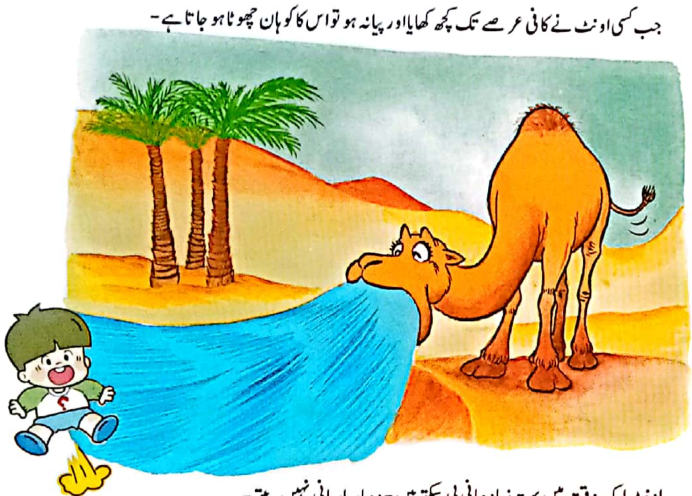
اُونٹوں کے کوہان کیوں ہوتے ہیں؟

جواب: اونٹ ریگستانوں میں رہتے ہیں جہاں پانی اور خوراک بہت مشکل سے ملتی ہے۔ لیکن ان کے کوہان میں چربی کا وافر ذخیرہ ہوتا ہے، جو ان کو ریگستان کے لمبے سفر کے دوران غذائیت فراہم کرتا رہتا ہے، یہاں تک کہ وہ ریگستان عبور کر کے کسی نخلستان تک نہ پہنچ جائیں۔

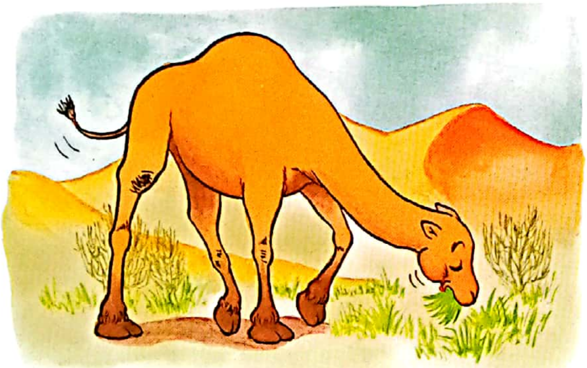




جب کسی اونٹ نے کافی عرصے تک کچھ کھایا اور پیا نہ ہو تو اس کا کوہان چھوٹا ہو جاتا ہے۔



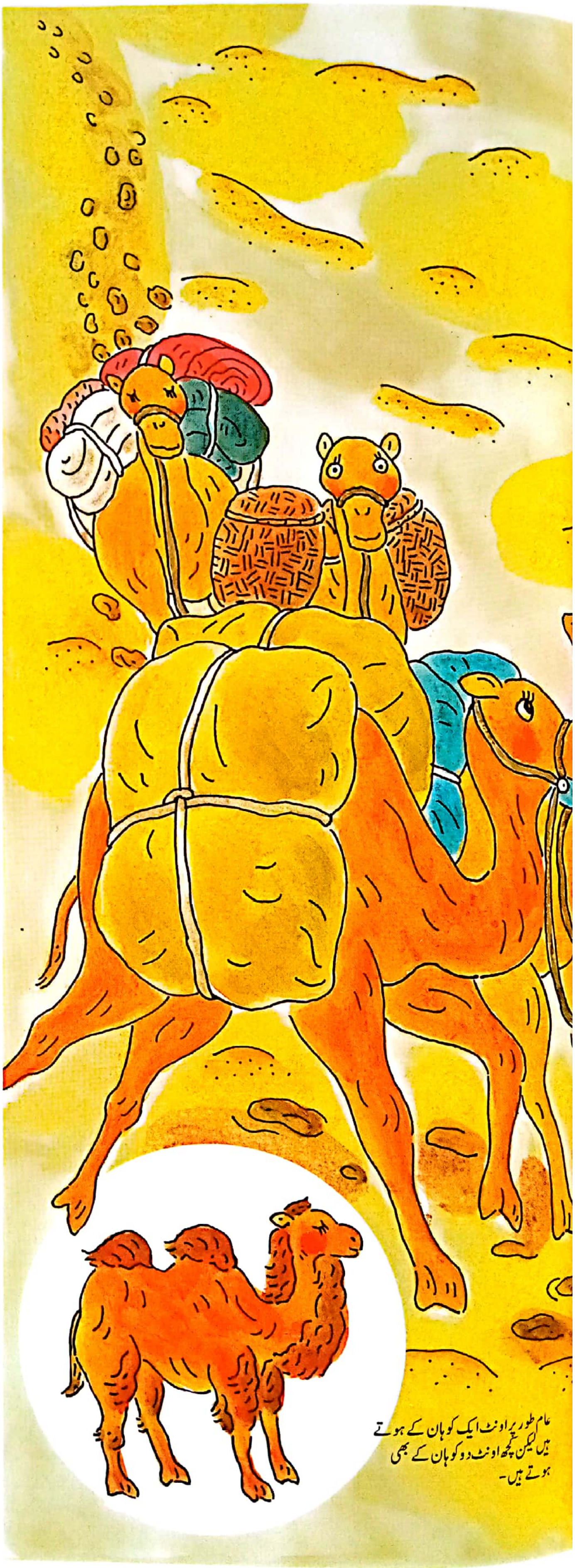
اونٹ ایک وقت میں بہت زیادہ پانی پی سکتے ہیں۔ وہ بار بار پانی نہیں پیتے۔



اونٹوں کو اگر گھاس کھانے کو مل جائے تو انہیں پانی پینے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ جب انہیں کھانے کے لیے خوب مل جاتا ہے تو ان کا کوہان دوبارہ اپنے اصلی سائز جتنا ہو جاتا ہے۔

• والدین اور اساتذہ کے لیے

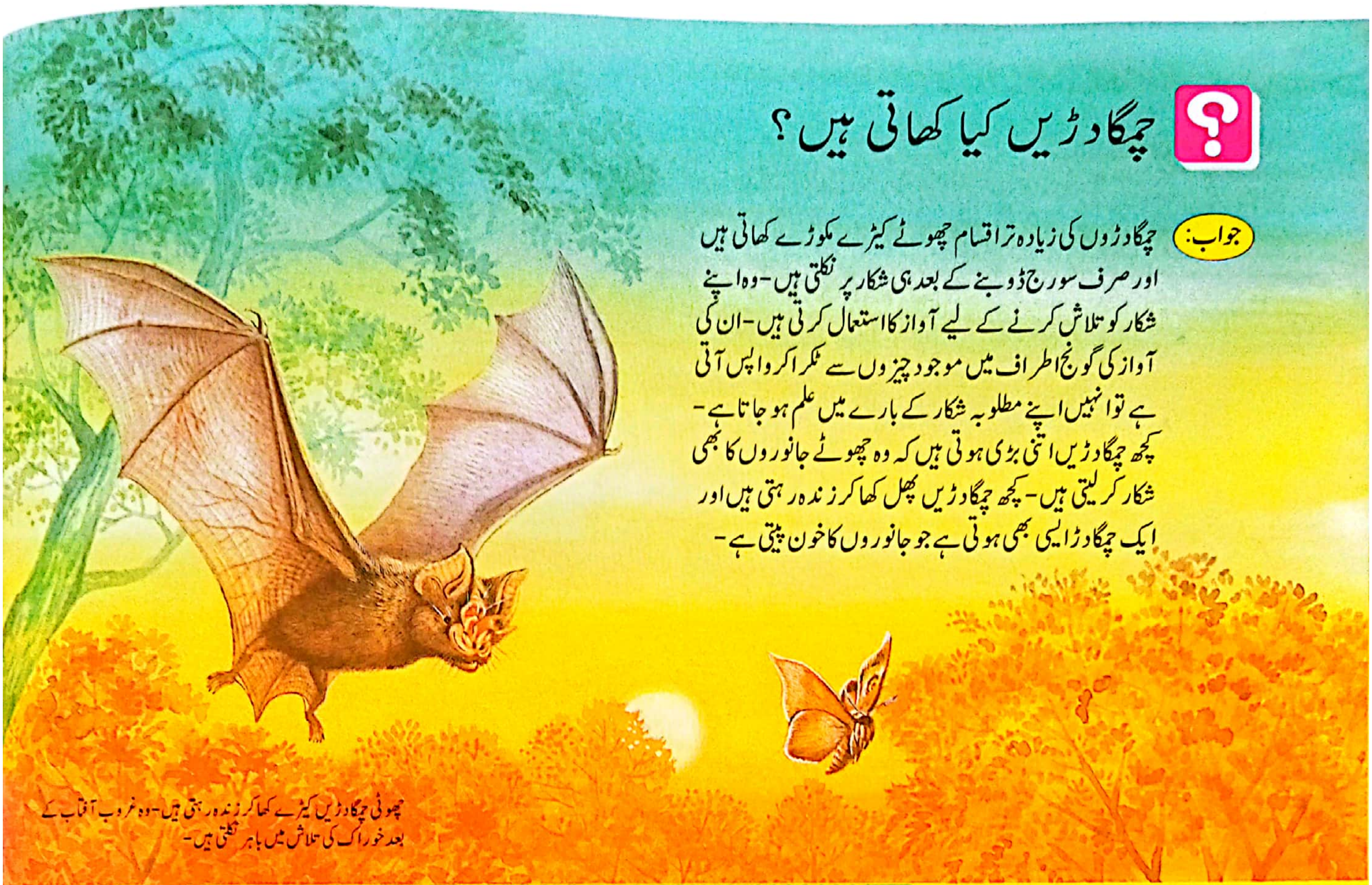
ہندوستان، مشرق وسطیٰ اور شمالی افریقہ کے اونٹ کا صرف ایک کوہان ہوتا ہے جبکہ وسط ایشیا کے بلخی اونٹ کے دو کوہان ہوتے ہیں۔ دونوں طرح کے یہ اونٹ ریگستانوں میں طویل عرصے تک بغیر خوراک یا پانی کے سفر کر سکتے ہیں۔ اس دوران وہ اپنے کوہان میں موجود چربی سے غذائیت حاصل کرتے ہیں اور ریگستانی پودوں کو کھا کر گزارا کرتے ہیں۔ اونٹ کو جب کسی نخلستان میں پانی ملتا ہے تو وہ صرف دس منٹ میں 25 گیلن (114 لیٹر) پانی آسانی پی لیتا ہے۔



عام طور پر اونٹ ایک کوہان کے ہوتے ہیں لیکن کچھ اونٹ دو کوہان کے بھی ہوتے ہیں۔

چمگادڑیں کیا کھاتی ہیں؟

جواب: چمگادڑوں کی زیادہ تر اقسام چھوٹے کیڑے مکوڑے کھاتی ہیں اور صرف سورج ڈوبنے کے بعد ہی شکار پر نکلتی ہیں-وہ اپنے شکار کو تلاش کرنے کے لیے آواز کا استعمال کرتی ہیں-ان کی آواز کی گونج اطراف میں موجود چیزوں سے ٹکرا کر واپس آتی ہے تو انہیں اپنے مطلوبہ شکار کے بارے میں علم ہو جاتا ہے- کچھ چمگادڑیں اتنی بڑی ہوتی ہیں کہ وہ چھوٹے جانوروں کا بھی شکار کر لیتی ہیں-کچھ چمگادڑیں پھل کھا کر زندہ رہتی ہیں اور ایک چمگادڑ ایسی بھی ہوتی ہے جو جانوروں کا خون پیتی ہے-



چھوٹی چمگادڑیں کیڑے کھا کر زندہ رہتی ہیں-وہ غروب آفتاب کے بعد خوراک کی تلاش میں باہر نکلتی ہیں-



پھل کھانے والی چمگادڑیں: وہ چمگادڑیں جو زیادہ تر پھل، مغز اور گری کھاتی ہیں ان چمگادڑوں سے کافی بڑی ہوتی ہیں جو کیڑے مکوڑے کھاتی ہیں-

وہ دوسری چیزیں جو چمگادڑیں کھاتی ہیں

دنیا میں چمگادڑوں کی کئی اقسام پائی جاتی ہیں- ان میں سے کچھ یہ ہیں-

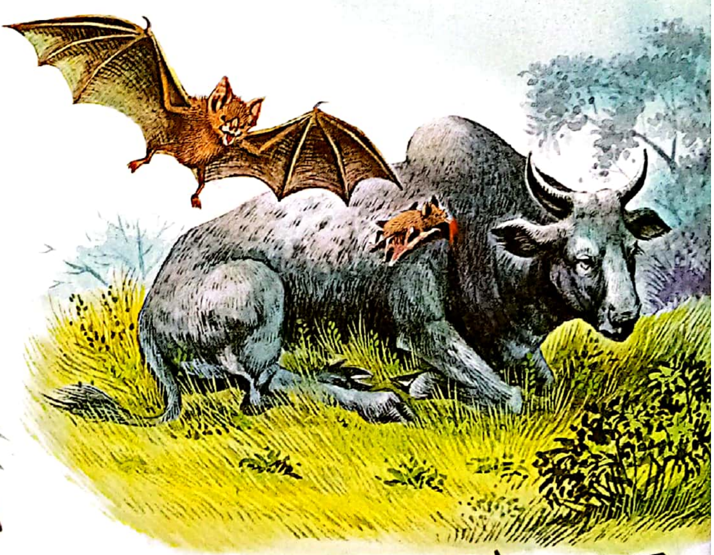
مچھلی کھانے والی چمگادڑیں: یہ میکسیکو اور برازیل میں رہتی ہیں اور رات کے وقت مچھلی کے شکار کے لیے نکلتی ہیں-



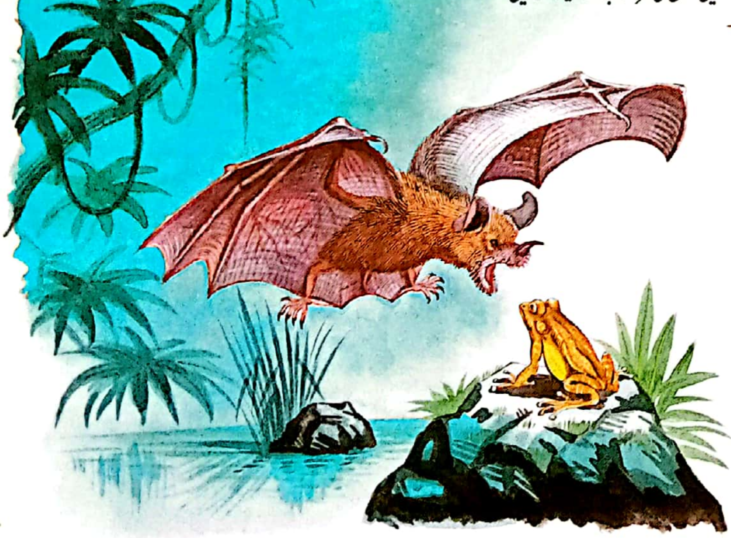
لمبی زبان والی چمگادڑیں: یہ چمگادڑیں زیادہ تر منطقہ حارہ کے علاقوں میں پائی جاتی ہیں- یہ اپنی لمبی زبانوں کو پھولوں کے زیرے اور رس حاصل کرنے کے لیے استعمال کرتی ہیں-



خون آشام چمگادڑیں: یہ چمگادڑیں جنوبی امریکہ میں رہتی ہیں- یہ زندہ جانوروں سے چمٹ کر ان کا خون چوستی ہیں-



مینڈک کھانے والی چمگادڑیں: یہ پاناما میں رہتی ہیں- ان کی مرغوب غذا مینڈک ہیں-





• والدین اور اساتذہ کے لیے

چمگادڑوں کی تقریباً 900 اقسام ہوتی ہیں جن کی نشوونما ان کی کھانے کی گوناگوں عادتوں کی وجہ سے کافی مختلف ہوئی ہے- زیادہ تر چمگادڑیں رات کو خوراک کی تلاش میں نکلتی ہیں وہ اندھیرے میں اپنی آواز کی بازگشت سے شکار کی نشاندہی کر لیتی ہیں- دن کے وقت زیادہ تر چمگادڑیں تاریک جگہوں پر الٹا لٹک کر آرام کرتی ہیں- پھل کھانے والی کچھ چمگادڑیں درختوں پر بسیرا کرتی ہیں-

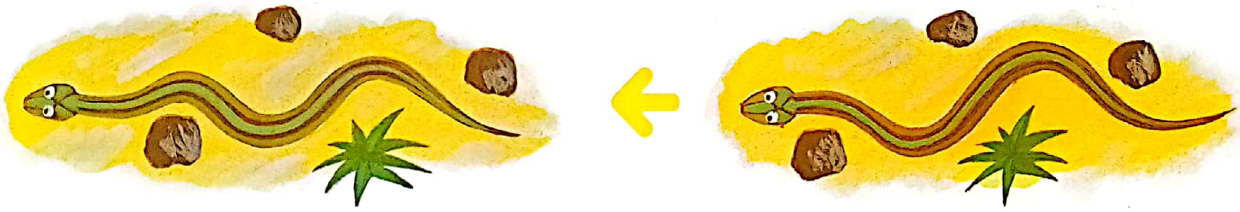
سانپ پیروں کے بغیر کیسے چلتے ہیں؟



جواب: سانپ اپنے جسم کی حرکت سے اپنے آپ کو آگے دھکیلتے ہیں اور زمین پر رینگتے ہوئے چلتے ہیں۔

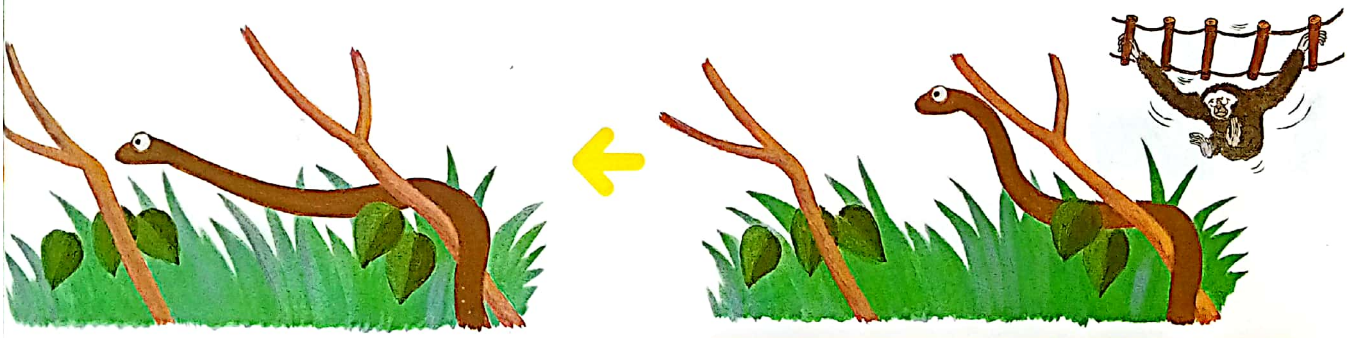
- **وہ سرکتے ہیں**

سانپ غیر یکساں انداز میں سرکتے ہوئے خود کو سیدھا آگے کی طرف دھکیلتے ہیں۔



- **وہ اوپر چڑھتے ہیں**

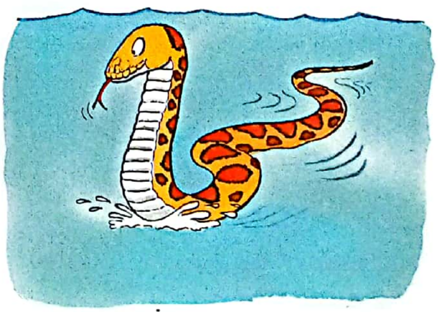
جو سانپ درختوں پر چڑھتے ہیں وہ ایک شاخ سے دوسری شاخ تک اپنے جسم کو اس طرح حرکت دیتے ہیں۔



سانپ تیر بھی سکتے ہیں

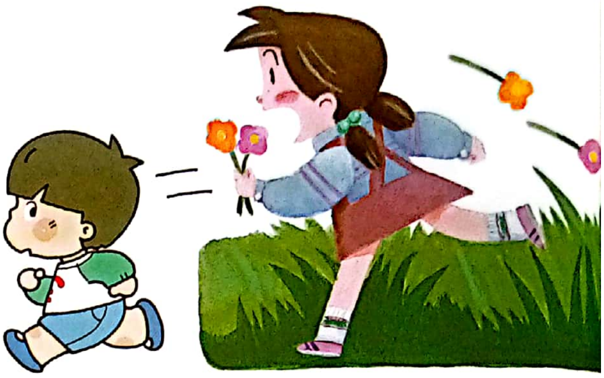
کچھ سانپ اچھے تیراک ہوتے ہیں وہ پانی میں اپنے جسم کو ادھر ادھر حرکت دے کر اسی طرح تیرتے ہیں جس طرح وہ زمین پر رینگتے ہیں۔





والدین اور اساتذہ کے لیے

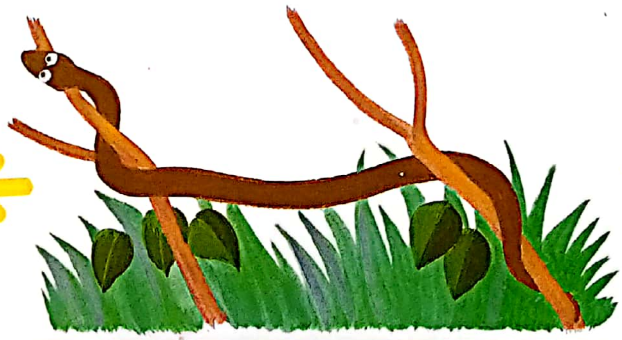
سانپوں میں ریڑھ کی ہڈی تو ہوتی ہے لیکن ان کے جسم میں کوئی ایسا عضو نہیں ہوتا جو انہیں حرکت کرنے میں مدد دے سکے۔ ان کے جسم بہت لچک دار، مضبوط اور پٹھے دار ہوتے ہیں جو مختلف طریقوں سے حرکت کر سکتے ہیں تاکہ سانپ آگے کی طرف بڑھ سکیں۔ زیادہ تر سانپ اپنے جسم میں بل پیدا کر کے خود کو آگے دھکیلتے ہیں۔ کچھ سانپ ایسے بھی ہوتے ہیں جو اپنے پیٹ کے نیچے پپڑیوں کو استعمال کر کے خود کو سیدھی سمت میں آگے حرکت دیتے ہیں۔ سانپ رینگنے والا جانور ہے اور اس کے بچے انڈوں سے نکلتے ہیں۔ وہ بڑے ہونے لگتے ہیں لیکن ان کی جلد کا حجم نہیں بڑھتا اور وہ بہت زیادہ تنگ ہو جاتی ہے۔ اس لیے سانپوں کو اپنی زندگی میں کئی مرتبہ کینچلی اتارنی پڑتی ہے۔











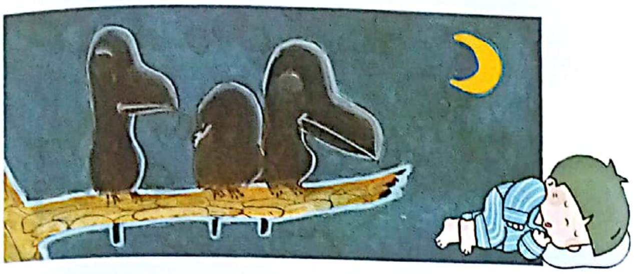
سانپ انڈوں سے پیدا ہوتے ہیں

▼ سانپ جب بڑا ہوتا ہے تو اس کے جسم کی جلد (کینچلی) تنگ ہو جاتی ہے اس لیے وہ اس کو اتار دیتا ہے۔





کیا پرندے رات کو دیکھ سکتے ہیں؟



جواب: زیادہ تر پرندے دن کے وقت خوراک کی تلاش میں مصروف رہتے ہیں- وہ رات کے وقت آرام کرتے ہیں- لیکن کچھ پرندے ایسے بھی ہیں جو اندھیرے میں اچھی طرح دیکھ سکتے ہیں-



رات کے وقت جنگلی پرندوں کا ایک غول درختوں پر بنے ہوئے اپنے گھونسلوں کی طرف واپس آ رہا ہے-



جو پرندے رات کو نہیں دیکھ سکتے وہ انسانوں کی طرح سورج ڈوبنے کے وقت اپنے گھروں کی طرف لوٹ آتے ہیں-

پرندے رات کو کیا کرتے ہیں؟



کچھ پرندے رات کو اچھی طرح دیکھ سکتے ہیں، اور ان میں سے زیادہ تر بڑے اچھے شکاری ہوتے ہیں- اس قسم کے پرندے دن کے وقت سوتے ہیں اور رات کو اپنے شکار کی تلاش میں باہر نکل آتے ہیں-



▲ اُلو بہت طاقتور شکاری ہے- وہ رات کو اپنے گھونسلے سے چوہے اور دوسرے شکار کی تلاش میں باہر نکلتا ہے-



▲ پشہ خور (ایک قسم کی ابابیل) رات کو اِدھر اُدھر اڑتی پھرتی ہیں اور اپنے بہت بڑے منہ سے کیڑوں کو پکڑتی ہیں-



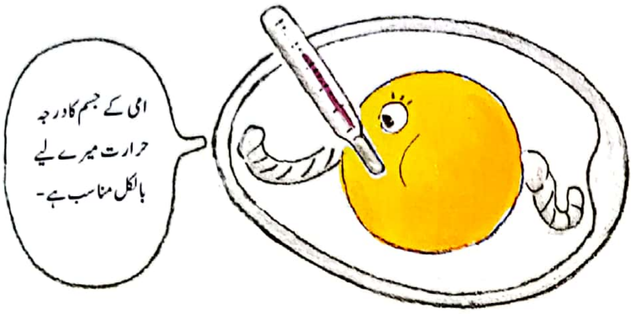
جب مرغابیاں ترک وطن کر کے لمبے سفر پر نکلتی ہیں تو رات کے وقت آسمان پر ستاروں کو دیکھ کر رہنمائی حاصل کرتی ہیں-

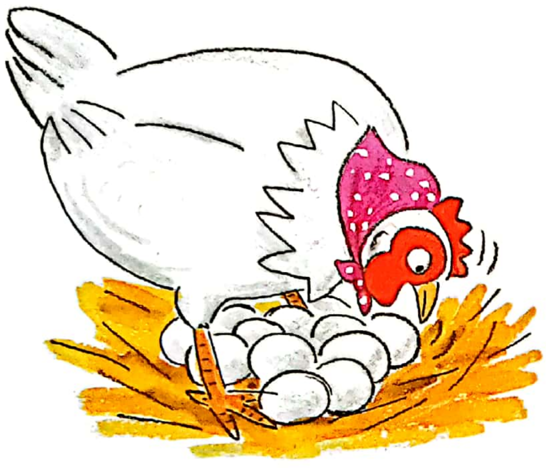
● والدین اور اساتذہ کے لیے

زیادہ تر پرندوں کے بارے میں یہ خیال کیا جاتا ہے کہ وہ شب کور ہوتے ہیں اور انہیں رات کو کچھ نظر نہیں آتا- لیکن بہت سے پرندے ایسے بھی ہیں جو رات کو دیکھ سکتے ہیں- وہ پرندے جو اندھیرے میں دیکھ سکتے ہیں ان کی آنکھ کا پہلا پردہ جس میں بصارت کی حس ہوتی ہے اس میں ایسی تیلیاں (Rods) زیادہ ہوتی ہیں جو مدھم روشنی کے لیے بہت حساس ہوتی ہیں- انسانوں کی آنکھ میں بھی بالکل ایسا ہی ہوتا ہے- کچھ پرندے مثلاً مرغابیاں اور بطخیں ترک وطن کے لیے سفر پر نکلتی ہیں تو وہ رات کو بھی اڑتی رہتی ہیں اور ستاروں سے اپنی سمت کا تعین کرتی ہیں-

مرغیاں اپنے انڈوں پر کیوں بیٹھتی ہیں؟

جواب: کچھ انڈوں کے اندر چوزے پرورش پاتے ہیں-انڈے دینے کے بعد مرغی انہیں سینے کے لیے ان پر بیٹھتی ہے- اس کے جسم کی حرارت سے چوزے انڈے کے اندر پرورش پاکر تقریباً اکیس دن بعد باہر نکلتے ہیں-

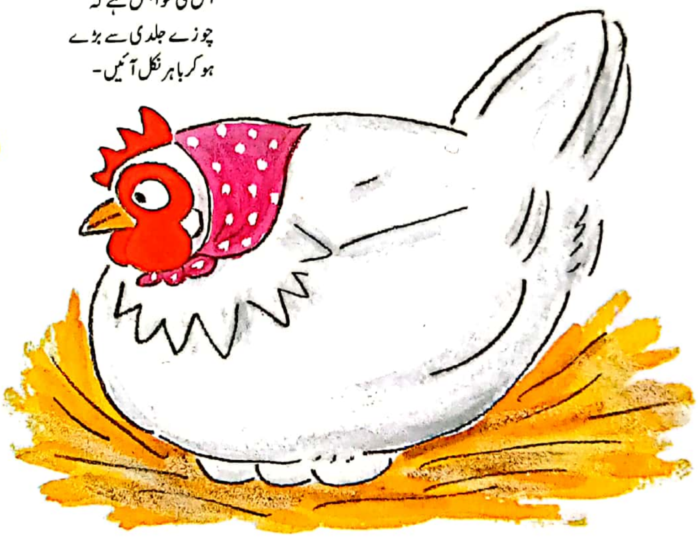




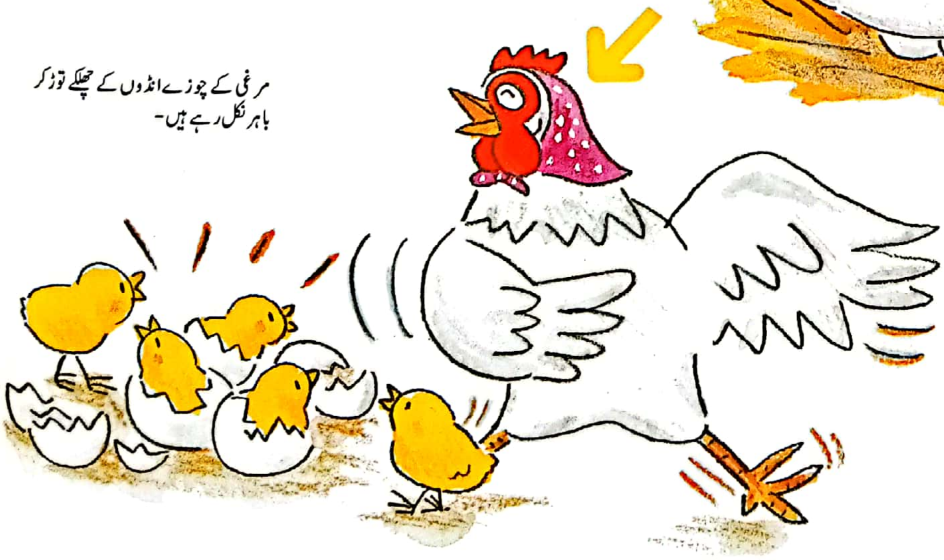
انڈوں پر بیٹھی ہوئی مرغی ہر وقت انڈوں کا معائنہ کرتی رہتی ہے-وہ انہیں اِدھر اُدھر حرکت دے کر ان کے درجہ حرارت کو یکساں رکھنے کی کوشش کرتی ہے-



اس کی خواہش ہے کہ چوزے جلدی سے بڑے ہو کر باہر نکل آئیں-



مرغی کے چوزے انڈوں کے چھلکے توڑ کر باہر نکل رہے ہیں-





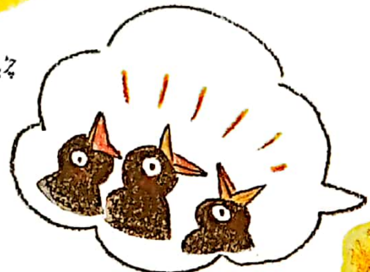
تمام پرندے بچے نکالنے کے لیے اپنے انڈوں کو سیتے ہیں

تمام پرندے انڈے دینے کے بعد انہیں سیتے ہیں تاکہ ان میں سے بچے نکل سکیں۔ اکثر یہ سارا کام مادہ خود کرتی ہے، بسا اوقات نر پرندہ بھی یہ کام کرتا ہے اور کبھی کبھی دونوں مل کر باری باری انڈوں کو سیتے ہیں۔

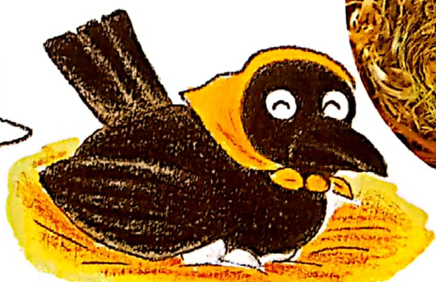


چڑیا اور چڑا انڈوں کو باری باری سیتے ہیں۔





کوے کے انڈے مادہ تنہا سیتی ہے۔

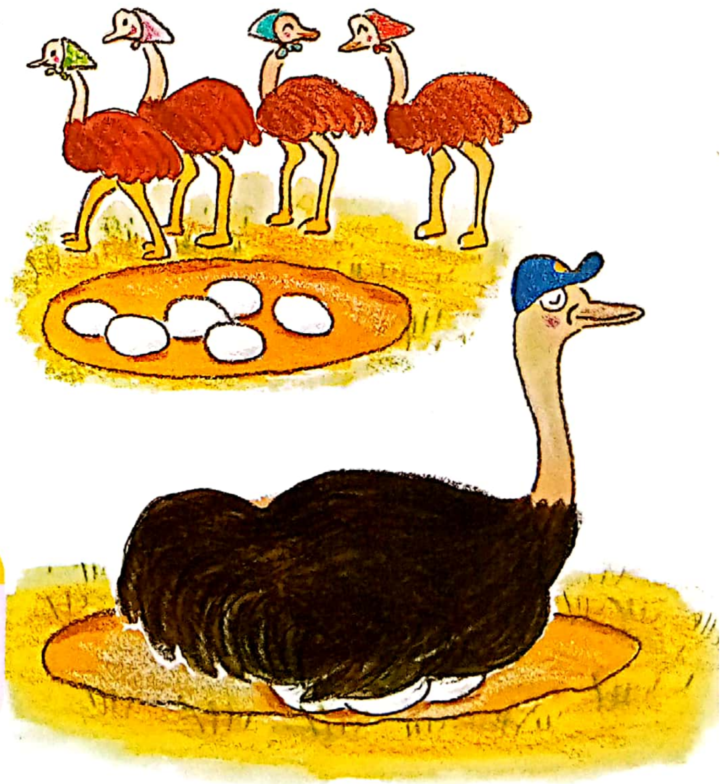


مادہ پینگوئین عام طور پر صرف ایک انڈا دیتی ہے۔ اپنے پاؤں سے اس انڈے کو وہ اوپر اٹھا کر اپنے پیٹ کے پروں میں رکھ لیتی ہے جس سے انڈے کو حرارت ملتی ہے۔



بہت سی مادہ شتر مرغ ایک جگہ انڈے دیتی ہیں جنہیں نر شتر مرغ سیتا ہے۔





• والدین اور اساتذہ کے لیے

دوکانوں پر فروخت ہونے والے انڈے بار آور نہیں ہوتے لہذا اگر انہیں حرارت پہنچائی جائے تو بھی ان سے چوزے نہیں نکلتے۔ بار آور انڈوں کو مصنوعی درجہ حرارت میں 21 دن تک رکھا جاتا ہے جس کے بعد ان میں سے چوزے نکلتے ہیں۔ اگر انکوبیٹر میں انڈوں کو ہوا، نمی اور تقریباً 100 ڈگری فارن ہائیٹ (38 ڈگری سینٹی گریڈ) میں رکھا جائے تو مادہ مرغی کے بغیر بھی ان انڈوں سے چوزے نکالے جاسکتے ہیں۔

مرغیاں مٹّی میں کیوں نہاتی ہیں؟



جواب: آپ کے ذہن میں یہی خیال آئے گا کہ مٹی میں نہانا گندی بات ہے لیکن دراصل یہ عمل مرغیوں کو صاف رکھنے میں مدد دیتا ہے۔ مرغی اپنے دونوں پنکھ پوری طرح پھیلا کر زمین پر لوٹتی ہے تاکہ مٹی اس کے پروں میں سے گزر جائے۔ اس طرح یہ ریت اور مٹی اسے کیڑے مکوڑوں سے نجات دلا دیتی ہے۔



دوسرے پرندے خود کو کیڑے مکوڑوں سے کیسے صاف رکھتے ہیں؟



تیتر مرغیوں کی طرح ریت کا غسل کرتے ہیں۔ جبکہ دیگر پرندے کھٹملوں اور گندگی سے نجات کے لیے پانی میں ڈبکیاں لگاتے ہیں۔



چڑیاں پانی سے بھی غسل کر لیتی ہیں اور ریت سے بھی۔

چیونٹیوں کے ذریعے صفائی

نیل کنٹھ چیونٹیوں کو کچل کر انہیں اپنے پروں میں رکھ لیتا ہے۔ ان چیونٹیوں کی بو اس کے جسم میں بس جاتی ہے۔ اس بو کی وجہ سے کیڑے اس سے دور رہتے ہیں۔

دھوئیں کے ذریعے کھٹملوں سے نجات

سمندری بگلا الاؤ تلاش کرتا ہے اور اوپر اٹھتے ہوئے دھوئیں میں سے گزرتا ہے۔ کھٹمل دھوئیں کا سامنا نہیں کر سکتے۔ وہ یا تو مر جاتے ہیں یا بگلے کو چھوڑ کر بھاگ جاتے ہیں۔

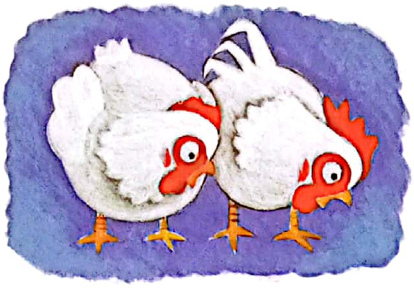




والدین اور اساتذہ کے لیے

پرندوں کی کچھ اقسام ریت یا مٹی میں نہانے کو اپنے معمول کا حصہ بنا لیتی ہیں۔ اکثر پرندوں میں یہ عادت صرف دکھاوے کا عمل بن چکی ہے۔ اس عمل کے ذریعے پرندوں کو اپنے پروں میں موجود جوؤں اور کھٹملوں سے بھی نجات مل جاتی ہے۔ مرغیاں، تیتر اور چنڈول پرندوں کی ان اقسام سے تعلق رکھتے ہیں جو مٹی میں غسل کرنا پسند کرتے ہیں۔ زیادہ تر پرندے اپنے پروں کو صاف کرنے اور سنوارنے سے پہلے پانی میں چھپاکے مار لیتے ہیں۔

کیا مرغیاں اُڑتی ہیں؟



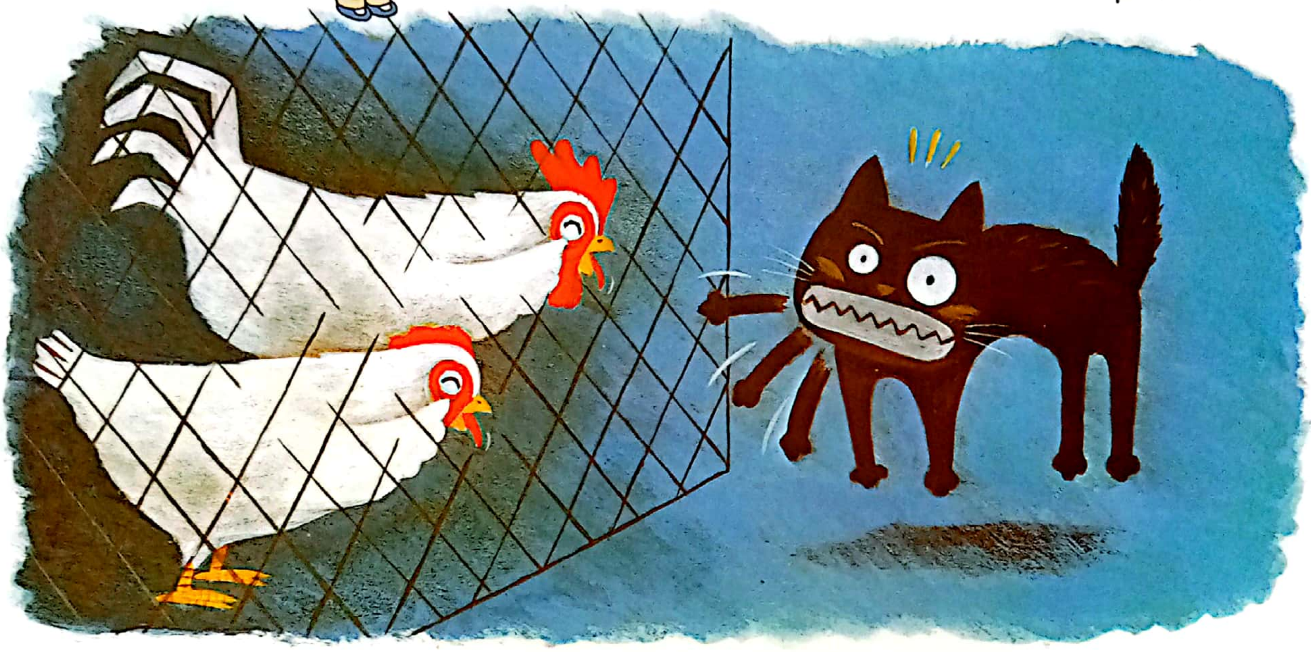
جواب: اگرچہ مرغیوں کے پر ہوتے ہیں لیکن وہ مشکل سے ہی کبھی اڑتی ہیں۔ بعض اوقات وہ کسی اونچی جگہ سے نیچے کی طرف جھپٹا مارتی ہیں یا تھوڑے سے فاصلے تک پھڑ پھڑا کر اڑتی ہیں۔ لیکن دوسرے پرندوں کے برعکس وہ زیادہ دیر تک فضا میں نہیں ٹھہر سکتیں۔



مرغیوں کے لیے اڑنا مشکل کیوں ہوتا ہے؟

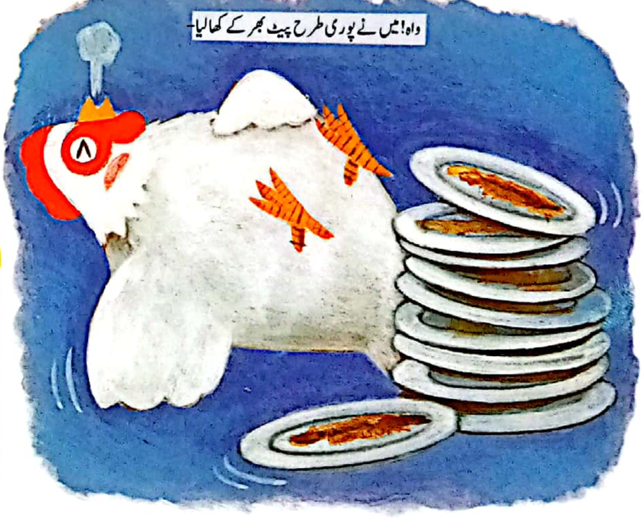


جواب: 1 ہزاروں سال پہلے انسانوں نے مرغیوں کو پالنا شروع کیا- چونکہ انہیں خوراک مہیا کی جاتی تھی اور دوسرے جانوروں سے محفوظ رکھا جاتا تھا اس لیے مرغیوں کو اڑنے کی ضرورت محسوس نہیں ہوئی- اس وجہ سے ان کے پنکھ اور بازو کے عضلات بہت کمزور ہو گئے اور یوں یہ پرندے زیادہ دور تک اڑنے کے قابل نہیں رہے-



جواب: 2 انسان اپنی مرغیوں کو موٹی تازی اور زیادہ کھانے والی بنانا چاہتے تھے- وہ انہیں طاقتور بنانے کے لیے بہت زیادہ خوراک دینے لگے- مرغیوں کی چونکہ کوئی ورزش نہیں ہوتی تھی اور نہ ان کو اڑنے کی ضرورت محسوس ہوتی تھی، کیونکہ ان کی بہت حفاظت کی جاتی تھی- اس لیے مرغیوں کے لیے اپنا بھاری وزن زمین سے اوپر اٹھانا ممکن نہ رہا-

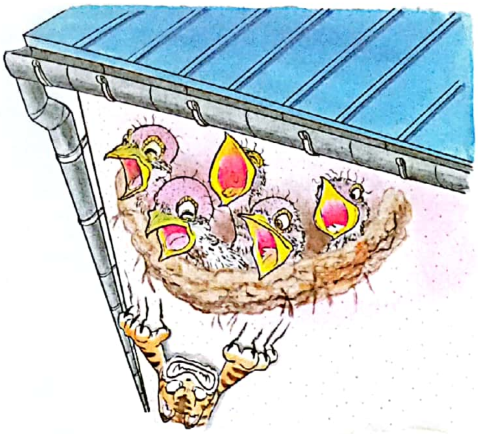




• والدین اور اساتذہ کے لیے

انسان نے سب سے پہلے جنوب مشرقی ایشیا کی سرخ جنگلی مرغی کو اب سے کم از کم چار ہزار سال قبل پالتو اور گھریلو بنانا شروع کیا- ایک طویل عرصے کے بعد پالتو مرغی میں زیادہ فاصلے تک اڑنے کی صلاحیت ختم ہو گئی اور اس وجہ سے اسے پالنا مزید آسان ہو گیا- انسان نے شاید ان پرندوں کو پالنے کے لیے منتخب کیا جو اچھی طرح اڑنے کے قابل نہیں تھے- پرندوں میں صرف مرغیاں ہی نہیں ہیں جو اب اڑنے کے قابل نہیں رہیں بلکہ پرندوں کی بعض اقسام مثلاً شتر مرغ اور پینگوئن کے پنکھ بھی اب اتنے چھوٹے ہو گئے ہیں کہ وہ پرواز کے لیے بالکل بے کار ہو چکے ہیں-

اَبابیلیں چھجّے کے نیچے گھونسلے کیوں بناتی ہیں؟



جواب: چھجا چھت کا وہ حصہ ہوتا ہے جو گھر کی دیوار سے آگے کی طرف نکلا ہوتا ہے۔ ابابیلیں ان چھجوں کے نچلے حصے پر گارے اور تنکوں سے اپنا گھونسلا بناتی ہیں۔ بچوں کی افزائش کے لیے یہ جگہ اسی طرح خشک اور محفوظ ہوتی ہے جس طرح پہاڑوں کی چوٹیوں کے سوراخ اور ان کے باہر نکلے ہوئے حصے۔ قدیم زمانے میں ابابیلیں ان دونوں مقامات پر اپنے گھونسلے بنایا کرتی تھیں۔

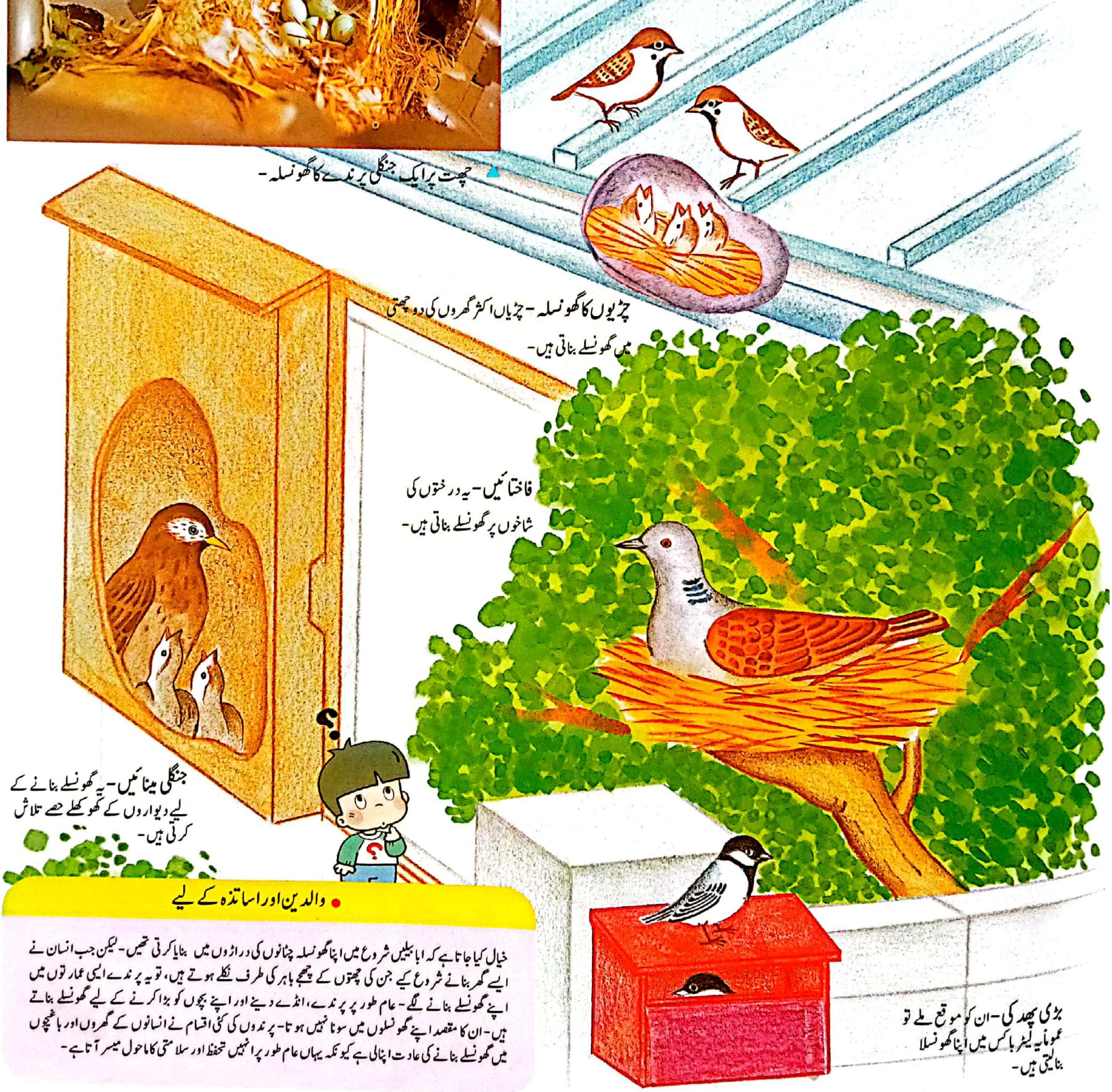


کیا دیگر پرندے بھی گھروں کے اِردگرد اپنے گھونسلے بناتے ہیں؟

ہاں کچھ دوسرے بھی ایسے پرندے ہیں جو گھروں کے اندر یا ان کے باہر گھونسلے بناتے ہیں۔ ہر پرندے کو ایک ایسی محفوظ جگہ کی ضرورت ہوتی ہے جہاں وہ گھونسلے بنا کر انڈے دے سکے اور بچے پیدا کر سکے۔ مختلف اقسام کے پرندوں کے گھونسلے بنانے کے طریقے اور ان کے لیے مناسب جگہوں کا انتخاب مختلف ہو سکتا ہے۔



چھت پر ایک جنگلی پرندے کا گھونسلہ۔



والدین اور اساتذہ کے لیے

خیال کیا جاتا ہے کہ ابابیلیں شروع میں اپنا گھونسلہ چٹانوں کی دراڑوں میں بنایا کرتی تھیں۔ لیکن جب انسان نے ایسے گھر بنانے شروع کیے جن کی چھتوں کے چھجے باہر کی طرف نکلے ہوتے ہیں، تو یہ پرندے ایسی عمارتوں میں اپنے گھونسلے بنانے لگے۔ عام طور پر پرندے، انڈے دینے اور اپنے بچوں کو بڑا کرنے کے لیے گھونسلے بناتے ہیں۔ ان کا مقصد اپنے گھونسلوں میں سونا نہیں ہوتا۔ پرندوں کی کئی اقسام نے انسانوں کے گھروں اور باغیچوں میں گھونسلے بنانے کی عادت اپنالی ہے کیونکہ یہاں عام طور پر انہیں تحفظ اور سلامتی کا ماحول میسر آتا ہے۔

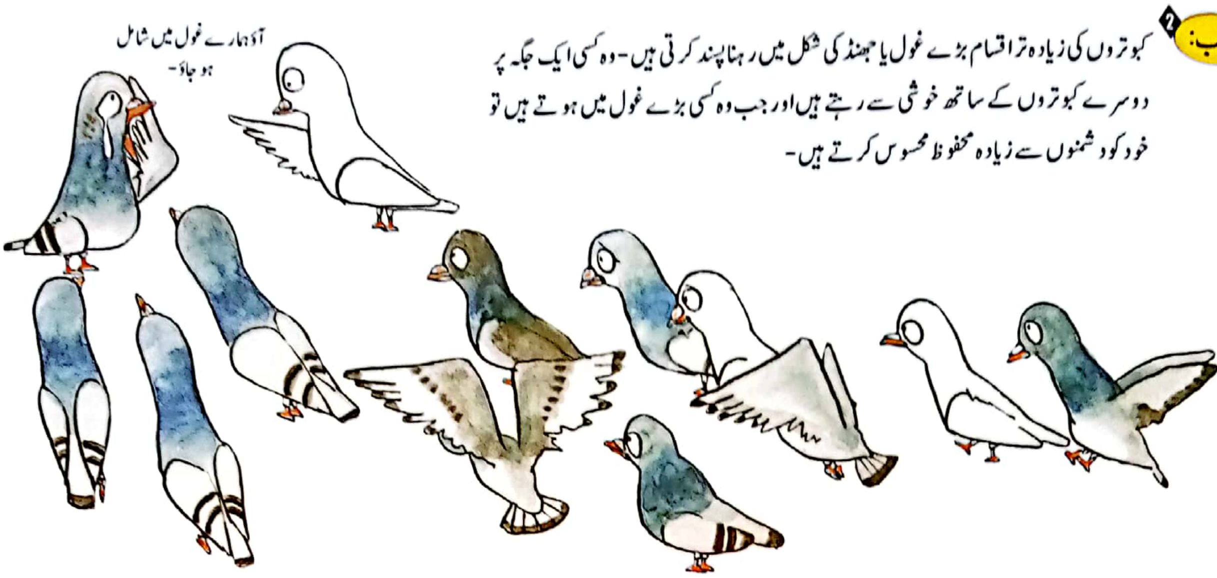
اتنے بہت سے کبوتر ایک ساتھ کیوں رہتے ہیں؟

1 **جواب:** کبوتر ایسی جگہوں پر رہنا پسند کرتے ہیں جہاں خوراک کی بہتات ہو اور جو جگہ آرام کرنے اور گھونسلہ بنانے کے لیے محفوظ ہو- وہ زیادہ تر جھنڈ یا غول کی شکل میں بہترین جگہوں پر بسیرا کر لیتے ہیں- شہروں میں مندر، مزار یا دوسری اونچی عمارتیں ان کی پسندیدہ جگہیں ہیں- یہاں ان کے بیٹھنے کے لیے بہت سے چھجے ہوتے ہیں اور بہت سے لوگ انہیں دانہ دنکا بھی ڈال دیتے ہیں-





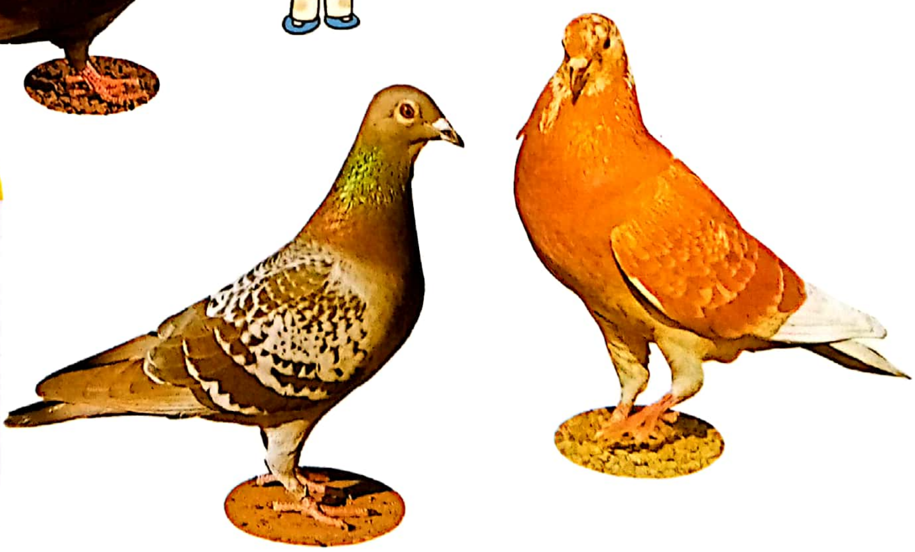
جواب: کبوتروں کی زیادہ تر اقسام بڑے غول یا جھنڈ کی شکل میں رہنا پسند کرتی ہیں- وہ کسی ایک جگہ پر دوسرے کبوتروں کے ساتھ خوشی سے رہتے ہیں اور جب وہ کسی بڑے غول میں ہوتے ہیں تو خود کو دشمنوں سے زیادہ محفوظ محسوس کرتے ہیں-



آپ کو ایک غول میں مختلف طرح کے کبوتر نظر آئیں گے

دنیا میں کبوتروں کی سینکڑوں اقسام ہیں- عام طور پر ان کے غول ایک سے زائد قسم کے کبوتروں پر مشتمل ہوتے ہیں- زیادہ تر لوگ کبوتروں کو وبال جان سمجھتے ہیں کیونکہ وہ بہت زیادہ بیٹ کرتے ہیں-





• والدین اور اساتذہ کے لیے

بعض لوگ کبوتر کو فاختہ اور فاختہ کو کبوتر کہتے ہیں حالانکہ عام طور پر فاختہ کبوتر کے خاندان کے نسبتاً چھوٹے پرندے کو کہا جاتا ہے- جنگلی اور گھریلو کبوتروں کی تقریباً 300 قسمیں ہوتی ہیں- پالتو اور آزاد کبوتر وہ ہوتے ہیں جنہیں ہم عام طور پر اسٹیشنوں، مزاروں اور دیگر عوامی جگہوں پر دیکھتے ہیں- کبوتر تقریباً ہمیشہ گروہ یا غول کی شکل میں رہتے ہیں-

کیا کبوتر واقعی اپنے بچوں کو دودھ پلاتے ہیں؟



جواب: عام طور پر صرف دودھ پلانے والے جانور یعنی پستانیے ہی اپنے بچوں کو دودھ پلاتے ہیں البتہ کبوتر یا فاختائیں اس لحاظ سے منفرد ہیں کہ صرف یہی وہ پرندے ہیں جو اپنے بچوں کو دودھ پلا کر پروان چڑھاتے ہیں۔ ان بچوں کو دودھ ماں یا باپ کبوتر کے حلق کے پچھلے حصے سے ملتا ہے۔

▼ قمری کے بچے دودھ پی رہے ہیں۔



دیگر پرندے اپنے بچوں کو کس طرح بڑا کرتے ہیں؟

پرندے اپنے بچوں کو بہت سے طریقوں سے بڑا کرتے ہیں۔



کوئل: یہ اپنے انڈے چہا کے گھونسلے میں دیتی ہے۔ چہا ان انڈوں کو اپنا سمجھ کر دھوکا کھا جاتی ہے اور کوئل کے انڈوں کو سیتی ہے اور بچوں کو بڑا کرتی ہے۔

ماندرین بطخ: باپ کا کام صرف گھونسلا تلاش کرنا ہوتا ہے۔ ماں انڈے سیتی ہے اور بچوں کو بڑا کرتی ہے۔

صفاری چکارہ: مادہ انڈے دیتی ہے، انہیں سیتی ہے اور بچوں کی پرورش کرتی ہے۔ غرض یہ سارا کام خود کرتی ہے۔

رنگدار چہا: مادہ انڈے دینے کے بعد غائب ہو جاتی ہے۔ نر انڈے سیتا ہے اور بچوں کی پرورش کرتا ہے۔

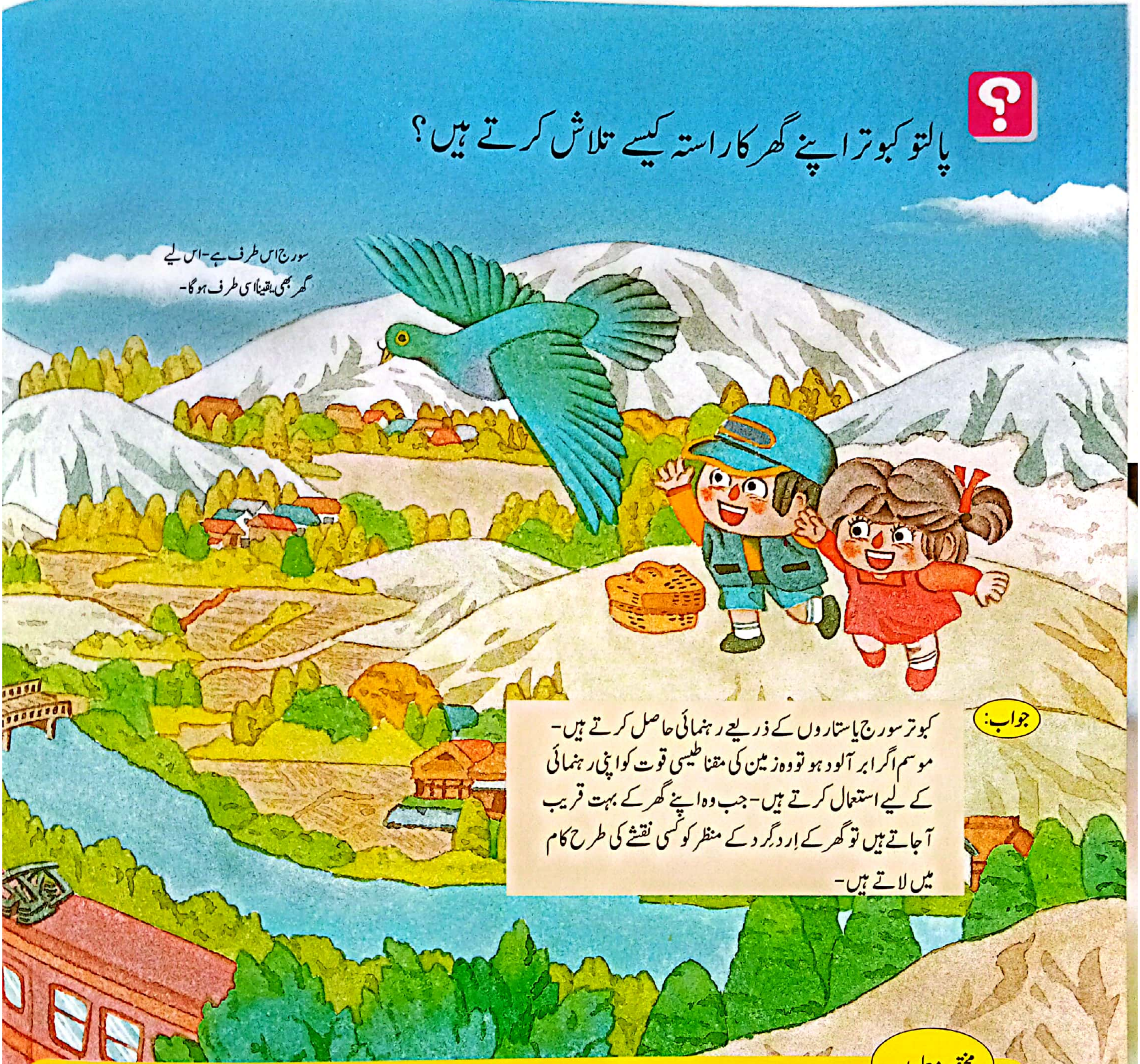
صفاری نیل چڑیا: موسم اگر سرد ہو یا بارش ہو رہی ہو تو ماں اپنے بچوں کو پروں کے نیچے محفوظ کر لیتی ہے اور انہیں حرارت مہیا کرتی ہے۔

مرغِ باراں: اگر کوئی دشمن اس کے گھونسلے کی طرف بڑھتا ہے تو پرندہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ اس نے خود کو زخمی کر لیا ہے۔ اس طرح سے وہ دشمن سے اپنے بچوں کو بچا لیتا ہے۔

والدین اور اساتذہ کے لیے

دودھ پلانے والے جانوروں یعنی پستانیوں کی یہ ایک خاصیت ہے کہ وہ اپنے بچوں کو دودھ پلا کر بڑا کرتے ہیں۔ یہ دودھ پستان کے غدود سے پیدا ہوتا ہے۔ کبوتر یا فاختہ کے خاندان سے تعلق رکھنے والے پرندے اس اعتبار سے منفرد ہوتے ہیں کہ وہ ایک سفید رنگ کا سیال پیدا کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں جو پستان کے دودھ سے بہت زیادہ ملتا جلتا ہے۔ یہ سیال مادہ یا نر پرندے کے پوٹے کی تھیلی سے نکلتا ہے۔ یہ کبوتر کے گلے کے پیچھے ایک جھلی دار تھیلی ہوتی ہے جس میں عام طور پر خوراک ہضم ہوتی ہے۔

پالتو کبوتر اپنے گھر کا راستہ کیسے تلاش کرتے ہیں؟



جواب: کبوتر سورج یا ستاروں کے ذریعے رہنمائی حاصل کرتے ہیں۔ موسم اگر ابر آلود ہو تو وہ زمین کی مقناطیسی قوت کو اپنی رہنمائی کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ جب وہ اپنے گھر کے بہت قریب آجاتے ہیں تو گھر کے اردگرد کے منظر کو کسی نقشے کی طرح کام میں لاتے ہیں۔

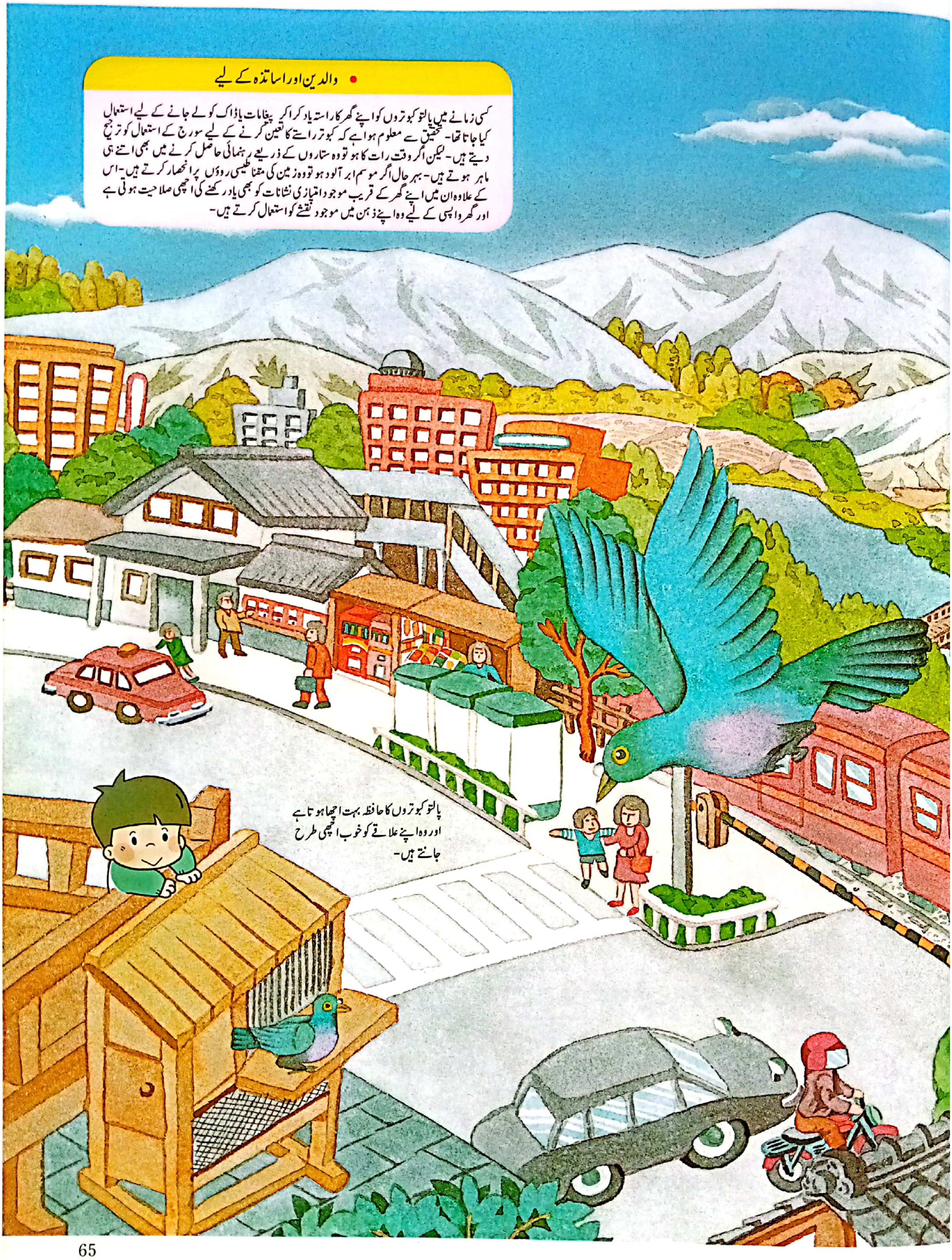
مختصر معلومات

پرانے زمانے میں جب ٹیلی فون نہیں ہوا کرتے تھے تو لوگ کبوتروں کو پیغامات لے جانے کے لیے استعمال کرتے تھے۔ گھوڑوں اور کشتیوں کے مقابلے میں زیادہ تیز رفتار ہونے کی وجہ سے یہ بہت زیادہ کارآمد ثابت ہوتے تھے اور پیغامات کو زیادہ تیز رفتاری کے ساتھ پہنچا سکتے تھے۔



والدین اور اساتذہ کے لیے

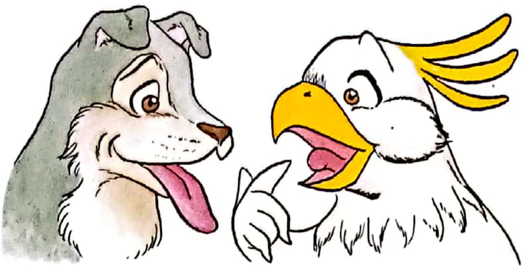
کسی زمانے میں پالتو کبوتروں کو اپنے گھر کا راستہ یاد کرا کر پیغامات یا ڈاک کو لے جانے کے لیے استعمال کیا جاتا تھا- تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ کبوتر راستے کا تعین کرنے کے لیے سورج کے استعمال کو ترجیح دیتے ہیں- لیکن اگر وقت رات کا ہو تو وہ ستاروں کے ذریعے رہنمائی حاصل کرنے میں بھی اتنے ہی ماہر ہوتے ہیں- بہر حال اگر موسم ابر آلود ہو تو وہ زمین کی مقناطیسی روؤں پر انحصار کرتے ہیں- اس کے علاوہ ان میں اپنے گھر کے قریب موجود امتیازی نشانات کو بھی یاد رکھنے کی اچھی صلاحیت ہوتی ہے اور گھر واپسی کے لیے وہ اپنے ذہن میں موجود نقشے کو استعمال کرتے ہیں-



پالتو کبوتروں کا حافظہ بہت اچھا ہوتا ہے اور وہ اپنے علاقے کو خوب اچھی طرح جانتے ہیں-

؟ طوطے بولنے کے قابل کیوں ہوتے ہیں؟

جواب: طوطے کی زبان لمبی اور موٹی ہوتی ہے- یہ انسان کی زبان سے زیادہ مماثلت نہیں رکھتی لیکن یہ طوطے کو ان آوازوں کی نقل اتارنے میں مدد دیتی ہے جو وہ اکثر سنا کرتے ہیں- اگرچہ انہیں لفظوں کو دہرانے کی تربیت دی جا سکتی ہے لیکن طوطا یہ نہیں جانتا کہ وہ کیا بول رہا ہے-



کلغی دار طوطے کی زبان موٹی ہوتی ہے لیکن اسے بولنا سکھانے کے لیے کافی وقت اور صبر کی ضرورت ہوتی ہے-



دیگر کون سے طوطے زیادہ اچھی طرح بول سکتے ہیں؟

کچھ پرندے بات کرنا خصوصی طور سے زیادہ اچھی طرح سیکھ سکتے ہیں۔ کچھ پرندے نہ صرف الفاظ کو دہراتے ہیں بلکہ وہ دوسری آوازوں کی بھی نقل کر سکتے ہیں۔



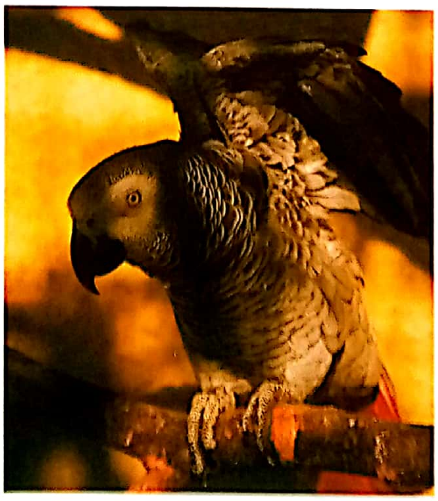
▲ مینا: یہ لفظوں اور آوازوں کو دہرانا بہت جلدی سیکھ جاتی ہیں۔



ایک مینا بالکل ٹیلی فون کی گھنٹی کی طرح آواز نکال سکتی ہے۔



▲ کوبرڈ



▲ بھورا افریقی طوطا



▲ آسٹریلیا کا چھوٹا طوطا



والدین اور اساتذہ کے لیے

طوطے منطقہ حارہ یا ذیلی منطقہ حارہ یعنی گرم علاقوں سے تعلق رکھنے والے پرندوں کے خاندان کے رکن ہیں۔ ان کی چونچیں خم دار ہوتی ہیں۔ پاؤں میں ناخن ہوتے ہیں جن میں سے دو آگے اور دو پیچھے کی طرف نکلے ہوتے ہیں۔ ان کی موٹی اور گول زبان خول کے اندر سے گری یا بیج کو نکالنے میں مددگار ہوتی ہے۔ طوطے اگر قید ہوں تو ان کی زبان لفظوں اور آوازوں کو دوہرانے میں مدد کرتی ہے۔ بھورے افریقی طوطے اور ایمازونی طوطے انسانوں کی آواز کی نقل اتارنے کی بالخصوص اچھی صلاحیت رکھتے ہیں۔ دوسرے پرندوں کی طرح، جنہیں یہ صلاحیت حاصل ہوتی ہے، طوطوں کو بھی یہ معلوم نہیں ہوتا کہ وہ جو کچھ کہہ رہے ہیں اس کے معنی کیا ہیں۔



مور اپنی دُم کیوں پھیلاتے ہیں؟

جواب: یہ صرف نر مور ہوتا ہے جو اپنی دم کے رنگین اور چمکدار پروں کو پنکھے کی طرح پھیلا لیتا ہے۔ جب وہ کسی مورنی کے ساتھ اپنا جوڑا چاہتا ہے تو ایسا کر کے مورنی کا دل جیتنے کی کوشش کرتا ہے۔





▲ **ایک مورنی:** مورنی، مور کی طرح رنگ دار نہیں ہوتی۔

● والدین اور اساتذہ کے لیے

مور پروں کو پنکھے کی طرح پھیلانے کا مظاہرہ مورنی سے قربت کے موسم میں اس کو اپنی طرف راغب کرنے کے لیے کرتا ہے۔ پرندوں کی زیادہ تر اقسام رفاقت کی خواہش کا اظہار کسی نہ کسی طریقے سے کرتی ہیں۔ جہاں تک مور کا تعلق ہے تو وہ مورنی کے سامنے اپنے پروں کو پنکھے کی طرح پھیلا کر بڑے ناز و انداز سے مٹک مٹک کر چلتا ہے۔ مور ایک تا پانچ مورنیوں کو جمع کرتا ہے جن کے پروں کے رنگ نر کے مقابلے میں پھیکے ہوتے ہیں۔ ان کی دُم اور سر پر کلغی بھی نہیں ہوتی۔



بطخیں پانی پر کیسے تیرتی ہیں؟

جواب: بطخوں کے بہت سے روئیں دار اور نرم پر ہوتے ہیں۔ یہ ایک دوسرے سے بہت قریب جڑے ہوتے ہیں۔ بطخیں ہر وقت چونچ سے پروں کو صاف کرتی رہتی ہیں اور اپنے آپ کو صاف ستھرا رکھتی ہیں تاکہ پروں پر تیل کی تہہ قائم رہے۔ تیل کی یہ تہہ پروں کو گیلا ہونے سے بچاتی ہے اور بطخوں کو تیرنے میں مدد دیتی ہے۔



کچھ دیر تیرنے کے بعد بطخ اپنے بازوؤں کو ہلاتی ہے اور پانی اس کے روغنی پروں سے لڑھک کر گر جاتا ہے۔





بطخوں کی پشت پر چکنائی کی ایک خصوصی روغنی جگہ ہوتی ہے۔ وہ یہاں سے تیل کو اپنے سر اور چونچ کے ذریعے پروں پر پھیلاتی ہیں۔

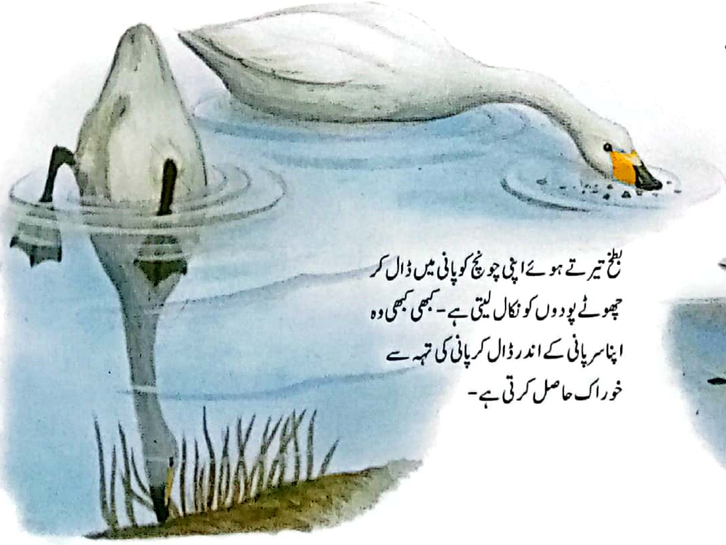
ایک بطخ کی زندگی

ماہر پیراک

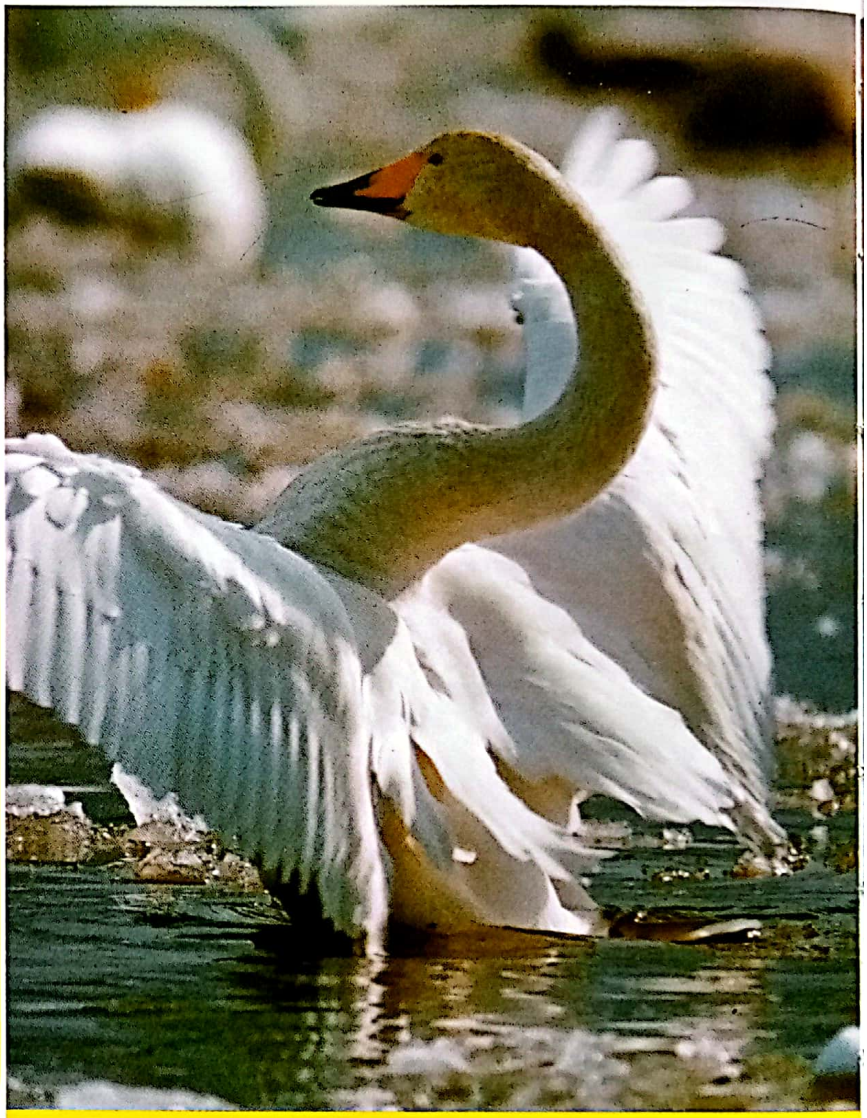
بطخوں کے پنجوں پر جھلی چڑھی ہوتی ہے۔ ان کے اتنے اچھے پیراک ہونے کی یہ ایک وجہ ہے۔



بطخ ہر جگہ خوراک تلاش کرتی ہے



بطخ تیرتے ہوئے اپنی چونچ کو پانی میں ڈال کر چھوٹے پودوں کو نکال لیتی ہے۔ کبھی کبھی وہ اپنا سر پانی کے اندر ڈال کر پانی کی تہہ سے خوراک حاصل کرتی ہے۔



کر کے دیکھیں

روئی کے دو گولے لیں۔ان میں سے ایک میں تیل جذب کریں۔اب ان دونوں کو پانی کے دو گلاسوں میں ڈالیں۔ان میں سے کون سا تیرے گا؟



جس میں تیل ہوگا وہ تیرے گا۔



جس میں تیل نہیں ہوگا وہ ڈوب جائے گا۔



▲ ایک جنگلی بطخ: پانی اس کے پروں سے پھسل جاتا ہے۔

■ پانی میں سوتی ہیں

بطخوں کو اگر اونگھ آنے لگے تو وہ اپنے سر کو بازوؤں کے نیچے چھپا کر کچھ دیر کے لیے سو جاتی ہیں۔



■ دوڑ کر اڑان بھرنا





بطخوں کے جسم بھاری ہوتے ہیں۔اس لیے انہیں پانی کے اوپر دوڑ کر رفتار پکڑنی پڑتی ہے تاکہ وہ اوپر اٹھ کر ہوا میں پرواز کر سکیں۔

• والدین اور اساتذہ کے لیے

بطخیں اپنے نفیس سفید پروں کو صاف رکھتی ہیں۔وہ اپنے پروں کو ایک خاص قسم کے غدود کے تیل سے ڈھانپ کر رکھتی ہیں۔وہ اپنے سر اور چونچ کو اس غدود کے سوراخ پر رگڑنے کے بعد پروں کی صفائی کرتی ہیں۔

سارَس کی چونچ اتنی لمبی کیوں ہوتی ہے؟

جواب: سارس دلدلی علاقوں میں رہتے ہیں جہاں پانی کے بہت سے چھوٹے چھوٹے تالاب ہوتے ہیں-ان کا گزر بسر گھاس اور پانی میں گر جانے والے بیجوں پر ہوتا ہے-وہ جب پانی میں ہوتے ہیں تو مچھلی اور مینڈک کو خوراک کے طور پر کھاتے ہیں-ان کی لمبی چونچ تالاب اور دلدلی علاقوں میں خوراک حاصل کرنے میں بڑی کارآمد ثابت ہوتی ہے-

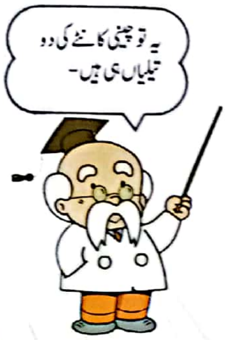


سارس پانی سے بیج نکال رہا ہے-



چونچ سے مینڈک کا شکار کر رہا ہے-







مختلف طرح کی چونچیں

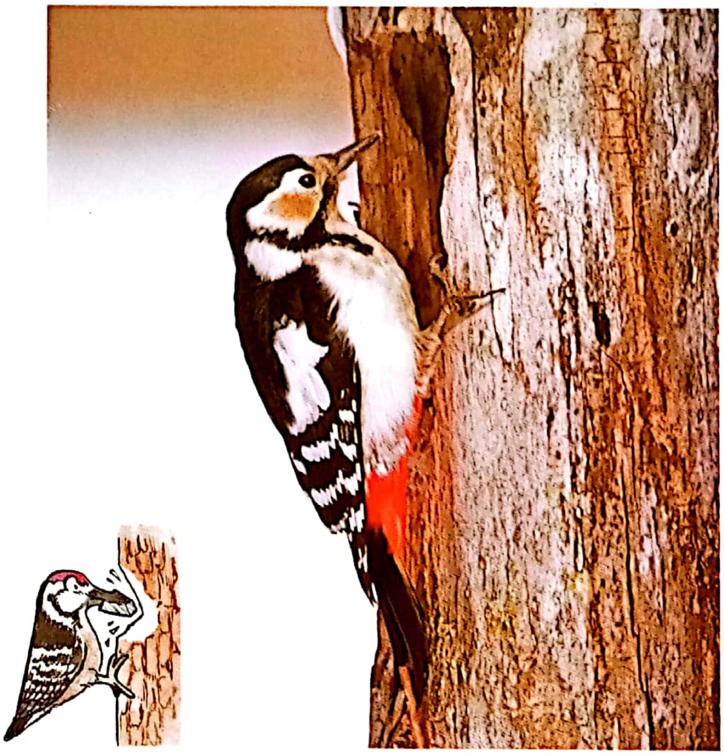
مختلف پرندوں کی چونچیں مختلف طرح کی ہوتی ہیں-اس کا انحصار اس بات پر ہوتا ہے کہ وہ کس طرح کی خوراک کھاتے ہیں اور اسے کس طرح حاصل کرتے ہیں-



لال لم ٹنگو: یہ پرندہ پانی میں رہنے والے چھوٹے کیڑے مکوڑوں کو کھاتا ہے-اپنی چمچ جیسی چونچ میں انہیں اوپر اٹھا کر پانی اور خوراک کو الگ کر دیتا ہے-



باز: یہ اپنی بہت زیادہ خم دار چونچ کے ذریعے چھوٹے جانوروں کے گوشت کو ٹکڑوں میں نوچ ڈالتا ہے-



▲ نقش دار ہُدہُد: یہ درختوں سے کیڑے نکال کر کھاتا ہے اور انہیں نکالنے کے لیے اپنی سخت اور نوکیلی چونچ کو استعمال کرتا ہے-



▲ عام چڑیا: بھورے رنگ کی اس چھوٹی سی چڑیا کی چونچ موٹی اور سخت ہوتی ہے جو بیجوں کو توڑ کر کھولنے میں بہت مفید ثابت ہوتی ہے-

● والدین اور اساتذہ کے لیے

دیگر تمام جانوروں کی طرح پرندوں نے بھی وقت کے ساتھ خود کو اپنے اردگرد کے ماحول اور وہاں سے حاصل ہونے والی خوراک کے مطابق ڈھال لیا ہے-آبی پرندوں کی ٹانگیں عام طور پر لمبی ہوتی ہیں-اس سے وہ پانی میں آسانی سے چل سکتے ہیں-ان کی چونچ لمبی ہوتی ہے تاکہ وہ پانی کے اندر تک پہنچ سکے-گوشت خور پرندوں کے پنجے بہت تیز ہوتے ہیں تاکہ وہ اپنے شکار کو مضبوطی سے پکڑ سکیں-ان کی چونچ بہت تیز ہوتی ہے جس سے وہ گوشت کو ٹکڑوں میں نوچ کر کھاتے ہیں-

پرندے وِی کی ترتیب میں کیوں پرواز کرتے ہیں؟

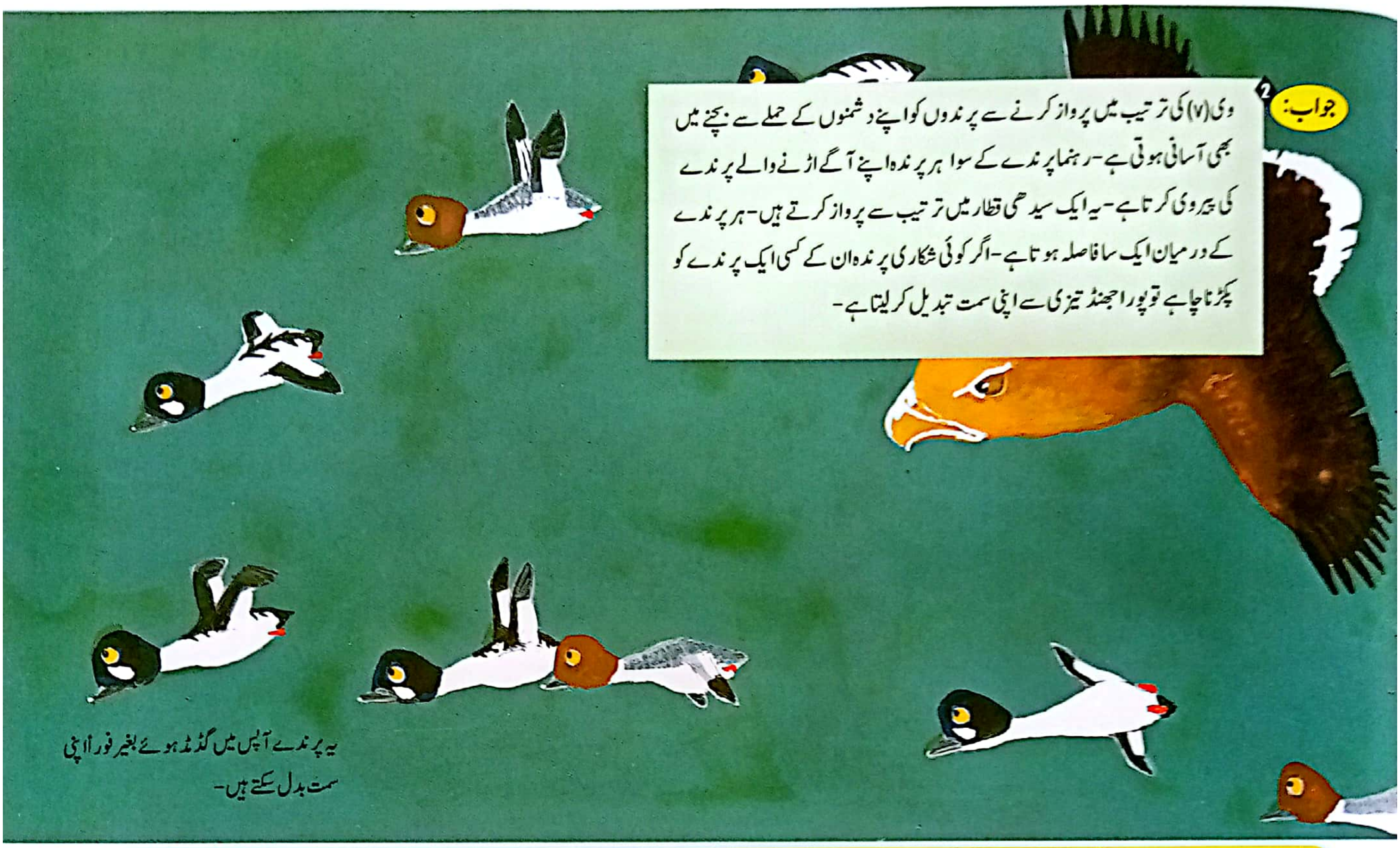


جواب: 1 اس طرح پرواز کرنے سے انہیں زیادہ تھکن محسوس نہیں ہوتی۔ جب ایک پرندہ اپنے پروں کو ہلاتا ہے تو ہوا کا بہاؤ پیدا ہوتا ہے جس سے پیچھے والے پرندے کو اڑنے میں زیادہ زور نہیں لگانا پڑتا۔ آگے اور پیچھے پرواز کرنے والے پرندے وقتاً فوقتاً اپنی جگہ تبدیل کرتے رہتے ہیں تاکہ کسی ایک کو زیادہ محنت نہ کرنی پڑے۔



قازیں V کی ترتیب میں اڑ رہی ہیں۔

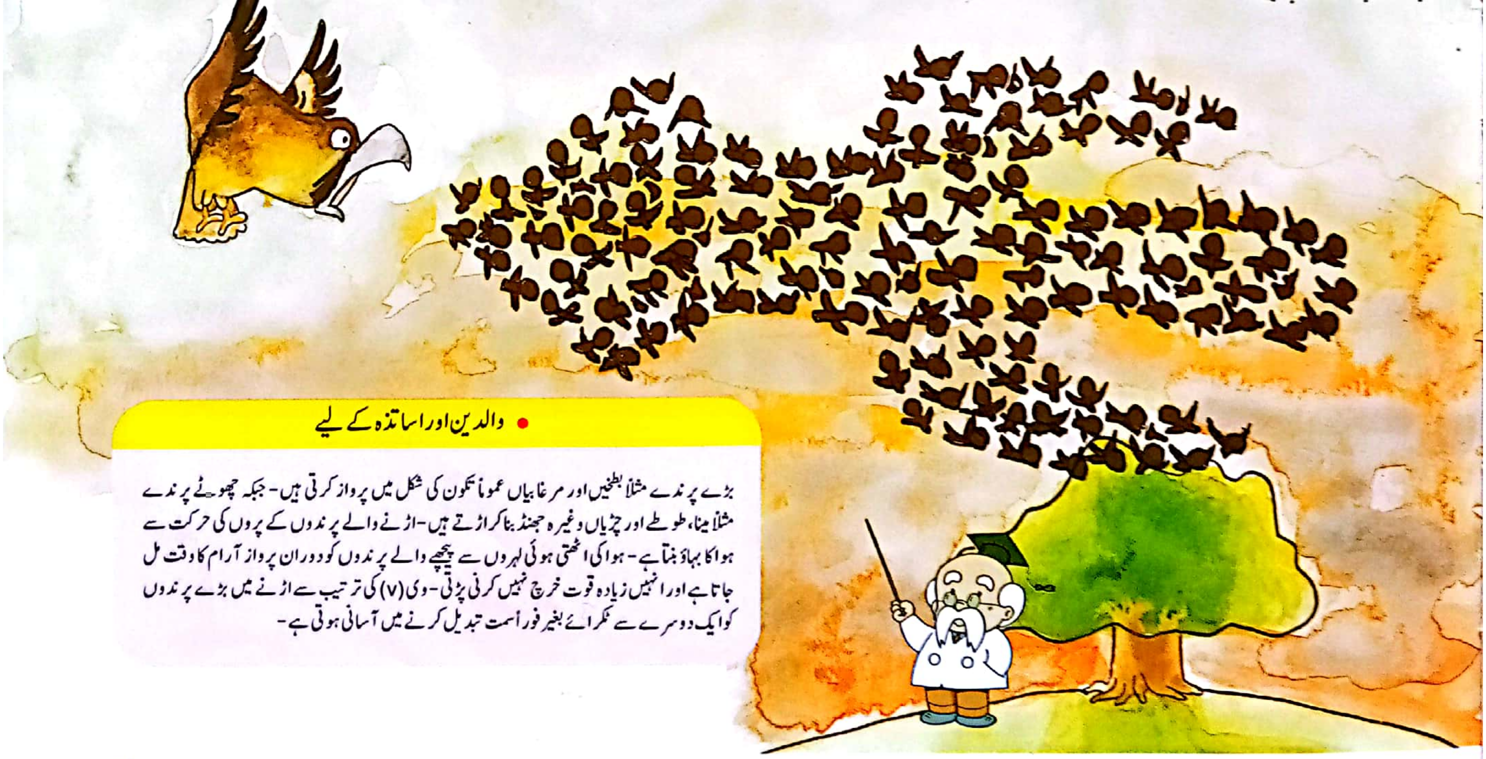
جواب: وی (۷) کی ترتیب میں پرواز کرنے سے پرندوں کو اپنے دشمنوں کے حملے سے بچنے میں بھی آسانی ہوتی ہے۔ رہنما پرندے کے سوا ہر پرندہ اپنے آگے اڑنے والے پرندے کی پیروی کرتا ہے۔ یہ ایک سیدھی قطار میں ترتیب سے پرواز کرتے ہیں۔ ہر پرندے کے درمیان ایک سا فاصلہ ہوتا ہے۔ اگر کوئی شکاری پرندہ ان کے کسی ایک پرندے کو پکڑنا چاہے تو پورا جھنڈ تیزی سے اپنی سمت تبدیل کر لیتا ہے۔



یہ پرندے آپس میں گڈمڈ ہوئے بغیر فوراً اپنی سمت بدل سکتے ہیں۔

چھوٹے پرندے جُھنڈ بنا کر اُڑتے ہیں

چھوٹے پرندے، وی (۷) کی ترتیب کی بجائے ایک دوسرے کے ساتھ جھنڈ بنا کر قریب قریب اڑتے ہیں۔ جب کوئی باز یا دوسرا شکاری پرندہ نمودار ہوتا ہے تو پورا جھنڈ بچ کر نکل جاتا ہے اور دشمن یہ سوچتا ہی رہ جاتا ہے کہ اسے کس پرندے پر حملہ کرنا چاہیے۔



• والدین اور اساتذہ کے لیے

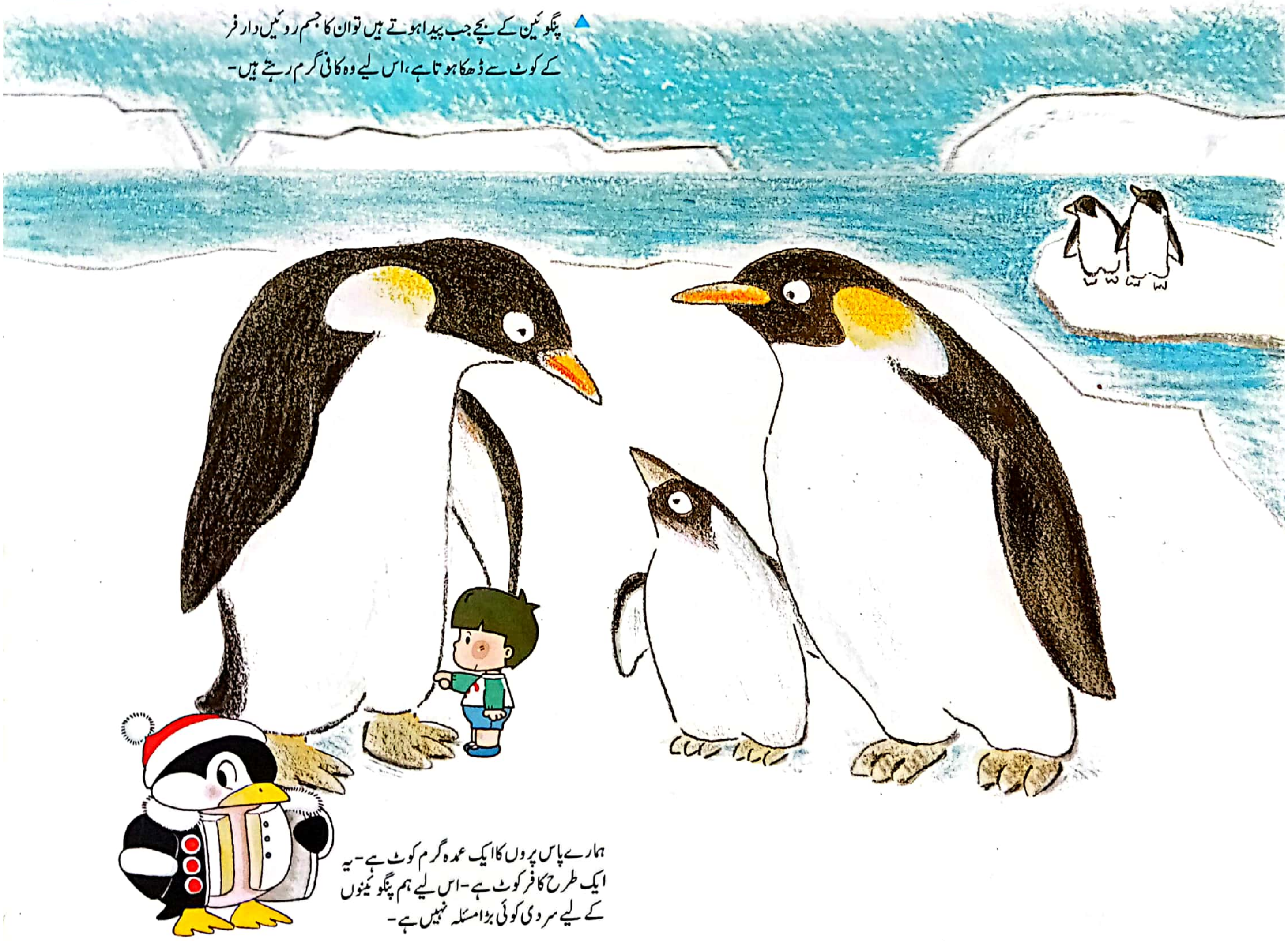
بڑے پرندے مثلاً بطخیں اور مرغابیاں عموماً تکون کی شکل میں پرواز کرتی ہیں۔ جبکہ چھوٹے پرندے مثلاً مینا، طوطے اور چڑیاں وغیرہ جھنڈ بنا کر اڑتے ہیں۔ اڑنے والے پرندوں کے پروں کی حرکت سے ہوا کا بہاؤ بنتا ہے۔ ہوا کی اٹھتی ہوئی لہروں سے پیچھے والے پرندوں کو دوران پرواز آرام کا وقت مل جاتا ہے اور انہیں زیادہ قوت خرچ نہیں کرنی پڑتی۔ وی (۷) کی ترتیب سے اڑنے میں بڑے پرندوں کو ایک دوسرے سے ٹکرائے بغیر فوراً سمت تبدیل کرنے میں آسانی ہوتی ہے۔

برف پر رہنے کے باوجود پنگوئین کو سردی کیوں نہیں لگتی؟



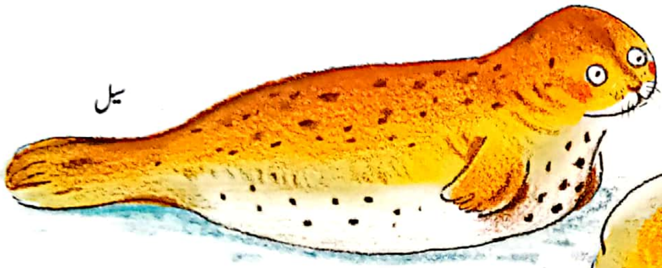
جواب: پنگوئین کے بے شمار چھوٹے چھوٹے اور بہت گھنے پر ہوتے ہیں جو ایک دوسرے کے بہت قریب ہوتے ہیں- وہ جسم کے قریب گرم ہوا کی تہہ کو اپنے اندر دبائے رہتے ہیں- ان کی جلد کے نیچے چربی کی کافی موٹی تہہ ہوتی ہے جو انہیں سردیوں میں حرارت فراہم کرنے میں مدد کرتی ہے- پنگوئنیں جب برف پر کھڑی ہوتی ہیں تو ان میں سے کچھ اپنے پیروں کو سرد ہونے دیتی ہیں تاکہ جسم کی حرارت محفوظ رہ سکے-

▲ پنگوئین کے بچے جب پیدا ہوتے ہیں تو ان کا جسم روئیں دار فر کے کوٹ سے ڈھکا ہوتا ہے، اس لیے وہ کافی گرم رہتے ہیں-



کچھ دوسرے جانور جو برفانی علاقوں میں رہتے ہیں

کئی جانور قطب شمالی اور قطب جنوبی کے برفانی علاقے میں رہتے ہیں- وہ ایسے برفیلے پانی کے اندر سے مچھلی پکڑ کر کھاتے ہیں جس کا درجہ حرارت نقطۂ انجماد سے بھی خاصا نیچے ہوتا ہے-





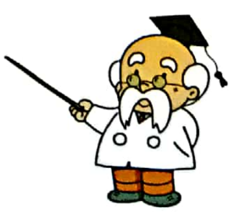
والرس یعنی فیل البحر اور سیل کا جسم گول ہوتا ہے اور ان کی جلد کے نیچے بے تحاشہ چربی ہوتی ہے جو انہیں گرم رکھتی ہے-



▲ برفانی ریچھ: ان کے جسم پر موٹا فردار کوٹ ہوتا ہے تاکہ یہ سردی سے محفوظ رہیں-

• والدین اور اساتذہ کے لیے

نقطۂ انجماد والے علاقوں میں رہنے والے تمام جانوروں کی طرح پنگوئین کا جسم بھی خود کو حالات کے مطابق ڈھال لیتا ہے تاکہ وہ حرارت کو محفوظ رکھ سکے- ان کی جلد کے نیچے چربی کا بڑا ذخیرہ ہوتا ہے جس میں خون کی شریانیں نہیں ہوتیں- یہ چربی ان کے لیے انسولیشن کا کام دیتی ہے اور جسم کی حرارت کو ضائع ہونے سے بچاتی ہے- پھر یہی کام ان کی جلد پر پروں کا موٹا کوٹ بھی کرتا ہے- شہنشاہ پنگوئین میں خون کے بہاؤ کا ایک ایسا نظام تک ہوتا ہے کہ جو پیروں تک گرم خون کے بہاؤ کو آہستہ کر دیتا ہے تاکہ جسم کی حرارت ضائع ہونے سے بچ سکے-





یہ جانور کیا کر رہے ہیں؟



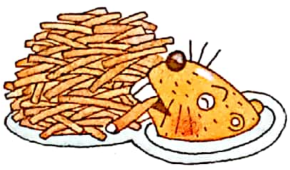
▲ یہ ہاتھی اپنے جسم پر مٹی پھینک رہا ہے۔ مٹی اس کے جسم کو صحت مند رکھتی ہے اور کیڑوں کے لیے ہاتھی کے جسم پر چمٹنا مشکل ہو جاتا ہے۔





◄ یہ خوش قسمت جنگلی بھینسا صفائی کرنے والی چڑیا کی توجہ سے لطف اندوز ہو رہا ہے۔ صفائی کرنے والی چڑیا بھی خوش ہے کیونکہ اسے بیل کے جسم پر سے کھانے کو کیڑے مل رہے ہیں۔





یہ سمندری لدھڑ ایک کیکڑے کو کھا رہا ہے جسے اس نے سمندر کی تہہ سے پکڑا ہے۔



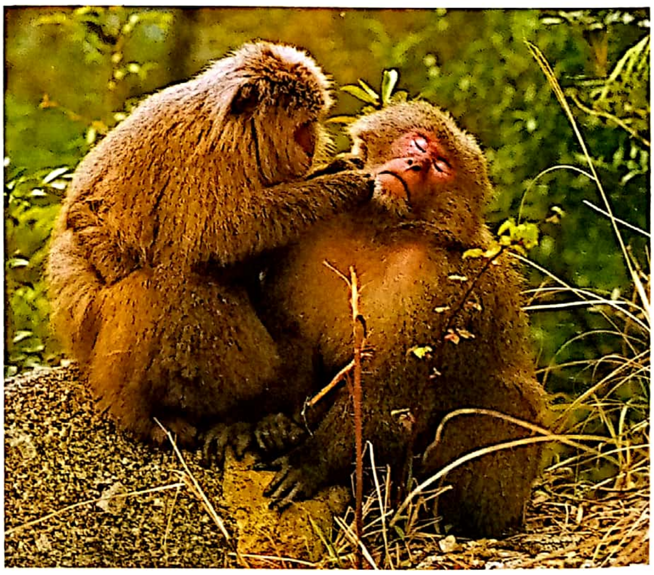


یہ اود بلاؤ ایک درخت کی شاخ لے جا رہا ہے۔ وہ اسے اپنے لیے بند بنانے میں استعمال کرے گا۔



یہ بندر دوسرے بندر کے بالوں سے گندگی اور کیڑے نکال رہا ہے۔





• والدین اور اساتذہ کے لیے

ہاتھیوں کو مٹی کا غسل بہت پسند ہے کیونکہ مٹی اس کی جلد کو خشک ہونے سے روکتی ہے اور کاٹنے والے کیڑوں کو ہاتھیوں سے دور رکھتی ہے۔ بھینسے اور صفائی کرنے والی چڑیا میں ایک ہم زیستانہ تعلق ہوتا ہے جس سے دونوں کو فائدہ ہوتا ہے۔ بھینسے کی صفائی ستھرائی ہوتی رہتی ہے اور چڑیا کو کھانے کے لیے کیڑے مل جاتے ہیں۔ بندر بھی ایک دوسرے کو بناتے سنوارتے ہیں تاکہ نہ صرف وہ کیڑوں وغیرہ سے محفوظ رہیں بلکہ آپس میں خاندانی رشتہ بھی قائم رہے۔

یہ پرندے کیا کر رہے ہیں؟



ایک سارس رقص کر رہا ہے جبکہ دوسرے سارس اسے دیکھ رہے ہیں-وہ ہوا میں چھلانگیں لگا تا ہے-یہ مادہ سے قربت حاصل کرنے کی خواہش کا اظہار ہے-





یہ کوے کے بچے ہیں-جب وہ بھوکے ہوتے ہیں تو اپنا منہ اسی طرح کھولتے ہیں تاکہ ان کی ماں انہیں خوراک دے-



لمعان، جسے جلاد پرندہ بھی کہتے ہیں، گرگٹ کو ایک درخت کے کانٹے میں ٹانگ رہی ہے-یہ چڑیا اپنے شکار کو اس طرح محفوظ کر لیتی ہے-جب اسے دوبارہ بھوک لگے گی تو واپس آکر اسے پھر کھائے گی-

• والدین اور اساتذہ کے لیے

جب کوے کے بچوں کی ماں اپنے گھونسلے میں واپس آتی ہے تو تمام بچے اپنا منہ پوری طرح کھول لیتے ہیں تاکہ وہ انہیں خوراک دے-ماں اس بچے کو خوراک دیتی ہے جس کا منہ سب سے زیادہ کھلا ہوتا ہے-اس طرح بچوں کی ماں یہ سمجھ جاتی ہے کہ اس کے بچوں میں سب سے زیادہ بھوک کسے لگی ہے-
نر اور مادہ سارس بار بار ایک دوسرے کے ساتھ رقص کرتے ہیں-اکثر جب وہ رقص کا آغاز کرتے ہیں تو دوسرے سارس بھی ان کے ارد گرد جمع ہو کر رقص میں شامل ہو جاتے ہیں-



